

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# ہندوستان

میں

## عربوں کی آمد

ان

الحاج عثمان بن سعید باعثان

بی۔ کام (عثمانیہ)

جنرل سکریٹری جمیعۃ لیمنیہ بالہند

راجا

قیمت: ۴۵ روپے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## دیباجہ

اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے توفیق دی کہ میں عربوں کے  
ہندوستان میں دخول سے متعلق مختصر تاریخ لکھوں۔ جتنے بھی معلومات  
مجھے کتابوں سے دستیاب ہوئے اور چند معلومات جو ہندو رنگوں سے حاصل  
ہوئے ان سب کو قلمبست کرنے کی کوشش کیا ہوں۔

جن عربی تواریخ سے مواد فراہم کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں۔

(۱) شمس الضحیۃ (تالیف العلامة السید الشریف عبدالرحمن بن محمد بن حسین المشہور)

(۲) صفحات تواریخ الحضری (مؤلف سعید عوض با وزیر)

## اردو کتابیں

(۱) داستان حضرموت (مؤلف حمید علی صاحب)

(۲) عربوں کی جہاز رانی (سید سلیمان ندوی)

(۳) سوانح افسری (کنز نواب افسر الملک)

(۴) مختصر تاریخ ہند (مؤلف مولانا سید ابوفکر ندوی)

# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۷	یمنی عرب کی آمد حیدر آباد میں	۱	دیباچہ
۴۳	جمعیت نظام محبوب (پارکس) تعلیم، تمدن، مختلف کمیٹیاں	۴	ہندوستان میں عرب تہا جی
۶۱	جمعیت عرب کو تواری نظم	۸	عربوں کی جہاز رانی
۶۵	جمعیت عرب، جمعیت نظام محبوب	۱۳	محرمہ ہند میں عربوں کا حملہ
۶۵	یمنی عرب عالم دین اور سابقہ فوجی عرب عبدے دار	۱۴	عرب کی سندھ میں آمد
۶۷	یمنی عرب کے نامور شخصیات اور سیاسی شخصیات	۱۸	یمنی نثر ادب عرب کا سلسلہ
۶۹	یمنی عرب کے نامور جمعدار	جنوب مغرب ہندوستان، جاوا سماٹرا۔	
۷۱	عرب بحیثیت قوم اور رعیت	۱۹	سادات کا دخول ہندوستان میں
۷۲	عربوں کے آوردے (رجمنٹ)	۲۵	نایط عرب کا دخول
۷۳	عربوں کا لہاس۔ غذا۔ عادات	۲۶	عرب کی آمد گجرات میں
	اطوار۔ حسب نسب، اطلاعات	۲۸	خاندان الکثیر
	مہمان نوازی، شجاعت، دین داری	۲۹	خاندان المقیطی
	نشانی بازی	۳۴	عبداللہ بن علی غولقی جمعدار
		۳۶	عراق مسقط سے عرب کی آمد

۹۶	جمعیت نظام مجبوت کا قیام	۸۴	آصف جاہ نواب برکت علی خاں
۹۷	بینی نثر اور قبائل بارکس حیدر آباد		پرنس حکم جاہ کا خطاب بارکس
	اضلاع آندھرا و ہمارا اشرا	۸۴	روابطہ جمہوریہ یمن، خلیج سعودیہ
	و کرناٹک -		عرب کے عام معاشی مسائل،
۱۱۳	جمہوریہ الیمن (شمال-جنوب)		اسلام کی تبلیغ -
	کی مختصر تاریخ جغرافیہ	۹۱	جمہوریہ یمن میں پیٹرول
۱۳۸	نقشہ جات جنوبی یمن کے صوبے	۹۳	شجرہ اعلیٰ حضرت نظام
۱۴۹	حضر موت کے قبائل و منطقے	۹۴	سالار جنگ اول دوم سوم
۱۵۸	حضر موت کے بڑے قبائل		

## جملہ حقوق محفوظ

ہندوستان میں عربوں کی آمد کی تاریخ کی  
ترتیب تحریر اشاعت اور طباعت کے جملہ حقوق  
محقق الحاج عثمان بن سعید با عثمان ساکن بارکس  
حیدر آباد آندھرا پردیش انڈیا محفوظ ہیں۔  
لہذا کوئی صاحب اس تاریخ کی اشاعت  
کی کوشش نہ فرمائیں۔



(مصنف مظفر بیگ صاحب)

(۵) آزاد حیدر آباد

(مصنف فرید الدین صاحب)

(۶) تاریخ مختصر

(مولف شمس العلماء نواب عزیز جنگ و لک)

(۱) تاریخ النواہط

(مترجم جناب پروین سر صلاح الدین)

(۱۸) اندو - عرب - ریشن

اندو عرب ریشن انگریزی کتاب ہے اصل یہ کتاب اندو عرب تعلقات کے نام سے ہے

جناب مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھی ہے مزید معلومات حاصل کرنے میں ان بزرگوں کو بھروسہ رکھنا

(۱) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب (سابقہ چیف عرب گارڈ) بارکس حیدر آباد

(۲) جناب محمد بن بابا کو بن میا صاحب (سابقہ گزٹڈ آفسر) بارکس حیدر آباد

(۳) جناب ناصر حسن بن محمد بن علی ایسی صاحب (قلمی خاندان سے واقف ہیں) کنگ کوٹھی حیدر آباد

(۴) جناب علی بن ابوبکر بن عبد اللہ بن محمد الیافعی (گجرات میں پیدا ہوئے قدیم عربوں کی تاریخ سے واقف ہیں)

(۵) جناب الم بن محمد العطاس صاحب (قاضی بارکس) کتابیں فراہم کرنے میں بڑا تعاون رہا بارکس حیدر آباد

(۶) عربی کتابوں سے اردو ترجمہ کرنے میں جناب حامد بن عبید بن خلیفہ آفس سیکریٹری جمعیتہ الجمیہ بالہند کا تعاون حاصل رہا۔

(۷) جناب حبیب عثمان بن احمد بن عبدالقادر الیعدروس کا تعاون حاصل رہا۔

(۸) جناب حبیب عبدالرحمن بن حسن بن محضار الحامد صاحب کا بھی تعاون حاصل رہا۔

اس تاریخ میں نہ صرف عربوں کی ہندوستان میں آمد کا ذکر کیا گیا ہے۔

بلکہ مختلف عرب قبائل جو یمنی نثر اد سے ہیں اور فی الحال بارکس حیدر آباد  
(اطراف بلدہ) اضلاع آندھرا پردیش، اضلاع مہاراشٹر، اضلاع  
کرناٹک میں مقیم ہیں ان سب قبائل کے ناموں کا اندراج کی کوشش  
کی گئی ہے۔ میں نے شخصی طور پر مختلف اضلاع کا دورہ کیا اور عرب یمنی  
نثر اد باشندوں سے ملاقات بھی کی۔ اس مختصر تاریخ کا مقصد عربوں کا ہندوستان  
میں دخول اور خاص کر یمنی نثر اد عرب یمن سے آئے ان کے اثرات اور روابط  
دیرینہ کو ظاہر کرنا ہے اللہ سے امید ہے کہ اس تاریخ سے آنے والے مسلمان نسلوں  
اور خاص کر یمنی نثر اد عربوں کو اس کے مطالعہ سے کافی معلومات ہوں گے

تاریخ ..... نیازمند:-

۳۱ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ الحاج عثمان بن سعید باعثمان (بنی کلام عثمانیہ)  
۱۶ مارچ ۱۹۹۴ء جنرل سکریٹری جمعیتہ الیمینہ بالہند  
بارکس مکان نمبر 152-10-18 حیدر آباد  
آندھرا پردیش، حیدر آباد

## نوٹ

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ اگر اس میں کچھ کمی یا  
تصحیح رہ گئی ہے تو مصنف کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن  
میں انشاء اللہ اس کی اصلاح کی جاسکے

# ہندوستان میں عرب تاجر اور سیاحوں کی آمد

عبد الشمس عرب تاجروں کا سرگرم تھا۔ ۱۵ھ میں سرانڈیپ (سری لنکا) کے راجہ سے بہت قریب ہوا۔ سری لنکا کے راجہ کو بھی اسلامی معلومات حاصل کرنے کا شوق ہوا۔

ابو الحسن پہلا عرب سلمان تاجر تھا۔ جسکو تبلیغ اسلام کا شوق ہوا۔ اس نے سری لنکا میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ ابو الحسن اور طلحہ دونوں کی تبلیغ سے چند لوگ اسلام قبول کئے۔

۲۵ھ ابن خرداذبہ:۔ خلیفہ متقدم (عباسیہ) کا مشیر تھا۔

ایران میں سرکاری خبر رسائی کا نگران کار تھا۔ اس نے ایک کتاب المسالک والممالک لکھی۔ اور عالمی جغرافیہ کی قدیم کتاب مانی جاتی ہے اس کتاب میں اس نے بغداد سے مختلف ممالک کے زمینی فاصلہ اور ہندوستان کے سمندری راستے ظاہر کئے۔ اس کتاب میں ہندوستانی ساحل کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے مختلف ذاتوں کے عقائد بھی بیان کئے گئے ہیں۔

۱۱۱۱ھ کا شتر یہ (شریف لوگ

(۲) برہمن (شراب اور نشہ نہ کرنے والے)

(۳) کتھری (تین کپ شراب پینے والے)

(۴) سسرا (زراعت کرنے والے)

(۵) وشاس (کارگیر)

(۶) چندال (مداری اور گانے والے)

(۷) زنب (پیشہ واری موسیقار)

یہ خود ہندوستان نہیں آیا بلکہ تاجروں اور مسافروں جو نامور تھے  
اُن سے معلومات حاصل کیا۔

سیلمان تاجر اور البوزید مصرانی :- سیلمان سمران کار بنے والا  
سیاح اور تاجر تھا۔ خلیج عرب

سے لیکر چین تک سمندری سفر کیا۔ دوران سفر میں وہ ہندوستانی  
سواحل سے جوتا ہوا گذرا، ۲۳۷ھ ۸۵۱ء میں اپنا سفر نامہ لکھا۔ اپنے  
سفر نامہ میں اس نے ساحلی شہروں، حکومتوں اور جزیروں کے  
متعلق لکھا ہے۔ ایک ہزار نو سو جزیروں کا ذکر کیا۔ ہندوستان  
اور چین کے تمدنی معلومات کا بھی ذکر کیا۔

۲۶۲ھ البوزید حسن سمرانی نے سیلمان کی کتاب سلسلۃ التواریخ

کا تکمیل کیا۔ البزید اکثر ہندوستان کا اور چین کا سفر بغرض تجارت  
کیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بحر قلزم کی شناخت کی۔

۳۰۰ بزرگ بن شہر یار۔ اس کے پاس بہت سے

سمندری جہاز تھے۔ یہ عراق سے

ہندوستان کے ساحل اور چین کے ساحل ہوتا ہوا۔ جاپان کے ساحل  
تک سفر کیا۔ عجائب الہند اس کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ بزرگ اور  
اس کے دوستوں نے دوران سفر میں جو کچھ دیکھا اپنی کتاب میں  
ذکر کیا ہے۔ بقول اس کے اُس زمانہ میں ہندوستان میں راجاؤں  
کے پاس ہندوستانی زبانوں میں ترجمہ کئے ہوئے قرآن تھے۔

چین کے دورے پر بزرگ نے فلپائن میں آتش فشاں جزیرہ  
کا ذکر کیا ہے۔ اس جزیرہ میں اسپنیوں سے پہلے مسلمان آکر آباد ہوئے تھے

ابو اسحاق ابراہیم بن محمد فارسی :- ہندوستان اور دوسرے

مقامات کا سفر کیا۔ ہندوستان

میں سندھ تک سفر کیا۔ کتاب الاقلیم اور مسالک والممالک،

اسی کی لکھی ہوئی ہے۔

مسعودی ۳۰۰ :- ابو الحسن علی جوہر جاتا تھا۔ مسعودی

کے نام سے بڑا مورخ ماہر جغرافیہ اور سیاح تھا۔ اس نے پچیس سال تک سفر کیا۔ شام۔ آرمینیا۔ ایشیا۔ افریقہ۔ لبے سینا۔ ہندوستان۔ چین۔ تبت اور سری لنکا (سیلون) کا سفر کیا۔ جب ۳۳۲ھ میں اپنا سفر ختم کر کے مقام کیا۔ ایک کتاب لکھا جس کا نام ہے۔

Musawana ul-J. Zahba مروج الذهب یہ کتاب پیرس (فرانس) میں نو جلد میں شائع ہوئی بقول مسعودی گجرات (ہند) میں چمپور کے علاقہ میں دس ہزار عرب اور عرب نژاد مخلوط نسل آباد تھے۔

**ابن حوقل ۹۲۳-۹۷۹ھ**۔ بغداد کا تاجر تھا۔ اس نے یورپ، افریقہ۔ ایشیا۔ اسپین۔ سسلی

اور ہندوستان کا سفر کیا۔

**شمس الدین محمد بن احمد بشری ۳۷۵ھ**۔ پرورشم کارہنے والا تھا۔ یہ بھی

ہندوستان آیا اس کا سفر سندھ تک رہا۔

**۳۳۱ھ ابوصافہ بمبونی**؛ پہلا سیاح ہے جو زمین کے راستے سے ہندوستان آیا تھا۔

**البیرونی ۴۰۰ھ** یہ عربی کتاب الہند کا مصنف تھا۔ اس نے کتاب

قانون مسعودی لکھا ہے۔ کتاب الہند میں جغرافیہ ہندوستان کا ذکر ہے۔ یہ محمود غزنوی کے حملے سے پہلے ہندوستان آیا تھا۔ یہ خوارزم کارہنے والا تھا۔

ابن بطوطہ ۱۳۷۷ء - ۱۳۷۸ء : یہ مراکش کا سیاح تھا۔ یہ محمد بن تعلق کے زمانہ میں ہندوستان

آیا۔ اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے عجائب الاصفہ۔

ابن ماجہ : اس کو سمندر کا شیر کہا جاتا تھا۔ اس کا مکمل نام

احمد بن ماجہ تھا۔ یہ ہندوستان۔ آفریقہ۔ چین

کے بحری راستے سے اچھی طرح واقف تھا۔ پرتگالی سیاح واسکو ڈی گاما جب اس امید آفریقہ کا جنوب پہنچا تو آگے نہیں بڑھ سکا۔ ابن ماجہ نے اس کو سمندری راستہ دکھایا اور خود ابن ماجہ واسکو ڈی گاما کے

جہاز کا پائلٹ تھا۔ ابن ماجہ نے کئی کتابیں لکھی ہیں اور کتابیں

بیرس (فرانس) میں موجود ہیں۔ ابن ماجہ سے متعلق ایک روایت

ہے کہ پرتگالیوں نے اسے نشہ دے کر استعمال کیا۔ دوسری روایت

ہے ابن ماجہ کو کچھ لالچ بتائی گئی۔

عربوں کی جہاز رانی : قدیم تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے

کہ عرب سمندروں میں کشتیاں چلانے میں بڑے ماہر تھے۔ یہ کشتیوں پر خلیج فارس سے ہوتے ہوئے۔ ہندوستان کے ساحل گجرات ملبار ساحل سری لنکا (سیلون) چین کے ساحل جاتے جاوا اور سماٹرا بھی جاتے آفریقہ کے جنوب مشرق بھی جاتے یہ عرب تجارت بھی کرتے اور لوگوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام بھی لے جاتے جب پرتگالیوں نے سمندر کا سفر شروع کیا تو عربوں کے سمندری سفرؤں پر غالب آ گئے۔

چند سالوں بعد دلنیزی سمندری سفر کرنا شروع کئے پرتگالیوں سے آگے بڑھ گئے اس کے بعد فرانس نے سمندری سفر شروع کیا یہ دلنیزی پر غالب آ گئے اسکے بعد انگریزوں نے سمندری سفر شروع کیا یہ قوم سب پر غالب آ گئی۔

جنوبی چین (حضرت موت) کے عربوں نے بھی کشتیوں پر سمندری سفر کئے وہ ہندوستان کے جنوب مغرب ساحل سری لنکا کے ساحل اور جاوا۔ سماٹرا کے ساحل پر بھی گئے۔ یہ عرب مالدیپ انڈومان بھی جاتے تھے۔ ان کی تجارت تھی۔ اور بعد میں مسافروں کو بھی ایک مقام سے دوسرے مقام لے جاتے۔



قدیم عربی زبان میں سمندری جہاز کو فلک اور سفینہ استعمال کیا گیا ہے  
چھوٹی کشتی کو قارب کہا جاتا تھا۔ خاندان عباسیہ کے زمانہ میں کشتیوں  
کے مختلف نام تھے۔ طیار، سنبل، نبوق (تفریحی کشتی)، معدی جس  
کی جمع معاوی ہے چھوٹی کشتی کو کہتے تھے۔ جہاز راں کے لئے جو نام  
استعمال کئے گئے ہیں۔ ملاح، سفان اور سجار۔

فارس کے عرب جہاز راں کا لفظ ناخوذة مستعمل ہوا۔ اس کی  
جمع ناخوذة بنائی گئی۔ یہ لفظ ہندی فارس کی ترکیب ہے جس کو ہم  
ناخدا کے لفظ سے جانتے ہیں۔ بحر روم کے عرب نوتی متعمل ہے لفظ کو  
عربی میں کر کے نوآت کی صورت میں بولا گیا ہے۔ یہ لفظ رومی راستے  
سے شام پھر عرب میں آیا۔ اصلی لاطین لفظ ہے Nautian اور فریج  
Nautique اور انگریزی نیوی جہازوں کے کام میں جو ملازمین لگائے  
جاتے وہ خلاسی کہلاتے تھے (یہ خلاسی اور عرب جن جہازوں کو خرید کر  
رکھتے اور جواد لادان سے ہوتی) ملاح کیلے ایک اور لفظ عربی میں ہے  
واری زبان کا لفظ جہاز کے پیمان کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ لفظ  
دیدبان (فارسی لفظ) جہاز کے ستوں پر صندوق پر بیٹھ کر دوسرے  
جہازوں۔ طوفان۔ پہاڑ کو دیکھنے والا استعمال کیا گیا ہے

عباسیوں کے زمانے میں جہاز راں اور جہاز کے عملے کی دو قسمیں تھیں معمولی ملاحوں اور خلاسیوں کو اصحاب الادرجی (ماتحت) اور بڑے افسروں کو رؤیسا، بندرگاہ کے لیے عربی میں پرانا لفظ مرقاء استعمال کیا گیا ہے۔ اہل عرب میں اس وقت کشتی بانی اور جہاز رانی تین کاموں کے لیے اٹھی۔

(۱) کشتیوں سے چھلی کا شکار کرنا۔

(۲) دریا میں موتیوں اور مونگوں کا نکالنا۔

(۳) سوداگری اور تجارت کے سامان واسباب ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانا۔

عرب ہواؤں کے رخ سے اچھی طرح واقف تھے۔ اور انہوں نے ان ہواؤں کے مختلف نام بتائے ہیں۔ علم الوائع اور علم مہتاب الریاح کی ان میں خاص رواج تھا۔ ان پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بین کے بادشاہوں کے پاس جو حمیر اور سبار سے تعلق رکھتے تھے۔ کشتیاں تھیں یہ خشکی اور تری دونوں پر تجارت کرتے تھے۔

اہلہ :- بصرہ سے اوپر و جدہ کے ساحل پر ہے۔ پہلی ایرانی چھاوٹی تھی۔ بعد میں عربوں نے سکاھ میں قبضہ کر لیا۔ یہ بندرگاہ جہازوں کی منڈی

تھی۔ یہاں سے ہی جہاز ہندوستان اور چین کے لئے جاتے۔  
 علاء بن الحضرمی بحرین کے پہلے گورنر تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے  
 بحری جنگ ایران سے کی لیکن پہلے شکست ہوئی۔

دریائے نیل :- ۱۸ھ یہ زمانہ عمرؓ کا ہے جس میں قحط آیا دریائے نیل  
 سے ۶۹ لمبی نہر نکال کر نیل کو بحرِ احمر سے ملا دیا گیا۔

یہ کام چھ ماہ میں تکمیل ہوا۔ پہلے ہی سال میں جہاز غلہ لے کر بحرہ قلزم  
 پہنچا۔ اور غلہ کی سپلائی کیلئے کافی سہولت ہو گئی۔

نہر سویر کا تختیل :- عمرو بن العاص مصر کے گورنر تھے ان کو خیال  
 آیا کہ بحرہ احمر اور بحرہ روم کو بیچ سے خاکندے  
 سویر بنایا جائے۔ اس طرح دونوں سمندروں کو ملا دیا جائے۔

اسکندریہ :- مصر میں اسکندریہ کی بندرگاہ ہے۔ وہاں سے  
 عرب کے سمندری جہاز قسطنطنیہ اندلس شمالی افریقہ

اور یورپ جاتے تھے۔

عہد عثمانی :- عثمان بن عفانؓ کے زمانہ میں جہاز رانی کو بہت  
 فروغ حاصل ہوا۔ امیر معاویہؓ شام اور مصر کے گورنر

تھے۔ علاء بن الحضرمی بحرین کے گورنر تھے۔ رومیوں کے مقابلے میں

۱۳  
پچاس بحری حملہ کے گئے حملوں کا آغاز ۲۸ھ سے ہوا اس سال  
تبرس (سایپرس) عربوں نے حملہ کیا۔

اشاہی بحری فوج کے حضرت امیر معاویہؓ اور مصری بحریات  
کے عبداللہ بن سعد ابی سراح امیر تھے۔ رفتہ رفتہ عربوں نے بحرہ روم  
کے اکثر جزیروں پر قبضہ کر لیا۔

بحرہ ہند میں عربوں کا حملہ :- علاء ابن حضرمی کے بعد

حضرت عمرؓ نے عثمان بن ابی  
العاص ثقفی کو عمان و بحرین کا گورنر مقرر کیا۔ عثمان نے اپنے  
طرف سے اپنے بھائی حکم ابن العاص کو بحرین کی نیابت سپرد  
کی حکم نے ایک بڑا بحری بیڑا بنایا۔ اور ہندوستان کی سمت  
روانہ ہوا۔ اس وقت بمبئی کا کوئی وجود نہیں تھا۔ تنھانہ تھا حکم کے بیڑے  
نے حملہ کیا۔ دوسرا حملہ بھروج پر کیا۔ اس کا بھائی میسرہ بن ابی العاص  
کو سندھ کی بندرگاہ دیبل (ٹھٹھا) پر حملہ کیلئے جہاز دے کر بھیجا۔

جہاز سازی :- مصر میں جہازوں کا کارخانہ تھا۔ بعد میں سواحل

شام میں بھی قائم کیا گیا۔ امیر معاویہؓ نے یہ سب

انتظام کیا تھا۔ جنادہ بن ابی امیہ ازدی المتوفی ۸۰ھ امیر معاویہ کے حکم

۱۲ھ میں روڈس فتح کیا۔ اور وہاں پر عربوں کی نو آبادی قائم کی۔  
 ۱۳ھ جنادہ نے قسطنطنیہ کے پاس ارواد نام جزیرہ فتح کیا۔

عبد الملک بن مروان نے تونس میں جہاز سازی کا بڑا کارخانہ قائم کیا۔ عکائیں جہاز سازی عبد الملک کے زمانے تک قائم رہی هشام اس کو بعد میں صورتہ نقل کیا۔ عبد عباسیہ میں افسر عبد الملک بن شہاب نے گجرات پر بحری حملہ کیا۔ اور ساحلی شہر یازبد (بھاڑ بھوت) پہنچا۔

**عرب کی سندھ میں آمد۔** مسلمانوں میں بیرونی قوموں کا ہندوستان میں داخل سب

پہلے مسلمان عرب کا سوا۔ خلیفہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایران۔ شام مصر کے بڑے حصے فتح ہو چکے تھے۔ ۱۵ھ میں حکم ثقفی نے عمان بحرین کے گورنر عثمان کے اشارہ سے تھانہ (علاقہ بمبئی) پر حملہ کیا۔ بعد میں بھروج پر بھی حملہ کیا۔ اس زمانے میں مغیرہ نے دیبل (دیول سندھ) کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ اس زمانے میں حکم ابن جبلیہ نے ہندوستانی سرحدات کا معائنہ کیا۔

خلیفہ علیؓ کے زمانے میں حارث عبدی ہندوستانی سرحدات کا انتظام کئے ۱۶ھ میں امیر معادیونہ نے جہلم ابن ابی صفہ

کو ہندوستان کی سرحدات پر حملہ کے لئے بھیجا۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک (نبی اُمیہ) کے زمانہ میں حجاج بن یوسف عراق کا حاکم تھا۔ اسکے تحت بلوچستان۔ مکران۔ سندھ کے سرحدات خلیفہ کے تحت تھے۔ اس وقت اسلامی حکومت ایشیاء۔ یورپ اور آفریقہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ سری لنکا کا راجہ بھی خلیفہ کو ہدیہ دیا کرتا تھا۔ اور خلیفہ سے اچھے تعلق رکھتا تھا۔ لنکا میں جو عرب تاجر رہتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے عورتوں کو راجہ تلے پانی کے جہاز سے حجاج بن یوسف کے واسطے خلیفہ کے پاس روانہ کیا۔ جب یہ عورتوں کا قافلہ پانی کے جہاز سے سندھ کے سمندر سے گزر رہا تھا۔ سندھ کے کچھ لیڈرے دیبل کے پاس ان کو لوٹ لیا۔ حجاج بن یوسف نے راجہ داسر سے احتجاج کیا۔ راجہ نے کہا وہ ان لیڈروں کی تینہ نہیں کر سکتا۔ حجاج نے پہلے عبد اللہ کو بھیجا۔ لیکن وہ مارے گئے۔ پھر بدیل بجلی کو روانہ کیا گیا۔ گھوڑے کی ٹھوک سے مارے گئے۔ اس کے بعد حجاج بن یوسف نے اپنے داماد محمد بن قاسم جس کی عمر صرف ۷۱ سال تھی۔ سندھ پر حملہ کے لئے روانہ کیا۔ فوج زمین سے اور سمندر دونوں طرف سے بھیجی گئی۔

محمد بن قاسم <sup>۹۳ھ</sup> شیراز کے راستے سے ہوتے ہوئے۔  
 سندھ کی سرحد پر جا پہنچا۔ محمد بن قاسم نے سندھ میں فتح حاصل  
 کی۔ تین برس کے اندر کشمیر کی سرحد سے لیکر کچھ تک سمندر (بحر عرب)  
 کی سرحد۔ مالوہ۔ راجپوتانہ۔ ماڑواڑ دریا سے راوی کے کنارے  
 تک فتح کر لیا۔ <sup>۹۶ھ</sup> ۴۷ ع میں ولید نے وفات پائی۔ سلیمان خلیفہ ہوا۔  
 اس خلیفہ کو محمد بن قاسم اور دوسرے عہدار جو سندھ پر تھے پسند  
 نہیں کرتے تھے۔ اس لیے سلیمان نے محمد بن قاسم اور دوسرے  
 عہداروں کو عراق بلا کر قید کر دیا۔ اور سازش کے جرم میں ان سب  
 کو مار دیا گیا۔

محمد بن قاسم نے بعد جنید حاکم سندھ ہوئے۔ جنید کے بعد نجم  
 اور حکم بن عوانہ کلبی حاکم سندھ ہوئے۔ حکم کے ساتھ محمد بن قاسم کے  
 فرزند عمر بن محمد بن قاسم سندھ آیا۔ حکم نے سندھ میں ایک  
 شہر محفوظ کے نام سے بسایا۔ عمر بن محمد بن قاسم نے بھی ایک شہر منصورہ  
 کے نام سے بسایا۔ <sup>۱۳۲ھ</sup> ۷۴ ع میں خاندان عباسیہ عروج میں آیا۔  
 سندھ پر عربوں کی حکومت کے زوال کے کئی اسباب تھے  
 ۱) خلیفہ کا کنٹرول ٹھیک نہیں رہا۔

(۲) یمنی اور حجازی باشندوں میں اختلافات پیدا ہوئے۔  
اور آپسی جھگڑے بڑھتے گئے۔

(۳) آخری سالوں میں شیعیت کا عروج ہونے لگا۔ ۱۲۵۰ھ میں  
محمود غزنوی کے حملہ کے بعد عربوں کا سندھ پر اقتدار ختم ہو گیا۔  
سندھ کے لوگوں پر عرب کے کافی اثرات رہے محمد بن قاسم نے  
برہمن وزیروں کو جو راجہ داہر کے زمانہ میں خدمات انجام دے تھے  
کثیر تعداد میں ان کو خدمت پر برقرار رکھا۔ عہدہ دار جو راجہ داہر کے  
زمانے میں تھے۔ ان کو خدمت پر رکھا۔ اس زمانہ میں عربوں نے ہندی  
زبان سیکھی اور بہت سے کتابوں۔ ریاضی۔ طب اور فلسفہ کا ترجمہ کیا  
یہاں تک کہ بہت سے ہندو، طبیب بغداد میں تعین کئے گئے۔

عربوں نے نظام حکومت بڑی ترتیب سے کیا۔ عرب ہندوستانیوں  
میں بہت مل گئے۔ جب تک عرب کی حکومت سندھ پر رہی  
عوام بڑی خوشحال اور امن سے زندگی بسر کئے۔ عرب جو اسلام  
لائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین  
کے زمانہ میں فتوحات کا سلسلہ جاری ہوا۔

محمد بن قاسم کے سندھ پر حملے سے پہلے ہی عرب کے تجارتی



تعلقات سندھ سے تھے۔ ولید بن عبد الملک اور چند زندہ رہے تو شاید عرب کے فتوحات کا سلسلہ شمال مشرق اور جنوب کے طرف ہوتا۔ محمد بن قاسم نے قدیم نظام مالگزاری قائم رکھا۔ افسروں کو ہدایت دی گئی تھی کہ لوگوں پر ظلم نہ کریں۔ ہندوؤں کے لیے علیحدہ عدالتیں قائم کی گئی تھیں تاکہ ان کے شاستروں کے بناء پر عمل کریں کاشت کاروں کو سہولت دی گئی تھی۔ عرب کے سندھ پر حکومت کے بعد بھی سندھ سے عرب کے تجارتی تعلقات جاری رہے۔

## یکینی نثر اد عرب کا سلسلہ جنوب مغرب ہندوستان اور جاوا و سماٹرا

السء سے یعنی محمد بن قاسم کے سندھ پر حملے سے پہلے ہی یکینا عرب (خاص کر حضرموت) سے جنوب مغرب ہندوستانی ساحل کیرالہ بغرض تجارت آیا کرتے تھے۔ عرب حضرموت (جو یمن کے جنوب میں واقع ہے) سایہ (کشتی جس پر پروے لگے ہوتے ہیں اور سوا سے چلتی ہے) میں کیرالہ آیا کرتے تھے۔ کیرالہ میں انہوں نے قیام بھی کیا۔ اور شادیاں بھی کیں۔ اب بھی ان کی نسل کیرالہ میں موجود ہے۔ ان کے نام اکثر عربی ٹائپ میں ہوتے ہیں یعنی محمد۔ ابو بکر۔ عثمان۔ علی

وغیرہ یہاں تک کہ یہ نسلی کے لوگ شافعی مسلک پر چلتے ہیں۔ بہت سے عرب کیرالہ میں قیام کرتے اور بہت سے وہاں سے جاوا سماٹرا (انڈونیشیا) بدغرض تجارت سفر کرتے جب علوی بن محمد بن سہل الجفری ملبار اور کالی کٹ ۱۸۳۳ء میں اپنے ماموں کے پاس آئے جو عرب جاوا۔ سماٹرا گئے انہوں نے وہاں پر شادیاں کیں۔ اور بہت سے وہاں پر مقیم ہو گئے۔ ان مقامات پر اسلام کی تبلیغ کا سہرا انہیں یمنی عرب (خاص کر حضرت موت سے) کے سر ہے ان عربوں کی آمد سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کا بحری راستہ سب سے پہلے عرب دریافت کر چکے تھے۔

**سادا کا دخول ہندوستان و حیدر آباد کن میں اکثر سادا جوینا سے**

جناب حبیب صالح بن علوی آصف جاہ ثالث سکندر جاہ بہادر کے زمانہ میں حیدر آباد آئے آصف جاہ ثالث سکندر جاہ بہادر کا عرصہ ۱۸۵۳ء سے ۱۸۷۹ء کا ہے۔ جناب حبیب صالح بن علوی کا تقرر بحیثیت جمعدار ہوا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند حبیب محمد بن صالح جمعدار ہوئے۔

یہ زمانہ سر سالار جنگ اول کا ہے۔ سر سالار جنگ اول حبیب اللہ بن صالح کو بہت پسند کرتے تھے۔ کئی ایک بار سر سالار جنگ اول نے جناب حبیب عبد اللہ بن صالح سے مشورہ کیا۔

جناب عبد اللہ بن علی غولقی جمعدار المخاطب مقدم جنگ بھی اسی زمانہ میں موجود تھے۔ عبد اللہ بن علی غولقی حبیب عبد اللہ بن صالح کا بہت احترام کرتے تھے۔ حبیب بن الشیخ ابو بکر بن سالم المخاطب حبیب یار جنگ میر عثمان علی خان آصف جاہ کے باڈی گارڈ ہے اور جمعیت نظام محبوب میں فوج کے کمانڈنگ آفسر ہے۔

ابو بکر بن سالم کے فرزند حبیب علی بحیثیت کرنل فوج میں کام انجام دے۔ حبیب احمد بن علوی العیدروس حضرت سے حیدر آباد آئے۔ یہ میر محبوب علی خان آصف جاہ کے زمانہ میں آئے۔ یہ بہت ہی ولی صفت آدمی تھے۔ ان کے چار لڑکے تھے۔

(۱) حبیب مختار بن احمد بن علوی

(۲) حبیب علی بن احمد بن علوی

(۳) حبیب عبد القادر بن احمد بن علوی

(۴) حبیب محمد بن احمد بن علوی

حبیب مختار۔ حبیب علی۔ حبیب حجریہ تینوں بار کس رحمت میں  
صوبیدار تھے۔ حبیب عبدالقادر بن احمد علوی بھی صوبیدار یحجر  
تھے۔ بعد میں بار کس رحمت کے کمانڈنگ آفسر رہے۔

میر عثمان علی خان آصف جاہ کے پاس پیشی میں رہے۔ حبیب احمد بن  
عبدالقادر العیدروس برکٹیر حیدرآباد آر جی میں رہے۔

حبیب عثمان بن احمد بن عبدالقادر العیدروس پیدائش حیدرآباد  
کی اور عرصہ تک عدن (جنوبی یمن) میں وٹرنری آفیسر رہے اور اب  
حیدرآباد میں مقیم ہیں۔ الیدالبوکر بن احمد بن حسین بن عبداللہ بن الشیخ  
پیدائش ترم (جنوبی یمن) حزموت سے دولت آباد دضلع  
اورنگ آباد مہاراشٹر آئے۔ اور وہاں پر ہی ان کی وفات  
۱۵۴۵ء میں ہوئی۔

الید احمد بن عبداللہ بن احمد (۱۵۳۵ء سے ۱۵۷۴ء) ایک بہت  
بڑے عالم تھے۔ ہندوستان میں سورت (گجرات) تشریف  
لائے۔ جہاں آپ کے ماموں جناب سید جعفر الصادق بن علی بن زین  
العابدین العیدروس سے ملاقات کی پھر حیدرآباد تشریف لائے۔ حیدرآباد  
میں آپ کے بہت سے شاگرد ہوئے۔

سید جعفر الصادق بن علی زین العابدین (۹۹۷ - ۱۰۶۴ء)  
 انہوں نے اشاعت علم کی اور فارسی کی تعلیم دی۔ موصوف حاکم  
 دکن ملک عبز کی حکومت میں سجدہ دکن کی حکومت کو پسند کیئے۔  
 ملک عبز کے انتقال کے بعد فتح خاں نے آپ کو پسند کیا۔  
 اپنے چچا محمد بن عبداللہ العیدروس کے انتقال کے بعد سورت واپس  
 گئے۔ آپ دینی علوم۔ عربی حساب فلکیات اور اشعار میں مہارت  
 رکھتے تھے۔

سید جعفر الصادق بن مصطفیٰ بن علی زین العابدین عبداللہ الشیخ  
 ۱۰۸۴ - ۱۱۴۲ھ آپ عالم اور قاید رہے۔ حرمین کی زیارت کے  
 بعد سورت (گجرات) تشریف لائے آپ کے ہر مقام پر بہت سے شاگرد  
 ہوئے۔ بہادر شاہ نے بھی آپ کے عزت کی۔ احمد بن الشیخ بن عبداللہ الشیخ  
 ۹۴۹ - ۱۰۲۴ھ اپنے والد کے پاس احمد آباد (گجرات) آئے۔

السید عبدالقادر بن الشیخ بن الشیخ بن عبداللہ بن الشیخ بن عبداللہ  
 العیدروس ۹۷۸ - ۱۰۱۵ھ ہندوستان میں ہندوستانی ماں کے  
 بطن سے ولادت پائے۔ جنکو بادشاہ وقت کی بیوی نے گود لیا تھا  
 جن کا انتقال ۱۰۱۵ء میں ہوا موصوف کی والدہ نہایت ذہین اور علم والی تھیں

السید مجاہد عبد الرحمن بن الزہرا ہر بہت ہی بہادر اور جلیل القدر  
عالم تھے۔ پیدائش 1832ء اپنے بچپن کے دن ملبار میں تعلیم حاصل  
کئے اور کانی کٹ میں بھی رہے 1837ء میں مصر کو گئے۔ 1848ء  
میں سیلون (سری لنکا) گئے اس کے بعد مکتہ مکرمہ گئے۔ اس کے بعد  
ہندوستان آئے سلطان حیدر آباد ناصر الدولہ آصف جاہ  
سے ملاقات کی اور فوج میں بحیثیت جمعدار (کرنل) مقرر کئے گئے  
بعد میں ملازمت سے سبکدوش ہو کر کلکتہ گئے وہیں مقیم رہے۔ اس  
کے بعد اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس۔ پھر ہندوستان سے ہوتے ہوئے ملایا  
گئے عمر بن محمد بن حسین بن احمد ترمیم (جنوبی یمن) میں پیدا ہوئے۔  
979ھ میں ہندوستانی ساحل پر 1001ھ میں آئے۔ اور پھر  
احمد آباد (گجرات) میں قیام کئے۔ اس دور کی حکومت کے ذمہ داران  
سے مربوط رہے۔ حکومت کے افراد کے پاس اپنا بلند مقام حاصل  
کئے۔ آپ کا انتقال بھی وہیں پر ہوا۔

السید عبد اللہ بن علوی بن حسن بن علی بن احمد بن صالح  
1304ھ میں کلکتہ میں آئے تبلیغ فرمائے اور علم کو پھیلانے  
رنگوں (برما) میں بھی آپ کے بہت شاگرد تھے۔

السید علی بن علوی بن محمد ہندوستان میں ملک عنبر کے مشیر تھے۔ حبیب محمد بن طاہر بن عمر بن ابوبکر بن علوی بن عبد اللہ بن علوی 1273ھ میں تیدون (جنوبی یمن) میں پیدا ہوئے یہ بڑے عالم تھے۔ 1305ھ میں حج کئے 1315ھ میں ہندوستان آئے حیدر آباد کے وزیر اعلیٰ نے آپ کی عزت کی سادات سے متعلق یہاں پر مختصر بیان کیا گیا ہے۔ ان کی پوری تفصیل عربی میں لکھ ہوئے تین جلد ہیں۔ اس کا نام شمس الظہیر (مولف الشریف عبد الرحمن بن محمد بن حسین المشہور) سے معلومات ہو سکے ہیں۔

عبد الرحمن بن علی بن ابوبکر بن عبد اللہ جس کا انتقال سورت میں ہوا۔ السید حامد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن السقاف 1308ھ میں سلطان عوض بن عمر القحیطی کے یہاں رہے آپ بہت جید عالم تھے۔ اپنے قیام حیدر آباد میں آپ لوگوں کے مختلف گروہوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔

السید ابوبکر بن حسین بیجاپور والے جن کا انتقال 1074ھ میں بیجاپور میں ہوا۔ ان کے مشایخ سے قاضی عبد الرحمن بن احمد شہاب الدین و عبد اللہ بن شیخ العبدروس اور الناکہ بیٹے

زمین العابدین اور دوسرے افراد یمن کو بھی گئے۔ اور ہندوستان کے علاقہ سورت گجرات میں وہاں ملک عنبر سے ملاقات کی پھر محمود بن ابراہیم عادل شاہ سے مبربوط گئے۔

نایط عرب کا دخول ہندوستان میں :- نایط عرب قوم ہے اس کی جمع ہے

نویط ہے اس قوم کا نسب نصر بن کنانہ سے بتایا گیا۔ نویط عرب کے مشہور اور شریف ترین قبیلہ سے بتایا گیا ہے اہل نویط عربستان سے ہندوستان کی طرف ہجرت کئے۔

عام روایت یہ ہے کہ نویط حجاج بن یوسف اور خلیفہ ابو جعفر منصور کے زمانہ میں مدینہ منورہ سے بصرہ ہجرت کے اپنے سردار سید عبدالرحمن نایطی کی وفات (۷۵۲ھ) کے بعد بصرہ سے ہندوستان کی طرف ہجرت کئے۔ یہ عرب قبیلہ سات یا آٹھ کشتیوں پر بیٹھ کر ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل پر اترے۔

اس زمانے میں عراق پر مشہور تاتاری بادشاہ سلطان ابو سعید خدا بندہ (۷۱۶ھ - ۷۳۶ھ) کے پھوپھی زاد بھائی شیخ حسن بن حسین بیتابن ایلیکان بن اباقا کی حکومت تھی جن سے ۷۳۶ھ سے ۷۵۸ھ



مک حکومت کی تھی۔ تاتاری شیعہ مذہب اختیار کر چکے تھے۔ بعض شیعہ حکمرانوں نے قبیلہ لوائیہ پر سختی کی اور ان کی شیعہ مذہب اختیار کرنے کہا گیا۔ یہ قبیلہ مجبور ہو کر ہندوستان کی طرف ہجرت کیا یہ قبیلہ نایت کے مقام سے آیا تھا۔ یہ نایت کہلانے لگا۔ بعد میں اہل لوائیہ نے ت کو ط سے بدل کر نایطی لکھنا شروع کیا۔

بعض میں روایت ہے کہ یہ خاندان حجاج بن یوسف کے ظلم سے تنگ آکر بصرہ سے ہندوستان ہجرت کئے۔ یہ خاندان مدائن اور دکن کے حصوں میں پھلا پھولا۔

**عرب کی آمد گجرات میں :-** 1025ء سے قبل ہی عرب گجرات میں آباد تھے۔ جو ناگڈھ

کے نواب پور بندر کے مہاراجہ بھاونگر کے مہاراجہ۔ گونڈل کے مہاراجہ بھگوت سنگھ۔ بھگرا کے مہاراجہ۔ جیت پور کے مہاراجہ اور مختلف رجاؤں کے پاس عرب بحیثیت نگران کار محلات۔ خزانہ اور سپاہیوں کی ملازمت اختیار کے ہوئے تھے۔

ان عرب کی شجاعت۔ کردار اور ایمان داری کو دہاں کے نوابوں اور مہاراجاؤں نے بہت پسند کیا۔ صرف جو ناگڈھ میں

اس زمانہ میں تقریباً ایک ہزار عرب کے مکانات تھے کئی عرب  
خاندان جو ناگڈھ اور دوسرے مقامات پر آباد ہو گئے۔ موجودہ  
دور میں بھی ان مقامات پر کمینی نژاد کے کئی باشندے آباد ہیں۔  
جوناگڈھ۔ جام نگر۔ پور بندر۔ بھاوانگر۔ رانا داؤ، بکسر، بھئیانی  
ادپٹا۔ دھراجی۔ جیت پور۔ بڑودہ۔ دریا دیوٹی۔ بلاول بندر  
بھوج جیت بھاڈویلا۔ امرلی۔ گونڈل۔

گجرات میں موجودہ دور میں کمینی نژاد کے یہ قبائل موجود ہیں۔  
بازہر۔ الیافعی۔ الکیثری۔ عمودی۔ باوزیر۔ الجلل۔ یاسمیر  
العیدروس۔ بن حیدرہ۔ جابری۔ قحطان ان کے  
علاوہ اور دوسرے قبائل بھی ہیں۔ سورت احمد آباد، اور  
گجرات کے کئی علاقوں میں عرب کمینی نژاد کے لوگ موجود ہیں۔

عربوں کے گجرات میں معاشی مسائل۔ یہ تمام کمینی  
نژاد عرب باشندے

معاشی مسائل سے دوچار ہوئے۔ ان میں کچھ گئے چنے لوگ تجارت  
کی طرف مائل ہوئے۔ اکثریت نوابوں اور مہاراجاؤں کے پاس  
ملازم تھے۔ جب ان نوابوں اور مہاراجاؤں کا دور ختم ہو گیا۔

اکثریت طبقہ بے روزگار ہو گیا۔ انکی معاش کم ہونے کی وجہ سے اپنے بچوں کو زیادہ تسلیم نہ دلا سکے۔ اور محدود معاش کی بنیاد پر تجارت بھی نہ کر سکے۔ اکثر طبقہ چھوٹے ملازمہ متوں اور چھوٹے کاروبار میں مشغول رہا۔ ان کی نسل در نسل گجرات میں پیدا ہوئے۔ اس سے اکثریت طبقہ گجراتی لکھنا پڑھنا اچھی طرح سے واقف ہوئے۔

## الکثری خاندان کا دخول ہندوستان میں غالب بن محسن الکثری

یحسن سے غالب بن محسن الکثری 1246ھ 1830ء میں حیدرآباد دکن آئے ان کے آنے سے پہلے حیدرآباد میں ان کے اقارب آچکے تھے۔ ناصر الدولہ آصف جاہ کے زمانے حکومت میں ان کو جمعدار مقرر کیا گیا۔ عبداللہ بن علی عولقی کے تعاون سے غالب بن محسن الکثری ناصر الدولہ آصف جاہ کے وزیر سے ملاقات کی اور تعاون حاصل کیا ان کے آنے سے قبل ہی کافی یا فنی عرب قبائل حیدرآباد میں موجود تھے۔

ان سب کی سرپرستی جناب عمر بن عوض بن عبد القعیطی کرتے تھے۔ غالب بن محسن الکیشری 1272ھ میں حضرموت (یمنی) واپس چلے گئے ان کی شجاعت۔ کردار۔ اور ایمان داری کو بادشاہ وقت نے بہت پسند کیا۔

قعیطی خاندان اور ان کیساتھ یمنی عربوں کی آمد  
ناگپور جو ناگڈھ میں پھر حیدر آباد دکن میں آمد خدمات

جناب عمر بن عوض القعیطی جو کہ 1775ء، 1189ھ میں شام (یمن) میں پیدا ہوئے۔ چودہ سو عرب کے ساتھ 1207ھ 1792ء بغرض ملازمت مہاراجہ راسا ناگپور (مہاراشٹرا) حضرموت سے آئے ان کی شجاعت۔ کردار اور ایمان داری مہاراجہ آف ناگپور کو بہت پسند آئی۔ مہاراجہ نے سب عربوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا۔ اور ان کا قائد جناب عمر بن عوض القعیطی کو بنایا۔

اس زمانہ میں مہاراجہ کے پاس۔ عرب۔ مرہٹہ اور سکھ سپاہی تھے۔ کافی عرصہ تک یہ عرب راجہ کا ساتھ دیتے رہے ان عربوں کو نہ صرف فوج بلکہ محلات۔ خزانوں پر نگران کیے

مامور کیا گیا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب ہندوستان میں چاروں طرف انگریزوں کا دور دورہ تھا۔ ہر طرف ابتری پھیلی ہوئی تھی۔

ان حالات میں عربوں نے بڑی دلیری سے راجہ کا ساتھ دیا۔ جب راجہ ناگیور نے انگریزوں سے مجبوراً معاہدہ کر لیا۔ تو سب عرب اپنے قائد عمر بن عوض القعیطی کے ساتھ جو ناگڈھ کے نواب کے پاس چلے گئے۔ وہاں کے نواب نے سب عربوں کو بہت پسند کیا۔ اور اپنے پاس اچھے مقامات پر مامور کیا۔ یہاں عرب کافی عرصہ تک مقیم رہے۔ بموجب کتاب ”صفحات تاریخ الحفری“ مولف شیخ باذریہ صاحب جو عربی میں لکھی ہوئی ہے۔ ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۵ء سے قبل ہی عمر بن عوض القعیطی حیدرآباد آچکے تھے۔ اور سب یا فعی خاندان کی سرپرستی کیا کرتے تھے۔

نواب ناصر الدولہ آصف جاہ کے زمانہ میں وزیر اعظم حیدرآلادہ اکبر کن پرشاد و صدر الہمام کے قرابت سے ہوتے ہیں، انکی کوشش اور سرسلاار جنگ اول کی دلچسپی سے کافی عرب جو ناگڈھ سے لائے گئے۔ ان سب عربوں کو وہاں سے لانے کے لیے عمر بن عوض القعیطی نے سرپرستی کی۔ اس زمانہ میں حیدرآباد اور مختلف رجواروں میں

عجیب تذبذب کا دور تھا۔ انگریزوں کا ہر طرف دور دورہ تھا۔  
کئی مقامات پر حالت بے قابو سے ہو گئے تھے۔ شرانگزیں اور  
افراطی کا عالم تھا۔

استقامی حالات اور بے چینیاں دور کرنے کے لیے حکومت کو  
قابل بہادر اچھے کردار اور ایمانداروں کی ضرورت تھی۔ چند وال  
نے ناصر الدولہ آصف جاہ سے اجازت حاصل کر کے عربوں کا  
انتخاب فرمایا۔

عرب اس زمانہ میں بحیثیت سپاہی (فوجی) بھرتی کئے گئے  
ان کو بحیثیت نگران کار شاہی محلات خزانوں اور اہم مقامات  
پر مامور کیا گیا۔ عربن عوض القعیلی کو ان سب عربوں کا جمعدار  
مقرر کیا گیا۔

افضل الدولہ آصف جاہ کو عربن عوض القعیلی کی شجاعت  
کردار ایمانداری بہت پسند آئی۔ اس لیے ان کو جان باز جنگ  
اور شمشیر الدولہ کا خطاب عطا کیا گیا۔

جناب عربن عوض القعیلی فن سپاہی سے اچھی طرح واقف  
تھے۔ ان کے اچھے کارنامہ پر افضل الدولہ آصف جاہ نے سٹیپلی (سنگاریڈی)

گھن پور اور سیون گاؤں جاگیر میں عطا کئے۔ ان کی تنخواہ ماہانہ پانچ ہزار روپے۔ دو ہزار چار سو عرب سپاہی اور ایک ہزار گھوڑے دیئے۔ ریاست حیدر آباد کے شمال مشرق کے سارے علاقہ کی نگرانی اور ذمہ داریاں عمر بن عوض القعیطی کے تحت دیئے گئے۔

عمر بن عوض القعیطی کے بعد ان کے فرزند عوض بن عمر القعیطی جو ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ بعد میں مکہ اور حضرموت (جمہوریہ یمن) کے سلطان ہوئے۔ ان کو بھی سلطان نواز جنگ شمشیر الدولہ شمشیر الملک کا خطاب دیا گیا۔ ان کے بھائی صالح بن عمر القعیطی کو برق جنگ، برق الدولہ کا خطاب دیا گیا۔

عمر بن عوض القعیطی کے پانچ فرزند تھے۔

(۱) محمد

(۲) صالح

(۳) عبد اللہ

(۴) عوض

(۵) علی

محمد ایک بیوی سے تھے۔ اور صالح ایک بیوی تھے عوض مجدد المذہب، علی

ایک بیوی سے تھے۔ سلطان عوض بن عمر القعیطی کے بعد ان کے  
 فرزند غالب بن عوض القعیطی سلطان بنے (یہ دوسرے سلطان  
 غالب بھی عوض کے چچا تھے) جو تھے سلطان صالح بن غالب القعیطی  
 سلطان مکہ ہوئے۔ سلطان صالح بن غالب القعیطی کو آصفیاء  
 نے نواب سیف نواز جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔

(۱) پہلے سلطان عمر بن عوض بن عبد اللہ القعیطی المخاطب جانباز جنگ  
 شمشیر الدولہ ۱۲۵۵ھ ۱۲۸۲ھ (۱۸۳۹ء ۱۸۶۵ء) یہ شیبام  
 حضرت موت میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۶۵ء (۱۲۸۲ھ) میں وفات پائے  
 (۲) سلطان عوض بن عمر القعیطی المخاطب شمشیر نواز جنگ شمشیر الدولہ  
 شمشیر الملک ۱۲۸۲ھ سے ۱۳۲۵ھ (۱۸۶۵ء ۱۹۰۷ء) یہ پہلے  
 سلطان ہیں۔ ۱۸۶۶ء (۱۲۸۶ھ) میں شہر اور مکہ کے سلطان بنے۔

(۳) سلطان غالب بن عوض القعیطی جانباز جنگ ان کی موت ۱۹۲۲ء  
 (۱۳۴۱ھ) میں ہوئی۔ ان کا زمانہ ۱۳۲۵ھ سے ۱۳۴۰ھ

(۱۹۰۷ء ۱۹۲۱ء)۔

(۴) سلطان عمر بن عوض القعیطی المخاطب شمشیر نواز جنگ وفات  
 ۱۹۳۶ء (۱۳۵۵ھ) ان کا زمانہ ۱۳۴۰ھ سے ۱۳۵۴ھ (۱۹۲۱ء ۱۹۳۶ء)



(۵) سلطان صالح بن غالب القعیطی سیف نواز جنگ ۱۳۵۴ھ

سے ۱۳۷۵ھ (۱۹۳۵ء ۱۹۵۵ء) -

(۶) سلطان عوض بن صالح القعیطی ۱۳۷۵ھ سے ۱۳۸۶ھ

(۱۹۵۵ء ۱۹۶۶ء) -

(۷) سلطان غالب بن عوض القعیطی ۱۳۸۶ھ (۱۹۶۶ء) سے

سلطان غالب صرف سات ماہ حکومت کئے اس کے بعد جمہوریہ  
الیمین (جنوب یمن) بن گیا۔ بموجب کتاب آزاد حیدر آباد مولف مظفر بیگ  
ہزہانس سلطان مکہ و شہر آصف جاہ کی رعیت میں شمار تھے۔

خاندان القعیطی نے نظم جمعیت عرب اور عرب کو توالی کے  
استحکام کے لیے بہت کوشش کئے۔ اکثر عربوں کی ملازمت کے  
وقت یہ لوگ تصدیق کیا کرتے تھے۔ سلاطین القعیطی کا ذکر اس لیے کیا  
گیا ہے۔ چونکہ ان کے زمانہ میں کافی عرب حیدر آباد آئے اور اچھے درجے  
پائے۔

عبد اللہ بن علی بن محمد دار: یہ بھی حضرموت (یمن) سے  
حیدر آباد، دکن آئے تھے۔

یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ افضل الدولہ اور میر محبوب علی خان  
 کا بچپن کا زمانہ دیکھا۔ ان کی شجاعت۔ کردار، ایمانداری حکومت  
 کے ساتھ دیکھ کر افضل الدولہ آصف جاہ نے ان کو مقدم جنگ کا  
 خطاب عطا فرمایا۔ ان کی بہادری سے خوش ہو کر افضل الدولہ  
 آصف جاہ نے ان کو ناگر کر نول۔ نارائن پیٹ کلو ا کرتی۔ گرٹھکال اور  
 پدایلی جاگیرات عطاء فرمایا۔ جس وقت میر محبوب علی خان آصف جاہ  
 کا بچپن تھا۔ انکی نگرانی دیکھ بھال عبداللہ بن علی عولقی مقدم جنگ  
 کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن علی عولقی فوجی ڈریس کے قابل نہیں تھے۔  
 وہ عربی لباس لنگی۔ کرتا۔ کوٹ کو تر جیج دیتے تھے۔ عرب کے  
 پاس ہتھیار کھلی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ جبنیہ۔ نیچہ۔ تلوار رکھتے  
 تھے۔ شاہی محلات۔ خزانہ دوسرے اہم مقامات پر نوکری کے دوران  
 بندوق ساتھ رکھتے تھے۔

جس طرح عمر بن عوض القعیطی کو ریاست حیدر آباد کے  
 شمال مغربی علاقہ نگرانی کے لیے دئے گئے تھے۔ اس طرح عبداللہ  
 بن علی عولقی کو مقدم جنگ کو ریاست حیدر آباد کے جنوبی علاقہ پر

نگرانی اور کنٹرول کرنے کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ ان کی دیوڑھی میں ہمیشہ چار سو عرب ہتھیار سے لیس تیار رہتے تھے۔

عبداللہ بن علی عولقی مقدم جنگ کی دیوڑھی قاصی پورہ (حیدر آباد) میں تھی لیکن اب ویران ہو گئی۔ اور وہاں پر دوسرے مکانات تعمیر کئے گئے۔ ایک قبرستان بھی عبداللہ بن علی عولقی کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جہاں ان کی تدفین کی گئی۔

ان کا انتقال 1284ھ (1867ء) میں ہوا۔ ان کے بیٹے محسن بن عبداللہ بن علی عولقی جانشین ہوئے۔ یہ بھی زیادہ دن زندہ نہیں رہے اس طرح ان کا خاندان کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ ان کے اپنے زمانہ کے بڑے شجاعت کے کارنامے رہے اور یہ آصف جاہی خاندان کے استحکام کے لئے کئے گئے تھے۔

عراق اور مسقط سے عربوں کا ہندوستان میں دخول۔

بہت سے عرب عراق اور مسقط سے بھی حیدر آباد، دکن آئے دوسرے بہت سے نظم جمعیت عرب اور جمعیت نظام محبوب میں ملازم رہے۔ سادات بھی عراق سے ہندوستان آئے۔ اور

کئی اولیاء کرام کا بھی دخول ہندوستان میں عراق سے رہا۔ بصرہ  
(عراق) سے بھی عرب حیدرآباد دکن آئے۔

جو عرب بغداد سے آئے انہوں نے اپنے نام سے آخر میں بغدادی  
لکھنا شروع کیا۔ جو بصرہ سے آئے اپنے نام کے بعد بصرہ لکھنا  
شروع کئے۔ جو عرب سے مسقط سے آئے اپنے نام کے بعد مسقطی  
لکھنا شروع کئے۔ جو عرب مکہ مکرمہ سے آئے وہ اپنے نام کے بعد  
مکی لکھنا شروع کئے۔ صومالی باشندے صومالی لکھنا شروع کئے۔  
یہ مبنی عرب کی آمد حیدرآباد دکن (نظام اسٹیٹ) میں

عرب کا دخول کا سلسلہ حیدرآباد، دکن میں سکندر جاہ آصف جاہ  
ثالث کے زمانے سے شروع ہوا۔ حبیب صالح بن علوی بھی سکندر جاہ  
کے زمانے میں حیدرآباد آئے تھے۔ ان کو بحیثیت جمعدار تعین کیا گیا۔  
اور ان کے تحت کافی عرب تھے۔ جو مختلف محلات اہم مقامات  
پر مامور کئے گئے تھے۔

ناصرالدولہ آصف جاہ کے زمانے میں نامور جمعدار  
عبداللہ بن علی علوی اور سلطان عمر بن عوض القعیطی موجود تھے۔

ریاست حیدرآباد کی بیرونی اور اندرونی نگرانی یہ ہی  
دو جہد ار کیا کرتے۔ افضل الدولہ آصف جاہ کے زمانے میں  
عربوں کا دخول اور زیادہ ہو گیا۔

ونیرتی (یہ تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا) گدوال (تعلقہ  
محبوب نگر) آتما کو (تعلقہ محبوب نگر آندھرا) یہ تینوں رجواڑے  
تھے۔ ان کی اندرونی حکومت تھی۔ اور ان سب راجاؤں کے  
پاس محلات اہم مقامات خزانوں اور فوج میں عرب مامور تھے  
عرب کی شجاعت۔ دلیری۔ ایمانداری کو سب راجاؤں نے  
سینڈ کیا۔ یہاں تک بعض راجاؤں نے عربوں کو زمینات بطور  
جاگیر دئے۔ اور عربوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔  
ان رجواڑوں میں عرب مقامی لوگوں سے ہل مل گئے تھے۔ ان  
سب عربوں نے اپنا بہت ہی اچھا مقام اور ریکارڈ پیدا کیا۔  
۱۸۷۵ء سالار جنگ اول کی کوشش پر تقریباً چار  
سو عرب ونیرتی (تعلقہ ضلع محبوب نگر آندھرا) کی رانی کے پاس  
سے میسر منکال جو حیدرآباد کے جنوب میں تقریباً ۱۹ کلومیٹر پر  
ہے منتقل ہوئے۔

چار سو عرب اور چار سو روپے بھی وپرتی سے میسر منکال منتقل ہوئے۔ ان سب کی ایک رجمنٹ اعلیٰ حضرت میر محبوب علی خان آصف جاہ کے نام سے موسوم کی گئی۔ چونکہ میسر منکال سے کنگ کوٹھی (جو عابدی قریب ہے) حیدرآباد کا دور فاصلہ تھا۔ اس نے یہ رجمنٹ ۱۸۸۵ء میں چندرائی گڑھ کے جنوب مشرق ۲ یا ۳ فرلانگ کے فاصلہ پر میدانی علاقہ میں منتقل کی گئی۔

رجمنٹ کے عہدہ داروں اور سپاہیوں کو زمین مفت دی گئی۔ اور یہ لوگ اپنے ذاتی مکانات کی تعمیر کر لے۔ پھر بعد میں ان مکانات کا رجسٹری ہر ایک نام پر کروادی گئی۔ مٹی کی دیوار ویسی کیلو سے بڑے نظام کے ساتھ ان مکانات کی تعمیر کر لی گئی۔ عہدہ داروں کے مکانا علیحدہ بن گئے۔ اور سپاہیوں کے مکانات علیحدہ بن گئے۔ ۱۸۸۵ء میں دو فوجی بیمار کس ایک آفس ایک اسٹور روم دو خانہ، کوآٹر گارڈ اور فوجی سامان کے لیے علیحدہ کمرے، ہتھیار بارود کے لیے علیحدہ کمرے پختہ سرکاری جانب سے تعمیر کئے گئے۔ ۱۸۸۵ء میں ہی یہ رجمنٹ باقاعدہ بنائی گئی۔

پہلے سالار جنگ اول نے آصف جاہ کو تجویز پیش کی کہ ایک

ہزار عرب پلٹن بنائی جائے۔ آصف جاہ نے قبول فرمایا۔ عوض بن سعید ابی ایل اس زمانہ میں افریکن کیولری گارڈ میں لفٹ تھے یہ جمعیت ان کے حوالے کی گئی۔ اور میسر م میں ان کی رجمنٹ کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا۔

بموجب سوانح افسری جلد اول سالار جنگ ثانی کی تجویز یہ جمعیت افسر جنگ کے تعویض کی گئی۔ گو لکھنؤہ برگیڈ کے تقرر کے بعد جب فوجی اصلاح اور فورس کی ترقی خاص درجہ پہنچتی تو جمعیت میسر م کو باقاعدہ بنانے کا کام کیا گیا۔ یہ جمعیت عوض بن سعید ابی ایل جانشاریا جنگ کے حوالے کی گئی۔

1302ھ میں اس رجمنٹ کو باقاعدہ بنایا گیا۔ فوجی اصطلاح میں اس مقام کا نام میسر م لائن رکھا گیا۔ جو بعد میں جمعیت نظام محبوب کے نام سے موسوم ہوئی۔ جو فوجی بیارکس بنائے گئے تھے ان کی عام بونی بارکس ہو گئی۔ اور یہی سلسلہ نام کا ابھی تک برقرار ہے۔ بارکس منتقل ہونے کے بعد سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ اور رجمنٹ میں سپاہیوں کی تعداد بارہ سو نفوس پر پہنچی۔ اس میں 95٪ یعنی نثراد کے عرب تھے۔

۴۱  
اس رحمنٹ کے کمانڈنگ آفسر عوض بن سعید ابی الیل مرحوم تھے  
اور سکند کمانگ آفسر عبداللہ بن علی ابی الیل مرحوم تھے۔ نارائن ریڈی  
اجیٹن تھے۔ یہہ وپرتی کی رانی سے قرابت رکھتے تھے۔ سعید بن عوض  
ابی الیل لفٹنٹ تھے۔ عبود بن عمر بلبل صوبیدار میجر تھے۔

جناب میر محبوب علی خان آصف جاہ عوض بن ابی الیل کی بہادری  
ایمانداری۔ شجاعت سے متاثر ہو کر جانثار جنگ کا خطاب عطا  
فرمایا۔ ان کا بہت ہی بڑا رتبہ تھا۔ ایسا خطاب آصف جاہی  
خاندان سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ بارکس کے سب سپاہی شاہی  
محلات، خزانوں اور اہم عمارتوں پر نگرانی کے لیے مامور کئے گئے  
تھے۔

بارکس میں سپاہیوں کو نیفارم ڈریس مفت سپلائی  
کے جاتے تھے۔ ڈریس کے دھلوانی کے لیے دھوبی مقرر تھے۔  
سپاہیوں کی درجہ بندی تھی۔ سپاہیوں میں اس نایک۔  
نایک اور دوسرے درجہ میں حوالدار۔ جمعہ دار۔ صوبیدار  
صوبیدار میجر تھے۔ ترقیاں سب کو ان کے کارنامے اور صلاحیت  
اور ستیاری کی بنا پر دی جاتی تھی۔



بڑے عہدہ پر تقرر آرہی ہڈ کو اسٹرس سے ہوتا تھا۔ جمعیت  
نظام محبوب کے کمانڈنگ آفسر کا تقرر اعلیٰ حضرت کی منظوری سے ہوتے  
تھے۔ کمانڈنگ آفسر کے تحت سکند کمانڈنگ آفسر، اجیٹن اور  
کمپنی کمانڈر ہوا کرتے تھے۔ حوالدار اور پے ناک سپاہیوں کی  
تسخوہ اور راشن دیا کرتے تھے۔

راشن میں چاول۔ گہیوں۔ دال۔ گھی۔ لکڑیاں۔ آلو وغیرہ  
سپلائی کئے جاتے تھے۔ یہ سپلائی ہر ایک ماہ میں دی جاتی تھی  
دوران ملازمت کسی سپاہی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے لڑکے  
کو رجمنٹ میں ملازم رکھا جاتا تھا۔ لڑکوں کو سپاہیوں میں بھرتی  
کرنے کے لیے عمر کم ہوتی ان کو لائین باؤنر میں رکھ لیا جاتا تھا۔ ان بچوں  
کو تعلیم دی جاتی تھی۔ آئندہ چل کر یہ اچھے سپاہی ثابت ہوتے تھے۔  
جمعیت نظام محبوب رجمنٹ نے سپاہی گیری اور فوجی تعلیم  
میں اعلیٰ درجہ کے نفوس پیدا کئے۔ یہاں ہی کے ٹرینڈ اسٹاف  
نے آرچی ٹریننگ سنٹر میں استاد کی حیثیت سے کام انجام دیئے۔  
فٹ بال ٹیم میسر م بارکس بہت مشہور تھی۔ اس ٹیم نے کئی مقابلے  
باہر والوں سے جیتے موجودہ فٹ بال گراؤنڈ جو پہلے حمایت صائی گراؤنڈ

کے نام سے موسوم تھا۔ سیکل پولو کے چار مشہور کھلاڑی بارکس میں ہی تھے۔ رجمنٹ کے سپاہی اسپورٹ۔ رسکش۔ ہائی جمپ نشانہ بازی۔ کشتی رانی اور فن سپاگیری میں باہر سے مقابلہ کرتے اور کئی انعام حاصل کرتے موجودہ بارکس کی آبادی تقریباً اسی ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ موجودہ دور میں مٹی کی عمارتیں دیسی کیلو ختم کے جارہے ہیں۔ ان کی جگہ پختہ مکانات آر۔ سی۔ سی اور انگریزی کیلو کے مکان تعمیر کئے جارہے ہیں۔ جو فوجی بیمار کس آفس کو اٹر گارڈ، دو خانہ اور دوسری عمارتیں اس سنٹرل ریزرو پولیس فورس کے تحت آچکے ہیں۔

## جمعیت نظام محبوب کا یونیفارم: اس رجمنٹ کو ڈریس کے علاوہ

فل ڈریس سپلائی کیا گیا تھا۔ یہ اودھ رنگ کا ڈریس بہت ہی خوبصورت ہوا کرتا تھا۔ سر پر رومی ٹوپی جس پر جمعیت نظام محبوب کا مالو گرام لگا ہوا ہوتا تھا۔

دیگر فوج میں یہ رجمنٹ آسانی سے معلوم کی جاتی تھی۔ اس کے بٹن جو پتیل کے ہوتے سامنے اور شولڈر پر بھلے

معلومات ہوتے تھے۔ یہ ڈریس عموماً اعلیٰ حضرت کی سالگرہ پر پہنا جاتا تھا۔ اور اس رجمنٹ کی دعا یہ ترانہ جو بیگ پاسپ پر ترنم کے ساتھ بجا یا جاتا تھا۔ انتہائی خوبصورت انداز ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان آصف جاہ کی وصیت کے مطابق بارکس ہی کی رجمنٹ عربوں نے ہی ان کی تدفین کا انتظام کیا۔

تعلیم بارکس میں :- بارکس میں فوجی چھاونی کے دور میں دو مدارس تحتانیہ

ایک لڑکوں کے لئے دوسرے لڑکیوں کے لئے تھے۔ جس میں چہارم تک تعلیم دی جاتی تھی۔ تعلیم مفت دی جاتی تھی۔ مدرسین رجمنٹ کے ملازمین ہی ہوتے تھے۔ چہارم کالورڈ امتحان ہوتا تھا۔ یہ اسکول محکمہ تعلیمات سے منسلک تھے۔

چہارم کی کلاس پاس کرنے کے بعد آگے تعلیم کے لئے شہر دوسرے اسکولوں میں داخل لینا پڑتا تھا۔ بارکس میں بچے زیادہ تعلیم حاصل نہ کر سکے ان میں تین وجوہات ہو سکتے تھے۔  
(۱) اس دور میں تعلیم عام نہیں تھی۔

(۲) چہارم پاس کرتے کے بعد شہر کے دوسرے اسکولوں میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ یہ اسکول بارکس کے فاصلہ پر تھے۔ جانے آنے کا مسئلہ روز بچوں پر نگرانی مسلہ اور روز جانے آنے کے اخراجات کا بوجھ تعلیم اخراجات کا بوجھ۔

(۳) جوڑکے جوانی پر آجاتے ان کو آسانی سے جمعیت نظام محبوب میں سپاہی کا کام مل جاتا تھا۔ لیکن اب یہ باتیں نہ رہیں والدین کو بھی بچوں کی تعلیم دلانے کی رغبت ہو گئی ہے۔ بچے بھی تعلیم کی طرف بہت رجوع ہو رہے ہیں۔ اب بارکس میں سرکاری اسکول دو مدارس میں طلبات کو فوقانیہ میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے۔ بد قسمتی سے سرکاری مدارس میں مدرسین کی کمی ہے۔ خاص کر ریاضی سائنس۔ انگریزی اور تلگو کے لئے حکومت اس بار میں توجہ دیتی ہے۔ لیکن کم عوامی نقطہ نظر سے غوامی جستجو کا محسوس ہونا۔ ایک جہز ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرات میر عثمان علی خان آصف جاہ کے زمانے میں تعلیمات کے بڑے اسکالرس یہ محسوس کئے تھے۔ تعلیم ماوری زبان میں میٹرک تک دی جائے۔ تاکہ بچوں کو سمجھنے

میں آسانی ہو۔ دورہ حاضر میں یہ احساس کم ہو گیا۔

اب والدین اپنے بچوں کو تعلیم کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ الحمد للہ اس وقت کافی بچے میٹرک انٹرمیڈیٹ اور گریجویشن کر چکے ہیں۔ بعض فنی تعلیم بھی حاصل کئے ہیں۔

بارکس کے قریب دجوار میں دینی مدارس بھی کام کر رہے ہیں۔ مثلاً جامعہ الحنات۔ جامعہ دارلہدیٰ۔ مدرسہ سبیل اسلام مدرسہ البیہ جمعیت الشافعیہ۔ اسکول شباب کیٹی۔

الفاروق ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ جمعیتہ الیمینہ بالمفرد میں عربی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

مجموعی اعتبار سے بہ نسبت ماضی حال میں کافی تبدیلیاں تعلیم کی طرف ہو گئی ہیں تعلیم کے ساتھ بھی فنی تعلیم کی طرف تھوڑی توجہ باقی ہے

دوسرے مدارس :- سات مدارس انگلش میڈیم

کے چل رہے ہیں۔ محکمہ تعلیمات

سے مسئلہ ہیں۔ ان میں چند مدارسوں میں میٹرک تک تعلیم دی

جاتی ہے۔ اور ان مدارس سے بچوں کی تعلیم میں اچھا اسٹانڈرڈ رہا ہے

عربی تعلیم :- اکثریت قرآن پڑھنا جانتے ہیں اور عام عربی سمجھ لیتے ہیں۔ اردو پڑھنا لکھنا جانتے ہیں

لکاش کے عربی بات چیت کا ماحول زیادہ ہوتا تو شاید یہ لوگ کبھی پیچھے نہ رہتے۔ یہی حال دوسرے کئی تہراد باشندے جو سابقہ حیدرآباد نظام اسٹیٹ میں مقیم رہے رہا۔

معاشی مسائل :- بارکس ایک فوجی چھاؤنی تھی جب تک نظام اسٹیٹ باقی رہا۔ یہاں کے باشندوں کے لئے کوہی معاشی مسائل نہیں تھے۔

حیدرآباد میں پولیس ایکشن سپر ۱۹۴۸ء کے بعد حیدرآباد آرہی ختم کر دی گئی۔ پھر بھی میر عثمان علی خاں آصف جاہ نے اس میسرملائن یا بارکس رجمنٹ کو صرف خاص (خانگی) میں ختم کر لیا۔ صرف خاص میں تنخواہ بہت ہی کم تھی معاشی مسائل پیدا ہونے لگے۔ میر عثمان علی خان آصف جاہ نے عرب کی شجاعت۔ کردار۔ ایمانداری کا خیال کرتے ہوئے۔ بہت سے نوجوان کو خازنوادری میں لے لیا۔ اس طرح نظام نے معاشی۔ تعلیمی۔ طبیقی۔ شادی بیاہ رہائش کی سہولت سے سرفراز فرمایا۔

جس سے کچھ طبقے کے نفوس کو سکون ملا۔ موجودہ آبادی کا خیال کرتے ہوئے۔ سوائے چند نفوس کے اور بہت سے معاشی مسائل سے دوچار ہیں۔ سرکاری ملازمت ملتی ہی نہیں۔ کاروبار کے لئے سرمایہ کمی ہے۔ اور ساتھ ہی تجارت کا تجربہ کم ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس بستی ان حالات میں بھی لوگ امن سے رہتے ہیں۔ چند لوگ یمن، سعودی عربیہ، خلیج کی طرف طلب معاش کے لئے سفر کئے اس سے بھی کچھ نفوس کے مسائل حل ہوئے۔

**صحت اور صفائی**۔ بدیر سے صفائی کا انتظام ہے۔ لیکن جیسا ہونا چاہیے نہیں ہے ہی مسئلہ اطراف بلدہ کے دوسرے مقامات پر بھی ہے۔

بارکس اونچے مقام پر ہے گھر کھلے اور صاف میں مکانات میں جام اور انجینئر کے درخت ہیں۔ ہوا صاف ہے چونکہ بارکس میں کوئی فیکٹری وغیرہ نہیں ہے۔ سرکاری دواخانہ ایلوپتھی اور ایک سرکاری یونانی دواخانہ ہے۔ ان دواخانوں میں جیسا انتظام ہونا چاہیے نہیں ہے۔ خانگی ڈاکٹر س اور لیڈ می ڈاکٹر س ہیں لیکن اکثر ایم، بی، بی ایس

ہی ہیں کوئی اسپتال نہیں ہے۔ رات میں دونوں سرکاری  
دواخانہ بند ہو رہے ہیں۔ اور جو ڈاکٹر شہر سے آتے ہیں۔ وہ شام  
میں واپس چلے جاتے ہیں۔ اچانک کوئی حادثہ ہو جائے یا لیڈیز  
کے لیے ضرورت ہو تو دور فاصلہ پر شہر کے دواخانہ کو لے جانا پڑتا۔  
اور یہ شہر کا فاصلہ مختلف خانگی دواخانہ کا ۷ یا ۸ کیلو میٹر دور پڑتی  
ہے۔ اس کے اخراجات کا بوجھ بھی پڑتا۔ اور پریشانی بھی ہوتی  
ہے۔ بلدیہ کے جانب سے دودھ گھر کھولا گیا ہے۔ جہاں بچوں  
کو پولیو وغیرہ کے ٹھیکہ دے جاتے ہیں۔ صحت اور صفائی کے اعتبار  
سے اور توجہ درکار ہے۔

**تہذیب اور تمدن :-** بارکس میں عربی تہذیب موجود ہے  
خواتین سختی سے پردے کی پابند

ہیں۔ لوگوں کا رہن سہن عربی طریقہ پر ہے۔ بارکس میں عام طور پر مردوں  
کا لباس منگی اور کرتہ ہے۔ لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم نہ ہونے کی وجہ یہ ہیں  
(۱) بارکس میں کوئی کالج نہیں ہے۔

(۲) شہر اور دور کے مقامات کو بھیجنے کے لیے خاص کر لڑکیوں کو ان کی  
نگراہی اور اخراجات کا بوجھ ہے۔ پھر بھی لڑکیاں میٹرک تک اچھے درجہ



سے کامیابی حاصل کی ہیں۔ ۹۹ فیصد لڑکیاں قرآن اور دینی علوم سے واقفیت رکھتی ہیں۔ گھروں میں کھانے پینے کا ماحول بھی عربی طریقہ پر ہے۔ ہر ایک اپنے عربی خاندان اور آباد و اجداد کی عربی تاریخ سے واقف ہے۔

عربی سادگی موجود ہے۔ سب آپس میں بھائیوں کی طرح ملتے ہیں۔ بزرگوں کا ادب برقرار ہے۔ بڑے درجے اور چھوٹے درجے کا سوال نہیں کئی ایک مقامات پر مل جل کر کھایا کرتے ہیں۔ مہمان نوازی عرب کی برقرار ہے۔ کوئی اجنبی ملنے آئے تو اپنے ساتھ لے کر کھایا کرتے ہیں۔

**ملک لاٹبریری** :- بلدیہ حیدرآباد کی جانب سے ایک لاٹبریری قائم کی گئی ہے۔ یہاں پر

روزانہ اردو اور انگریزی اخبارات آتے ہیں جس سے عوام کو سہولت ہو گئی ہے ہر روز کے حالات سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ لاٹبریری اخبارات کے حد تک ہے۔ اس کا وقت بھی مختصر ہے۔ عوام کی جانب سے اگر کوئی عوامی لاٹبریری قائم ہو تو اس میں دینی کتابیں اور معلوماتی کتابیں رکھی جاتی تو عوام الناس کو اور زیادہ

فائدہ ہو سکتا ہے۔

سماجی بہتری اسکے لیے غیر سیاسی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جو حسب ذیل ہے۔

- (۱) سبیل الخیر
- (۲) مساجد کمیٹی
- (۳) عرب ایجوکیشنل بورڈ
- (۴) خیر سپلائینگ کمیٹی
- (۵) جمعیتہ الیمیہ بالہند
- (۶) جمعیتہ الخیریہ
- (۷) فٹبال السوسی ایشن
- (۸) یوتھ السوسی ایشن
- (۹) شباب کمیٹی
- (۱۰) سبیل الخیر

بارکس کے عوام کی جانب تقریباً ۲۴ سال قبل یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ ہر گھر سے سالانہ کچھ چیزہ لیا جاتا ہے۔ اور غریب لوگوں کے اموات کی تجہیز و تکفین اس ادارہ کی جانب سے کی جاتی ہے۔ اس کچھ ایک باڈی بنادی گئی ہے۔ ہر تین سال میں انتخابات کروا کر صدر معتمد

خازن منتخب کیا جاتا ہے۔ اسی ادارہ کے تحت مدرسہ حفاظ اور عصری تعلیم کے لئے مدرسہ خیر العلوم قائم کیا گیا ہے۔

مدرسہ حفاظ سے کافی تعداد میں بچے حفظ تکمیل کئے ہیں  
**(۱۲) مساجد کمیٹی :-** بارکس کی مساجد کے لئے کمیٹی موجود ہے جو مساجد کی نگرانی کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں

صدر، معتمد، خازن ہوتے ہیں۔

**(۱۳) عمر بیکو کیشنل بورڈ :-** یہ بورڈ عوام منتخب کرتی ہے۔ اس میں بھی صدر، معتمد، اور خازن

ہوتے ہیں۔ یہ بورڈ سبیل الخیر کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔ اس بورڈ کے تحت ایک اسکول خیر العلوم کے نام سے چل رہا ہے، جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو عصری تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ مدرسہ محکمہ تعلیمات سے ملتا ہے۔

**(۱۴) خیر سہا انیک کمیٹی :-** یہ کمیٹی عوام کو شادی بیاہ اور دوسرے تقاریب میں برتن پکوان

کے لئے اور دوسرے چیزیں خیمے، دیگچیاں اور فرشتی وغیرہ۔ سپلائی کرتے ہیں۔ جسکا کرایہ عموماً دوسرے سپلائنگ کمپنیاں

سے بہت کم ہوتا ہے جس کی وجہ عوام پر بہت کم بوجھ پڑتا ہے  
**(۵) جمعیتہ الحضریہ بالہند :-** اس ادارہ کی ابتدا  
 ۱۹۶۷ء میں ہارکس حیدر آباد

میں علی میں لائی گئی۔ اس کا نام جمعیتہ الحضریہ بالہند رکھا گیا۔  
 ابتداً بچوں کو عربی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ ادارہ گورنمنٹ حیدر آباد  
 اندھرا پردیش میں ۱۹۸۱ء میں جمعیتہ الیمینہ بالہند کے نام سے رجسٹر  
 کر دیا گیا۔ ابتداً میں جب ذیل نفوس موجود تھے۔

(۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب

(۲) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب

(۳) جناب جعفر بن احمد کثیری صاحب

(۴) جناب طیب بن عبد اللہ با جابر صاحب

(۵) جناب شیخ صالح با وزیر صاحب (جو عدن میں تھے)

(۶) جناب سعید بن عامر الجعیدی صاحب (جو مکہ میں تھے)

(۷) جناب سعید جابری صاحب

(۸) جناب ابوبکر بن علی بانقلا صاحب مرحوم

(۹) جناب سعید بن عبد اللہ با حمید الیہج مرحوم

(۱۰) جناب محمد بن حسن بن شجبل صاحب مرحوم

(۱۱) جناب علی بن سعید العامری صاحب مرحوم

(۱۲) جناب احمد بن سعید با سلیمان صاحب مرحوم

(۱۳) جناب حبیب سالم بن محمد الطاس

(۱۴) جناب محمد بن سلطان بن محفوظ مرحوم

(۱۵) جناب صالح بن سعدی صاحب

(۱۶) جناب احمد بن علی جابر صاحب مرحوم

(۱۷) جناب مبارک بن عبد اللہ عثمان صاحب

(۱۸) جناب سالم بن محمد بن حمید صاحب مرحوم

اس ادارہ کی ایک مستقل باڈی بنادی گئی ہے۔ صدر، نائب صدر،  
معمد، خازن، مجلس شورائی بھی بنادی گئی ہے۔ باڈی کا انتخاب  
ہر تین سال میں کیا جاتا ہے۔ ایک عربی مدرسہ اس جمعیت کے  
تحت قائم کیا گیا ہے۔ عربی مدرس کو تنخواہ دی جاتی۔ باقی  
صدر، نائب صدر، معمد، خازن بغیر کسی معاوضہ کے کام کرتے ہیں۔  
۱۹۸۱ء میں جنرل باڈی میں فیصلہ کیا گیا۔ ہر کمی نثراد کے  
لوگوں کو ان کی طلب یر کمی تعریف کی سرٹفکیٹ دی جائے۔

اس تجویز کو یمنی سفارت خانہ میودتی نے قبول کر لیا  
 اجر اگر نامزد کے گئے۔ یمنی نثراد سرٹفکیٹ کے لئے کچھ فیس مقرر کی  
 گئی تاکہ آفس کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ یعنی آفس کا کرایہ  
 عربی پڑھاتے والے استاد کی تنخواہ۔ آفس سکرٹری کی تنخواہ  
 اور آفس بوائے کی تنخواہ اور اسٹیشنری وغیرہ کے اخراجات کے لئے  
 یمنی نثراد کی تصدیق کے لئے دو ارکان جمعیتہ الیمینہ بالہند سے مقرر کئے گئے  
 جناب علی بن عمر بابل کا محقق تعریف مقرر کئے گئے۔

(۱۱) جناب مبارک بن عبداللہ عثمان تصدیق کے لئے۔ چند دن  
 مرحوم سعید بن عبداللہ باحید نے بھی یمنی نثراد باشندوں کی تصدیق کا  
 بٹا جعفر بن احمد کثیری بھی تصدیق کیا کرتے تھے۔ جمعیتہ الیمینہ بالہند  
 سے دوسرے ٹفکیٹ ایک عرب اور دوسری انگلش اجراء کئے جانے لگے  
 یمنی نثراد تعریف کی سرٹفکیٹ سے یمنی باشندوں کو سفارت خانہ  
 یمنی سے ویزے حاصل کرتے اور سفر کرنے کے لئے سہولت ہونے لگی  
 جو اصحاب یمنی شہادت جمعیتہ الیمینہ بالہند سے لے کر یمن گئے۔ وہاں  
 جانے کے بعد اس شہادت کی بنائمان کو وہاں یمنی پاسپورٹ حاصل  
 کرنے کی سہولت ہوئی۔

۱۹۸۱ء میں یہ ادارہ جمعیتہ الیمینیۃ بالہند گورنمنٹ میں رجسٹر کرانے کے بعد حسب ذیل باڈی کام کرتی رہی۔

- (۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب صدر
  - (۲) جناب جعفر بن احمد الکیشری نائب صدر
  - (۳) جناب سعید بن عبد اللہ باحمید نائب صدر (مرحوم)
  - (۴) جناب احمد بن عبد اللہ العمودی صاحب مرحوم معتمد
  - (۵) جناب شیخ عبد الرحیم بن سعید باوزیر صاحب نائب معتمد
  - (۶) جناب حبیب سالم بن محمد العطاس خازن
- موجودہ باڈی ان نفوس پر مشتمل ہے :-

- (۱) جناب محمد بن صلاح القعیطی صاحب صدر
- (۲) جناب جعفر بن احمد الکیشری صاحب نائب صدر
- (۳) جناب عثمان بن سعید باعثمان معتمد
- (۴) جناب حامد بن خلیفہ خازن
- (۵) جناب علی بن عمر بابلیل صاحب (محقق تعریف)
- (۶) جناب مبارک بن عبد اللہ عثمان (برائے تصدیق)

## ممبر عاملہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) جناب سعید بن عمر باعوم صاحب

(۲) جناب شریف غالب بن یکانی صاحب

(۳) جناب طیب بن عبداللہ با جابر صاحب

(۴) جناب عاصم بن سعید با سلام صاحب

(۵) جناب عامر بن حسن بن زیاد صاحب

(۶) جناب عبداللہ بن عمر شیبی صاحب

(۷) جناب خالد بن عبدالرحیم با وزیر صاحب

یمنی گورنمنٹ نے بھی بدرلیعہ یمنی سفارت خانہ دہلی سے تھوڑا سا تعاون کیا تھا۔ آفس اسٹینڈری کے لئے۔ اس ادارہ کا استحکام زیادہ تر حضرات سطلال بن عبدالعزیز السعودیہ کے سر ہے۔ یہ بارکس کو اکوٹیر کے آخری ہفتہ ۱۹۸۱ء تشریف لائے۔ اور دلچسپی سے یمنی نثر ادا بشندوں کے حالات معلوم کئے۔ دیرھ لاکھ روپیہ بطور عطیہ اس ادارہ کو دیا۔ یہ ادارہ ان کا اور حکومت سعودیہ کا بڑا ممنون ہے۔ اس ادارہ کو کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے۔ اس لئے وسیع کام کرنے میں رکاوٹیں



پیدا ہوتی ہیں۔ الحمد للہ سب ارکان مل کر اس ادارہ کو برابر قائم رکھے ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ سب کی یہی کوشش ہے کہ اس کے تحت عربی مدرسہ کو زیادہ وسعت دیں جمعیتہ الیمینہ بالھند کے مدعو کرنے پر کئی بار سفیر یمنی نو دلی سے بار کس آئے۔ اور حالات کا جائزہ لیا۔ یمن نے پارلمنٹ ممبر بھی جمعیتہ الیمینہ بالھند بار کس آئے تھے۔ اور کئی وزراء یمن کے جمعیتہ الیمینہ بالھند بار کس آئے۔

جمعیتہ الیمینہ بالھند بار کس اپنا ربط سماجی سفارت خانہ نو دلی سے قائم کئے ہوئے ہے۔ بعض وقت جمعیتہ الیمینہ بالھند کے ارکان خود دلی جاتے ہیں۔ اور سفیر الیمینہ کو یادداشت پیش کرتے ہیں۔ بعض وقت سفیر کو بار کس بلاتے ہیں۔ برہ کیف اس ادارہ کے قائم ہونے سے یہاں ہندوستان کے یمنی نثر اد اور جمہوریہ الیمین کے مابین واسطہ توسط سفارت خانہ قائم ہو گیا ہے۔ یمنی سفیر نو دلی کو یادداشت بھی پیش کی گئی ہے۔ اور اپیل کی گئی ہے۔

- (۱) یمن کے عربی اخبار جمعیتہ الیمینہ بالھند کو روانہ کریں۔
- (۲) بار کس میں چونکہ زیادہ تعداد میں یمنی نثر اد باشندے آباد ہیں۔ ایک عربی اسکول کھولنے میں مدد کریں۔ اور عربی پڑھانے کے یہ

یمن سے مدرسین روانہ کریں۔

(۳) یمن کونسل آفس حیدرآباد میں قائم کریں تاکہ یمنی نثراد باشندوں کو زیارتی دیزا ملنے میں آسانی ہو۔ سفارت خانہ دہلی میں اور کونسل آفس بمبئی میں ہے۔ لوگوں کو ان دونوں مقامات پر جانے کے لیے مصدا کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ زیارتی دیزا اور دوسرے سفری غموں میں آسانی ہو سکے۔ یوں بھی یمنی نثراد باشندے حیدرآباد میں زیادہ تعداد میں ہیں۔

(۴) انڈین یمنی نثراد باشندوں کا ایک وفد یمن بلایا جائے تاکہ یہ وفد یمن کے ترقیاتی پروگرام دیکھے اور انڈو یمن تعلقات اور زیادہ بڑھانے کی کوشش کرے اور زیادہ استحکام کیا جاسکے۔

(۵) جب سے شمالی یمن اور جنوبی یمن ایک وحدہ بن گیا ہے۔ الحمد للہ پیٹرول بھی کافی نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ شخصی انٹرویو میں توجہ دلائی گئی ہے۔ انڈین یمنی نثراد باشندے جو تعلیم یافتہ ہیں۔ اور فنی ہیں اور اکثر اور غیر سبز مزد ان کو اپنے آبا و اجداد کے وطن سے زیادہ توقعات میں اور حالات سازگار مہجانیں تو ملازمتوں کے میزوں میں ان انڈین یمنی نثراد باشندوں کو ترجیح دیں۔

اب اس ادارہ کو وسعت دینے کے لیے اضلاع آندھرا پردیش

اور اضلاع مہاراشٹر (سابق اضلاع نظام اسٹیٹ) اضلاع کرناٹک (سابق اضلاع نظام اسٹیٹ) گجرات اور دیگر مقامات پر جہاں پر کمینی نثر اد باشندے ہیں ان سے بھی روابط پیدا کرنی کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(۶) جمعیتہ الخیریہ (ویل فراسوسی ایشن) :- سماجی بھلائی کے لیے یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے ادارہ کی بھی ایک باڈی بنادی گئی ہے۔ صدر نائب صدر معتمد خازن بنائے گئے ہیں۔ توقعات ہیں کہ آئندہ یہ ادارہ سماجی بھلائی کے لیے زیادہ کام کرے گا۔

فٹ بال اسولیشن :- بارکس میں کافی وسیع فٹ پلے گراؤنڈ ہے بارکس کے نوجوان بچوں کو فٹ بال کھیلنے کا بہت زیادہ شوق ہے۔ فٹ بال کے اسولیشن بنائے گئے ہیں۔ نوجوان بچوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ فٹ بال ٹیم انڈیا مختلف مقامات پر مقابلہ کولے جاتے ہیں۔ اور انڈیائی دوسرے ٹیم بھی فٹ بال مقابلے کے لیے بارکس آتے ہیں لوگ بڑی دلچسپی سے فٹ بال کا مظاہرہ دیکھتے ہیں معاضی میں بھی میرم لائن رجمنٹ کے دوران بھی فٹ بال

کالوگوں بہت شوق تھا۔

(۸) یوتھ اسوسی ایشن :- یہ کمیٹی بھی بستی کی فلاح ویہود کے لئے کام کر رہی ہے۔

(۹) شباب کمیٹی :- یہ کمیٹی بچوں کو دینی تعلیم کے لئے کام کر رہی ہے۔

سابقہ حکومت حیدرآباد میں جمعیت عرب کے حسب ذیل اقسام تھے۔

یہ سب کمینی نترادے تھے۔ (۱) جمعیت عرب کو توانی

(۲) نظم جمعیت عرب

(۳) جمعیت نظام محبوب (ایسر لائین)

(۱) جمعیت عرب کو توالی :- یہ خاص کاموں پر مامور تھے۔ اور اکثر پولیس کا تعاون

کیا کرتے تھے۔ اور ان مقامات پر ان کو مامور کیا گیا تھا۔

(۲) انگریزی پڑھانے :- یہ عمارت عابدہ روڈ پر تھی۔ جہاں رگھوناتھ بنک تھا۔ اب وہاں پر

کلیکس بنایا گیا ہے۔ موجودہ وہاں پر باناشو کمپنی ہے۔ اس عمارت میں عرب گارڈ کو توالی کو مامور کیا گیا تھا۔

(ب) منخلانی ٹپہ خانہ :- یہ عمارت عابد پر ہی تھی آج اس جگہ جنرل پوسٹ آفس کی تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں پر بھی عرب گارڈ کو تو الی مامور تھے۔

(ت) پرانہ باغ حمام :- یہاں پر سب اہم عمارتوں پر عرب گارڈ کو تو الی متعین کیا گیا تھا۔

(ث) ریلوے اسٹیشن :- کاجیکوڑہ، ناپیلی، سکندر آباد عرب گارڈ کو تو الی مامور تھا۔ یہ اسٹیشن پر پولیس کا تعاون کیا کرتے تھے۔

(ج) خزانہ عامرہ موتی گلی :- یہ آفس موتی گلی لاڈ بازار میں ہے یہاں پر بھی عرب گارڈ کو تو الی مامور تھا۔ کو تو الی عروب اور نظم جمعیت عروب کے قبواہ خانے حسب ذیل مقامات پر تھے۔ جہاں عرب سکونت اختیار کرتے تھے۔

یہ قبواہ خالوں کی نوعیت بیا رکس جیسی تھی۔ یہاں پر عرب بڑے بڑے جالوں میں سکونت اختیار کرتے اور اندر دیواروں پر ہتھیار بندو قیں تلواریں، لٹکے رہتے تھے ہر ایک سپاہی کی تلوار اور بندو ق علیحدہ ہوتی پکانے کے لیے اور غذا سپلائی وغیرہ کے لیے ان قبواہ خانوں

مرفاشی ہوتے تھے۔ اور یہ بھی سرکاری ملازم ہوتے تھے۔

(۱) خزانہ عامرہ :- یہاں پر تقریباً چار سو عرب مقیم تھے۔

(ب) کبوتر خانہ :- یہاں پر تقریباً چار سو عرب مقیم تھے۔

(ت) پیشچی براق :- یہاں پر تقریباً تین سو عرب مقیم تھے۔

(ث) پرائی جوبلی :- یہاں پر تقریباً پانچ سو عرب مقیم تھے۔

(ج) لکڑ کوٹ :- یہاں پر چار سو عرب رہتے تھے۔

(د) دیوڑھی عیدالجبار :- یہاں پر دو سو عرب مقیم تھے۔

عرب کی ملازمت کے لیے ابتدا میں حسب ذیل افراد تصدیق کیا کرتے تھے۔ (ا) صالح بن عمر بابلیل صاحب

(ب) علی بن سعید بابلیل صاحب

(ت) علی بن عمر بابلیل صاحب (اب یہ جمیعۃ الیمینۃ بالہند میں محقق تعریف ہیں)

انتظامیہ کو تو املی :- چار صدر چاوش ہو کرتے تھے۔

ان کے تحت آٹھ ذیل چاوش - صدر

چاوش کے نائب ہوتے تھے۔ بیس منظر چاوش ایک چیف غرب

گارڈ اور جملہ آٹھ سو جوان تھے۔

نظم جمعیت عروب :- یہ وہ عرب ہیں جن کو بادشاہی  
حملات اور خاص کر نظام اسٹیٹ

کے جملہ سولہ اضلاع - تعلقہ جات اور بعض اہم مواضعات  
خزانوں تحصیلوں پر نگرانی کے لیے مامور کیا گیا تھا۔ سابقہ نظام اسٹیٹ  
کے جملہ اضلاع اورنگ آباد، عثمان آباد، پر بھی نانڈیٹر، بیٹر (موجودہ دور  
میں مہاراشٹر کے تحت ہیں) راجپور، گلبرگہ، بیدر (موجودہ دور میں)  
کوئٹہ کے تحت ہیں، کریم نگر، وزنگل، نظام آباد، تلنگنہ، جوبنر  
میدک، عادل آباد، اطراف بلدہ (موجودہ دور میں یہ آندھرا پردیش  
کے تحت ہیں، ہر ضلع میں اور تعلقہ جات کے تحصیل میں نگران کار مامور  
کئے گئے تھے۔ ذیل چاوش۔ منظر چاوش ان کے تحت

کافی عرب تھے  
سرکاری بینک :- اسٹیٹ بینک حیدر آباد اور اس کے

تحت جتنے بھی بنک اضلاعوں میں تھے۔ سب پر عرب گارڈس نگرانی کیا کرتے تھے۔ ان کی بھی درجہ بندی تھی۔ صدر چاوشس، نائب وغیرہ۔

(۳) جمعیت نظام محبوب :- اس کی تفصیل پیچھے واضح کر دیا گئی ہے

ونپیرتی، استما کور، اگدوال :- موجودہ یہ تینوں تعلقہ ضلع محبوب نگر اندھرا پردیش

کے تحت ہیں۔ پہلے یہ سب رجواڑے تھے۔ ان رجواڑوں میں بھی عرب گارڈس مامور کئے گئے تھے۔ یہ عرب گارڈ خزانوں، محلات اور اہم مقامات کی نگرانی کرتے تھے۔ راجہ مہاراجے عربوں کی خجاعت کردار، اور ایما نڈاری سے بہت متاثر ہوئے۔ یہاں تک کہ بہت سے راجاؤں نے بعض عربوں کو زمین بطور جاگیر عطاء کئے۔ اس زمانہ میں یہ سب عرب راجاؤں کے پاس بہت خوشی سے دل لگا کر کام کیا کرتے تھے۔

یعنی عرب عالم دین حسب ذیل تھے :-



(۱) جناب معلم سعید بن صالح بلاصقہ مرحوم

(۲) جناب شیخ سالم بن صالح باحطاب مرحوم

(۳) جناب شیخ صالح بن سالم باحطاب مرحوم

(۴) جناب معلم شیخ احمد باشر ایل مرحوم

(۵) جناب حبیب عبداللہ بن احمد مدیح (۶) سید ابوبکر بن شہاب العلوی مرحوم

جناب حبیب عبداللہ مدیح مرحوم کو اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان

نے آصفیہ لبریری کی تصحیح اور تحقیق پر مامور کیا تھا۔ حکومت ہند

نے پدم شری کے خطاب سے بھی نوازہ تھا۔ سابقہ حیدر آباد نظام

کی فوج میں بھی عرب بڑے عہدوں پر مامور تھے۔

(۱) جناب ناصر بن عوض ابی ایل کمانڈنگ آفیسر تیسری پلٹن

(ب) جناب بن شیخ ابوبکر بن سالم (حبیب یا جنگ) کمانڈنگ آفیسر اور

اعلیٰ حضرت عثمان علی خاں آصف جاہ کی بیٹی میں رہے

(د) جناب حبیب احمد بن محضار العیدروس چیف کمانڈنگ آفیسر حیدر آباد آرمی

(ت) سید احمد بن عبدالقادر العیدروس بریگیڈیئر آرمی میں رہے۔

(ج) احمد بن عوض ابی ایل سکند کمانڈنگ آفیسر سکند لا نسر علاقہ

ان کے دوسرے عہدوں پر کئی کمینی نتراد عرب لفٹینٹ کرنل صوبید ایجر

صوبیدار۔ جمعدار وغیرہ رہے۔

یمینی عرب کی تصدیق :- ملازمت کے وقت مختلف

جمعدار مختلف محلے اطراف

بلدہ میں تھے اور جو عرب جمیعت میں ملازم ہوتے تھے۔ ان کی تصدیق  
یہی جمعدار کیا کرتے تھے۔

یمینی عرب کی نام ور شخصیات :-

(۱) جناب محمود بن محمد صالح عوفی صاحب کرنل اندھرا پردیش  
میں پیدا ہوئے انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ حیدر آباد میں  
اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے انہی کو ہندوستان کا سفیر بنا کر سعودی  
عرب بھیجا گیا تھا۔ موصوف کے والد محمد بن صالح بن عوض بن علی  
بن عبداللہ بن احمد بن صالح بن محمد عوفی لقب بارہوس ریاست حیدرآباد  
فوج میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔

(۲) جابر بن سالم مصلیٰ مرحوم پروفیسر زیا لوجی عثمانیہ یونیورسٹی  
میں خدمت انجام دے۔

(۳) حبیب محمد الیعدروس کلکٹر تھے بعد میں صوبیدار ہوئے۔

(۴) جناب صلاح بن محسن ایلافی جن کا تعلق ضلع عادل آباد سے ہے ڈپٹی کلکٹر ہے

(۵) احمد بن محضار العیدروس مرحوم سابقہ ریاست حیدرآباد کے چیف کمانڈر آرمی ہے۔

(۶) موجودہ دور میں کئی عرب ڈاکٹر س اور کئی ایڈوکیٹس ہیں۔

## سیاسی شخصیات :-

(۱) سعید بن عبداللہ باحمید الصبح مرحوم صوبیدار میجر تھے۔

(۲) ابو بکر بن علی بامقداد صوبیدار میجر مرحوم

مذکورہ دونوں حضرات بارکس کی رجمنٹ میں صوبیدار میجر کے عہدہ پر فائز رہے دونوں حضرات بلدہ حیدرآباد میں کونسل

رہے۔ دونوں کانگریس پارٹی سے وابستہ تھے۔ اور اچھا رسوخ رکھتے تھے۔ دونوں نے بارکس کی بستی کی صفائی اور صحت اور دیگر امور کے لئے خدمات انجام دیں۔

بینی عرب کے نام اور جمہدار :- یہ عہدہ عرب کو آصف جاہی حکومت

میں دیا گیا اگرچہ یہ عہدہ باظاہر معمولی نظر آتا لیکن اس زمانہ میں یہ عہدہ کی نوعیت فوجی کمانڈنگ آفسر سے زیادہ تھی۔  
تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حبیب صالح بن علوی (یہ زمانہ آصف جاہ ثالث  
سکندر جاہ بہادر کا تھا)

(۲) حبیب عبداللہ بن صالح علوی (یہ زمانہ آصف جاہ ثالث  
سکندر جاہ کا تھا)

(۳) غالب بن محسن الکثری (یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا)

(۴) شیخ احمد بن صالح عبادی المخاطب احمد یار خاں بہر جنگ  
یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا۔ ان کی جمعیت میں ایک  
ہزار عرب ایچس سوار ایک عماری ایک پالکی دو منزلہ میانہ  
ایک زنجیریل اور کافی جاگیر بھی تھی۔ ان کے بیٹے کا نام شیخ حسین  
عبادی تھا۔

(۵) السید محابد عبدالرحمن بن زاہر بہادر تھے۔ اور جلیل القدر عالم  
بھی تھے۔ یہ زمانہ ناصر الدولہ کا تھا۔

(۶) عبداللہ بن علی عوفی المخاطب مقدم جنگ موصوف زمانہ

ناصر الدولہ افضل الدولہ میر محبوب علی خان آصف جاہ کے  
زمانہ میں برسر خدمت رہے۔

(۷) عمر بن عوض بن عبد اللہ القعیطی: شمشیر نواز جنگ  
شمشیر الملک موصوف زمانہ ناصر الدولہ افضل الدولہ میر  
محبوب علی خاں کے زمانہ میں برسر خدمت رہے۔ ان جمعداروں  
نے آصف جاہی حکومتوں میں بڑی شجاعت اور دیانتداری سے  
خدمت انجام دی۔ اس زمانہ کے حالات بہت بگڑے ہوئے  
تھے۔ ہر طرف فتنہ اور افراتفری کا عالم تھا۔ ان جمعداروں نے حکومت  
کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اندرونی اور بیرونی حالات کو قابو میں کیا  
آصف جاہی خاندانوں کی حفاظت حکومت کی حفاظت خزانوں  
کی اور اُمراؤ کی حفاظت سرکاری عمارتوں کی حفاظت بہر کیف  
انہوں نے اطراف بلدہ اضلاع تعلقہ جات مواضع  
ہر مقام پر ہر حالت میں حکومت کا بہت ہی بہاوری اور ایمانداری  
کیساتھ تعاون کیا ان جمعداروں کے تحت کافی عرب ہوتے۔  
گھوڑے سوار ہوتے عرب ہتھیار ہند گرد پ ہوتے ان جمعداروں  
نے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں جو آج تک یاد کئے جاتے ہیں۔

## عرب بحیث قوم اور رعیت :- تاریخ النوایط میں شمس العلماء مولانا شبلی

نعمانی صاحب تقریظ جو تحریر کی گئی ہے۔ قدیم زمانہ میں شخصی سلطنت کے اصول نے فن تاریخ پر بڑا اثر کیا تھا کہ تاریخی تصنیفات میں جو کچھ لکھا جاتا صرف سلاطین کے واقعات اور حالات ہوتے تھے۔ ملک اور قوم کے حالات سے مطلق بحث نہیں ہوتی تھی۔

اس تحریر کو پڑھنے کے بعد اصلیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ بادشاہوں، وزیروں اور اعلیٰ عہدہ داروں اور بڑے شخصیات کی تاریخ زیادہ نمایاں بتائی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک بادشاہ، وزیر، قائد اور ذمہ داراں کے کردار، شجاعت ایمانداری قابل بھروسہ نہ ہو قوم یا رعیت کی صحیح رہنمائی پونا مشکل ہو جاتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ قوم اور رعیت بھی اچھے کردار، شجاعت بہادر ایماندار نہ ہو تو قائد کے لئے بھی دشواری ہو جاتی ہے۔ اس تاریخ میں جتنے عرب قبائل کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کا بھی وقار اس طرح ہے جیسا کہ ذمہ دار قائدین کا ہوتا ہے۔ یہ پہلی جمعہ اردوں کے تحت اور وہ (جیسے رجمنٹ) تھے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) عبداللہ بن علی عولقی المناطی مقدم جنگ

(۲) غالب جہان باز جنگ

(۳) شمشیر نواز جنگ

(۴) شمشیر یاور جنگ

(۵) شمشیر الدولہ

(۶) سیف نوار جنگ

(۷) سیف الدولہ

(۸) بافتح

(۹) عبّادی

(۱۰) ناصر نواز الدولہ

(۱۱) برق جنگ

(۱۲) غالب جنگ

(۱۳) عمر نواز جنگ

ان جمہداروں کے تحت صدر چاوش ہوتے اور صدر چاوش کے تحت ذیل چاوش ہوتے ذیل چاوش کے تحت منظر چاوش ہوتے۔ منظر چاوش کے تحت سپاہی ہوتے۔ سپاہی کی بھی

دو قسمیں ہوتیں۔ (۱) عام سپاہی (۲) منصرم (جیسے کیڈیٹ) ہر آوردہ میں تین سو۔ چار سو کسی میں پانچ سو کے قریب سپاہی ہوتے یہ سب اپنی قومی لباس میں اور ہتھیار بندھ ہوتے۔

یمینی عربوں کا لباس۔ رنگی سبایات (خاص قسم کی رنگی مختلف رنگ کے پٹے ہوتے)

کرتا رنگی میں انشرٹ کیا ہوتا کمر میں چمڑے کا بیلٹ میں دو نیام ہوتے ایک جنبیہ (خنجر خمیدہ نما) اور شفرہ (چھوٹی سکیں) کے لئے ہوتا۔ جنبیہ کاٹ (سرا) ہاتھی دانت یا سینگ کا ہوتا۔ اُس مٹ پر چاندی کی طلائی کا کام کیا ہوا ہوتا۔ کمر کے اطراف ٹسکا (ایک قسم کا مخصوص رومال) بندھا ہوتا۔ سر پر دشمال (ایک قسم کا خاص روحال) پہنا کرتے جس طرح کے پگڑی ہوتی ہے۔ پیر میں چپل یا سینڈل پہنا کرتے۔ مختلف رنگ کے کوٹ پر مشجرہ ڈالا کرتے تھے تلوار اور نچہ (خمیدہ تلوار) بھی عموماً ساتھ رکھتے تھے۔ ڈیوٹی پر بندوق ساتھ رکھتے تھے۔ پہلے بندوق قتیل کے ہوٹے تھے۔ بعد میں ٹوٹے والے بندوق استعمال میں آنے لگے۔ جنگجو قبائل جنبیہ اور شیوخ خنجر کمر میں استعمال کرتے تھے۔



یمنی عربوں کی غذا :- عرب ہر صبح نہار پیٹ قہواہ (آدھی سوکھی سونٹ اور آدھی کافی)

نیبج جن کو مین کہتے ہیں، جوش کیا ہوا پانی میں یہ سفوف ملا کر پیا کرتے یہ قہواہ اعصابی کمزوریوں کے لئے اور سینے سے بلغم اور صفرا دور کرنے کے لئے اور دوسرے کئی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس قہواہ کے ساتھ کھجور بھی استعمال کیا کرتے مرق میں کافی مرچ بھی استعمال کرتے (بکرے کا گوشت اور ہڈیوں کا شوربہ) ہر روز استعمال کیا کرتے۔ مڑ پھی (بکرے کا گوشت کو پارچہ کیا جاتا اس کو اد رک اور لہسن پیس کر لگایا جاتا اور پتھر کو آگ سے گرم کر کے بھونا جاتا تھا۔ یہ غذا ہفتہ میں دو ہفتہ میں ایک بار استعمال کی جاتی۔ عموماً یہ غذا باہر جنگلوں میں جب تفریح کے لئے جاتے تو ضرور استعمال کیا کرتے تھے۔ اس مڑ پھی کے ساتھ لہنبو بھی استعمال کیا جاتا تھا۔

مغضاف :- د بکرے کے آنتوں کو پانی سے صاف کر کے ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنائے جاتے بکرے کا معدہ، کلیجی اور سردان پانی سے صاف کر لیا جاتا۔ پھر اس کے بھی چھوٹے ٹکڑے بنائے جاتے

کچھ آنتوں بشمول معدہ، کلیجی اور سردان کے تکرے ان کو اٹھیر  
 آنتوں سے باندھ کر لینڈے سے بنائے جاتے۔ اور پھر ان پلندوں کو  
 مرق میں ڈال کر اُبال لیا جاتا۔ پھر بعد میں ان کو کھا لیا جاتا۔  
 یہ مغضاب کھانے میں پڑے لذیز ہوتے ہیں میٹھے کا استعمال کم  
 اور گوشت کا استعمال زیادہ کیا جاتا تھا۔

حلیم، ہر لیس اور عسیدر گہیوں کے آٹے میں گوڑ کا شیرا گرم  
 کیا ہوا۔ ملا کر گھوٹا جاتا ہے۔ کافی دیر تک گھوڑنے کے بعد یہ بالکل  
 ملائم ہو جاتا ہے۔ عربستان میں گوڑ کی جگہ کھجور کا استعمال کیا جاتا  
 ہے۔ اس عسید کو اصلی گھئی کے ساتھ کھایا جاتا۔ اب عرب النسل  
 کی غذاؤں کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ صرف عسید چھوڑ کر۔

یمنی عربوں کی چستی اور چالاکی۔ عرب پڑے چست  
 اور چالاک ہوتے

تھے۔ اگر ان کو نیند سے بیدار کرنا ہوتا تو سر کی طرف آواز دینا پڑتا۔

پیروں یا جسم کے کسی حصہ کو چھونے پر فوراً بھڑک اُٹھتے۔

بسا اوقات اپنی کمر پر بندھا ہوا جنبہ بھی کھینچ لیتے اس لئے ان کو بیدار  
 کرنے میں احتیاط برتنا پڑتا تھا۔ کسی پر ظلم برداشت نہیں کرتے تھے۔

بڑے حاضر دماغ ہوتے تھے۔

**یہی شرح**۔ عربوں میں مخصوص طرز کا گانا بجانا ہوتا۔  
گروپ میں سے دو تکڑیاں بنائی جاتی تھیں  
 دونوں تکڑیاں اپنے عربی لباس میں مقابل کچھ فاصلہ پر ٹھہرتے  
 دونوں تکڑیاں گاتے ہوئے۔ اور خاص انداز میں پیروں کو  
 رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب مقابل آجاتے پھر اٹے  
 پاؤں اس انداز میں پیر رکھتے ہوئے واپس ہوتے۔ یہ سلسلہ  
 گاتے ہوتے ہوئے چلتا رہتا۔ درمیان میں مزمعار (دو ڈھول)  
 سے بنی ہوڈبل بانسری جسی جس کی لمبائی ۶ یا ۷ انچ ہوتی) مرث  
 بھی بجا یا جاتا۔ یہ شرح مخصوص اوقات خوشی کے موقع پر کی  
 کی جاتی۔ موجودہ یہی نثر ادب باشندوں میں یہ رواج باقی ہے  
**ضمیمہ**۔ (اظہار مسرت کے لئے انداز تغزل) یہ گروپ  
 کی شکل میں بولا جاتا تھا۔ شادی بیاہ۔ عید  
 کی مسرت میں یا کسی اپنے اعلیٰ افسر کی تہنیت پیش کرنے بولا جاتا  
 تھا۔ اس کے انداز تغزل مختلف ہوتے شجاعت، بھادری۔  
 سخاوت۔ تہنیت وغیرہ

حسب و نسب :- قدیم زمانے سے عربوں میں اس  
کئی خاص اہمیت چلی آ رہی ہے۔ الحمد للہ

آج بھی ان نسلوں میں حسب و نسب کا ضرور خیال کیا جاتا ہے۔  
عربوں میں اپنے نام کے ساتھ آیا و اجداد کی نہ صرف اہمیت  
(ولدیت) کا اظہار کیا جاتا بلکہ قبیلوں کے نام بھی شامل کرنا  
اظہارِ افتخار ہوتا۔ اے دن یہہ دیکھا جا رہا ہے کہ عرب نژاد  
بطور خاص حضارم اپنی پرانی روایات کو متروک کرتے ہوئے  
اپنے نام کے ساتھ اہمیت کو ظاہر کرنا چھوڑ دیئے ہیں۔ یہہ  
روایت نہ صرف حضارم قوم کا امتیاز تھی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اکرامؓ کے نام بھی اہمیت کیساتھ  
پڑھے اور لکھے جاتے ہیں میری گزارش ہے کہ عرب اور حضارم  
اپنی اس روایت کو برقرار رکھیں تو اپنے نام کے ساتھ ان کے آباد  
اجداد کے ناموں کو بھی جانتا آسان ہوگا۔

یعنی نژاد با شندے :- آندھرا پردیش  
مہاراشٹر - کرناٹک

(خصوصاً سابقہ ریاست حیدرآباد کے اضلاع) میں یعنی نژاد

باشندے تقریباً دو لاکھ سے زیادہ ہیں اور اب ان کی قومیت  
ہندوستانی ہے۔ کیرالہ۔ اور گجرات اور کچھ مقامات پر بمبئی نژاد  
باشندوں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں ہے۔

## بمبئی عرب کے اپنے اعلاجات :-

(۱) جسم کے خون کو ایک سال یا دو سال میں ایک بار نکالا جاتا  
طریقہ یہ تھا۔ ایک سوکھی ہوئی سینگ ہوتی جس کا ایک سرا  
بڑا دوسرا سرا چھوٹا ہوتا۔ چھوٹے سرے پر سوراخ کر لیا جاتا۔ دوسرے  
سرے پر بڑا سوراخ ہوتا۔ بڑے سوراخ والے سینگ کو جسم پر رکھ دیا جاتا یعنی جسم کو جہاں  
خون نکالنا ہوتا چسپاں کیا جاتا۔ چھوٹے سوراخ منہ میں لیکر سینگ کے  
اندہ کی ہوا۔ کھینچی جاتی۔ اور چھوٹا سرا بند کر دیا جاتا۔ سینگ  
کا بڑا سرا خود بہ خود جسم کے حصہ سے چسپاں ہو جاتا۔

یہ عمل کرنے سے پہلے جس حصہ کا خون نکالنا ہوتا اس  
جسم کے حصہ پر باریک نشتر مارے جاتے تاکہ خون نکل سکے  
اسی نشتر مارے حصہ پر یہ سینگ چسپاں کر کے خون نکالا  
جاتا عموماً۔ سر کے پیچھے گردن پر بیٹھ پر اور ایسے حصے پر لگایا

جاتا جہاں کا خون نکالنا مقصود ہوتا۔ اس کے کئی فوائد ہوتے ہائی بلڈ پریشر نہیں ہوتا۔ غلیظ خون جسم سے خارج ہوتا اور کئی بیماریوں کیلئے مفید سمجھا جاتا تھا۔

(۲) سردی کے لئے استعمال کیا جاتا۔ مڑ بڑوں چھوٹوں کا چٹایا جاتا۔ اور اس کا لیپ بنا کر سرد ردیا کسی مقام کے درد کو لگا کر آگ سے سیکھا جاتا۔

(۳) پھوٹے پھنسی اور زخموں کی ختنہ کے زخم وغیرہ کے لئے ورش استعمال کیا جاتا۔ اس کا لیپ لگایا جاتا۔

(۴) صبر خون صاف کے لئے اور پیٹ کے بیماریوں کے لئے یہ کھایا جاتا تھا۔ مڑ۔ صبر۔ ورش یہہ حضرت موت (مین) سے لایا جاتا تھا بعد لارڈ بازار حیدر آباد میں سعید بن عبود رمضان اور احمد بن

عبود رمضان حضرت موت سے منگا کر فروخت کیا کرتے تھے۔ ان دونوں کے انتقال کے بعد عمر بن سعید رمضان حضرت موت سے منگایا کرتے۔ عربوں کے لباس۔ لنگی سبایات۔ و شمالیشکے بھی ہیں رمضان والوں فرخت کیا کرتے تھے۔ دوسرے اور بیوپاری بھی تھے۔

عربوں کی مہمان نوازی :- عرب بڑے مہمان نواز

تھے۔ دسترخوان پر

اکیلے کھانا نہیں کھایا کرتے بلکہ کوئی نہ کوئی ان کے ساتھ شریک رہتا۔ یہ رواج عرب نسل میں اب بھی موجود ہے۔

عربوں کے عادات اطوار :- عرب سادگی پسند

تھے۔ ان میں کوئی غرور

نہیں ہوتا تھا۔ کسی کو اپنا دوست بنالیتے تو اس کا ہمیشہ ساتھ دیتے۔ دماغی اعتبار سے بڑے چالاک ہوتے۔ برسوں گزری بات کو اچھی طرح یاد رکھتے۔ سخاوت اور خیرات ان کے ورثہ میں رہی۔

سلام کرنا سلام کا جواب دینا یہ دونوں ان کے

پاس بڑی اہمیت تھی۔ باہر سے آنے والا یا گزرنے والا بیٹھ

لوگوں کو سلام کیا کرتا جیسا کہ حدیث الشریف سے واضح ہے۔

عربوں کی ایمانداری اور شجاعت :- چھوٹا سا

عرب گارڈ

(جن کی تعداد مشکل سے دو یا تین یا زیادہ سے زیادہ چار) ایک

مقام سے دوسرے مقام خزانے لے جایا کرتا تھا۔

کئی سو سال میں بھی کوئی ایسا حادثہ نہیں پیش آیا۔ اور نہ کسی کی کوئی ہمت ہو سکی۔ عرب گارڈ پر حملہ کر سکے۔ جو بھی ذمہ داریاں آصف جاہ خاندان کی طرف سے ان کو سونپھی جاتی عرب اپنی جان دے کر اس کو انجام دیتے۔ شجاعت اور ایمانداری ہی نے ان کا درجہ بلند کیا۔

آصف جاہ خاندان۔ نظام اسٹیٹ کے نوابوں۔ راجہ مہاراجاؤں مہاراشٹرا کے راجاؤں اور گجرات کے راجہ مہاراجاؤں نوابوں۔ کیرالہ کے قدیم حکمرانوں اور کئی ایسی ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے عرب کی شجاعت۔ کردار۔ بہادری۔ ایمانداری سب پسند کر کے عرب کو اپنی ہندوستانی رعیت میں شمار کر لیا۔

عرب کی دین داری۔ عرب واحدانیت و رسالت میں بہت ہی راسخ تھے۔ نماز

باجماعت کا بڑا ہی اہتمام کیا کرتے۔ ان کے قہواہ خانہ قریب عموماً مسجد ہو کرتی تھیں۔ نہ ہونے کی صورت میں قہواہ خانہ میں ہی نماز باجماعت کا اہتمام کرتے۔ جس کی مثال اب بھی بارکس حیدر آباد میں موجود ہے۔



بالکل چھوٹے بچے بھی روزہ رکھنے کا بے حد اہتمام کرتے ہیں  
ایک خاص عادت جو عرب میں دیکھی گئی۔ وہ یہ ہے۔  
اگر دو افراد کسی معاملہ میں جھگڑے تو تیسرا جھگڑا ختم کرنے کے  
لیے کہنا صل علی النبی تو جھگڑا بالکل ختم ہو جاتا۔ قرآن کی تلاوت  
بھی اچھے انداز میں کرتے مساجد میں حزب کا حلقہ ہوتا۔ جو بھی موجود  
رہتے با آواز بلند قرآن کی تلاوت کرتے تاکہ غلطیاں دور ہو سکیں۔  
کیونکہ عرب کو قرآن کی تلاوت پر بڑا عبور حاصل تھا۔

تو کل کے تعلق سے تو آج بھی دنیا کے لوگ عرب کے توکل  
کا اعتراف کرتے جو ان عربوں میں بھی بدرجہ اتم موجود تھا۔  
شادی بیاہ بڑی ہی سادگی سے انجام پاتی۔ پکوان  
خود آپس میں کریتے۔ گھوڑے جوڑے کی رسم آج تک بھی  
ان کے پاس اپنے ناپاک قدم نہ جما سکی۔ تمام امور شریعت  
دائرے میں انجام پاتے

الحمد للہ حالات حاضرہ کا خیال کرتے ہوئے۔ مسلمان  
ان غیر شرعی رسموں کو ترک کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔  
جو ہمارے لئے خوش آئند بات ہے۔ مذکورہ بالا صفحات جو

عرب میں تھیں۔ آج ان کی اولاد میں بھی موجود ہیں۔

عربوں کی نشانہ باری۔ بندوق چلانے میں یہ بڑے ماہر تھے۔ نشانہ پر برابر گولی

چلاتے۔ یہاں تک بندوق چلانے میں مہارت اتنی تھی۔ کہیں کی آواز بھی آجاتی اُس آواز پر برابر نشانہ لگاتے۔ جب یہ چلانے میں ہیں بھی بڑے ماہر تھے۔ ان کا وارہ برابر کارگر ہوتا۔ بعض ایک تلوار چلاتے بعض دو تلوار ایک ساتھ چلا کر حملہ آوروں کو پیچھے ڈھکیل دیتے۔ تلوار چلانے میں ان کے پنیترے (یعنی پانوں) خاص انداز پر رکھتے۔ ان سب کے علاوہ بدو (جو اکثر پہاڑیوں پر رہتے) کنکریاں مار کر کسی جانور کا شکار کرتے۔ اور دشمن آئے اُس پر پشانی یا کپٹی پر کنکریوں سے وار کر کے مار دیتے ایک کنکر دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی پر رکھتے اور اُس کنکر کے اوپر سیدھے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی رکھ کر پھرتی سے کنکر مارتے۔ یہ کنکر جیسے گویا میں پتھر رکھ کر مارا جاتا ہے۔ اس رفتار سے مارا جاتا اور نشانہ جس مقام پر لگتا وہیں جا کر لگ جاتا۔

ان عربوں کی خاص بات یہ تھی کہ اپنے طرف سے کبھی

حلقے کا اقدام نہیں کرتے اور ہمیشہ اپنے دفاع کے لیے ہی ہتھیار چلانے پر مجبور ہو جاتے۔

**آصف جاہ نواب برکت علی خان بہادر پرنس  
مکرم جاہ کا خطاب بارکس میں ۱۳ مارچ ۱۹۹۲ء**  
کو نواب برکت

علی خان بہادر آصف جاہ ثامن پرنس مکرم جاہ کو بارکس میں مدعو کیا گیا تھا۔ بارکس پلے گراؤنڈ پر انہوں نے بہت ہی اچھے انداز میں یمنی عرب کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا عربوں کی تاریخ سے واقف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تالیوں کی گونج میں انہوں نے کہا عرب نہ مہوتے تو یہ ٹوپی میرے سر پر نہ ہوتی۔ خدا کے فضل اور آپ کے تعاون سے ہی یہ مقام حاصل ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ عرب تہذیب اور تمدن کیے رہا جس کی آصف جاہ خانہ ان کے بادشاہوں سکندرا آصف جاہ سے لیکر میر عثمان علی خان آصف جاہ کے زمانہ تک نہ صرف تعریف کی گئی۔ بلکہ ان کو خطابوں سے نوازا گیا۔

**روابطہ جمہوریہ یمن خلیجی ممالک اور سعودی عرب**

ہندوستان کے یمنی نژاد کے باشندوں کے روابط  
توسط سفارت خانہ یمنی نیودہلی اچھے ہیں بہت سے یمنی نژاد  
نوجوان یمن گئے۔ اور وہیں مقیم ہو گئے۔ سب وہاں اچھے ہیں۔ اور  
برسر روزگار ہیں۔ اور ان میں سے اکثر یمنی قومیت بھی حاصل  
کر چکے ہیں۔ کچھ نوجوان خلیجی ممالک بھی گئے۔ وہاں کی قومیت  
بھی حاصل کئے ہیں۔ اور اکثر ہندوستانی قومیت پر ہی قائم  
ہیں۔

سعودی عرب میں بھی بہت سے یمنی نژاد باشندے  
ہندوستانی قومیت سے ہی برسر روزگار ہیں۔ اب تادم ہندوستانی  
یمنی نژاد جو جمہوریہ یمن گئے۔ ان کو برٹش حکومت کا بڑا تعاون  
حاصل رہا۔ عدن اور حضرموت برٹش کے ماتحت تھے۔ دوسری  
جنگ عظیم کے بعد عدن اور حضرموت برٹش کا لونی کے زیرِ سر ہو گئے  
یمنی نژاد افراد جو ہندوستان خاص کر حیدرآباد میں مقیم ہے۔  
ان کو اگر عدن یا حضرموت سفر کرنا ہوتا تو برٹش پروٹکٹریٹ  
پاسپورٹ لینا پڑتا تھا۔ برٹش صائی کشن در اس درخواست روانہ  
کرنے پر وہاں سے پاسپورٹ فارم دستیاب ہوتے۔

ان کو پُر کر کے دو رشتہ داروں کے نام جو عدن یا  
حضرموت میں ہوتے دینا پڑتا تھا۔

یہ کاروائی برٹش ہائی کمشنر مدراس ایک ماہ میں تکمیل کر کے  
بغیر کسی روکاؤٹ کے برٹش پروٹیکٹرٹ پاسپورٹ اجراء کرتا۔  
عدن یا حضرموت جانے یا واپس ہندوستان آنے کیلئے بغیر ویزہ  
کے سفر مونا چونکہ ہندوستان دولت مشترکہ کا ممبر ہے اس لئے  
کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

برٹش کے دور میں برٹش ہائی کمشنر اور برٹش حکومت کا یعنی نثراد  
باشندوں کیلئے بڑا ہی خاطر خواہ تعاون رہا۔ حضرموت  
عدن نومبر ۱۹۶۷ء میں آزاد ہوا۔ دیمقراطیہ الشعبیہ حکومت  
عوامی بنی یہ حکومت نے بھی یمنی نثراد باشندوں کے لئے سہولتیں  
عیں۔ اور پاسپورٹ بھی اجراء کئے۔

۲۲ مئی ۱۹۹۰ء میں شمالی اور جنوبی میں اتحاد کے بعد جمہوریہ  
ممکن نام رکھا گیا۔ جمعیت یمنینہ بالھند بارکس حیدر آباد کی جانب  
سے مبارک بادی کے پیغامات صدر جناب علی عبداللہ صالح  
نائب صدر علی سالم الیض وزیر اعظم حیدر ابو بکر عطا

کے نام روانہ کئے گئے۔ جمعیت لیمنہ بالھند بارکس سے وفد کی شکل میں صدر جناب محمد بن صلاح تعیطی معتمد جناب عثمان بن سعید باعثمان آفس سکرٹری حامد بن خلیفہ و رکن خالد بن عبد الرحیم باذریہ نے سیفر میں جناب محمد بن محمد الحبشیشی سے ملاقات کی اور اتحاد میں پر مبارک باد دی۔ ایک یادداشت پیش کی۔ اور ایک یادداشت سیفر شمالی یعنی جناب یوسف الحویطی سے بھی ملاقات کے بعد پیش کی۔

موجودہ سیفر میں جناب احمد عبیدہ راجح اور نائب سیفر جناب عبد الرحمن احمد الحبشیشی اور عبد الرحمن سالم بن بریک وزیر سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر سال جمعیت کا وفد سفارت خانہ کا دورہ کرتا ہے۔ اور یمن کے حالات سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ اور یمنی نژاد افراد کے حالات اور مشکلات سے سیفر وغیرہ کو واقف کرواتا ہے۔

یمنی نژاد باشندے جو عرب ممالک گئے ہیں بعض اپنی فیملی کے ساتھ مقیم ہیں۔ اور بہت سے یمنی نژاد افراد خاندانی تعلقات ہیں۔ ہر سال دو سال بغرض ملاقات ہندوستان

آیا جایا کرتے ہیں۔ اکثر یمنی نثر ادب جو ممالک میں مقیم جن کے بچے وہاں مدارس میں پڑھتے ہیں۔ عربی زبان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہاں مقیم یمنی نثر ادب افراد کے بچے جو حیدرآباد اور اضلاع میں رہتے ہیں۔ عربی زبان سے محبت اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور کچھ عربی زبان سمجھتے اور بولتے اس کی وجہ قرآن پڑھنے سے واقف ہیں۔ جس کی وجہ انہیں عربی بول چال میں دشواری نہیں ہوتی۔

## عرب کے عام معاشی مسائل :- ستمبر ۱۹۴۸ء

ریاست حیدرآباد میں پولیس ایکشن ہوا۔ نظام حیدرآباد کی حکومت ختم ہو گئی۔ اور ساری ریاست حیدرآباد انڈین یونین کے تحت ہو گئی۔ حالات بالکل بدل گئے ریاست حیدرآباد کے سولہ اضلاع میں۔ (۱) اطراف بلدہ (۲) محبوب نگر (۳) راجپور (۴) گلبرگہ (۵) وزنگی (۶) نظام آباد (۷) ناندیڑ (۸) پر بھیڑی (۹) اوڑنگ آباد (۱۰) کریم نگر (۱۱) میرٹ (۱۲) عادل آباد (۱۳) بیدر (۱۴) میدک (۱۵) عثمان آباد (۱۶) نلگنڈہ۔ ان میں مختلف اضلاع آندھرا پردیش، مہاراشٹرا

اور کرناٹک میں تقسیم ہو گئے۔ ضلع نانڈیڑ۔ پر یعنی۔ انڈنگ آباد  
عثران آباد۔ بیڑ۔ مہاراشٹر اس ضلع میں ہو گئے۔

ضلع بیدر۔ گجرات اور راجپور۔ کرناٹک میں ضم ہو گئے۔

باقی اضلاع آندھرا پردیش میں ضم ہو گئے۔ یہ تقسیم زبان کی بناء  
پر کی گئی۔ مہاراشٹر میں مرہٹی۔ کرناٹک میں کنڑی اور آندھرا پردیش  
میں تلگو زبان پوریس ایکشن کے بعد بعض عرب جو یہاں ہندوستان  
میں رہنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ حضرموت میں چلے گئے۔ تقریباً دو

پانی کے جہاز فل بھرے ہوئے یمنیوں کو بمبئی سے لے کر عدن چھوڑ  
دے۔ ان کے جانے کا بندوبست جناب حبیب احمد العیدروس  
سابقہ کمانڈنگ آفسر حیدر آباد آر می نے کیا۔ نظام حیدر آباد  
نے ان کے اخراجات کا بندوبست کیا۔

ان سولہ اضلاع میں جتنے بھی عرب تھے۔ اکثریت فوج  
میں ملازم تھے۔ پولیس ایکشن کے بعد فوج ختم کر دی گئی۔ جیسے عرب  
ملازم تھے۔ اور جن کی سرویس تھی ان کو وظائف دیئے گئے۔ جن کی  
سرویس کم تھی۔ ان کو کچھ بھی نہیں ملا۔ ان عربوں کی آمدنی کا  
ذریعہ محدود ہونے لگا۔ تعلیم تجارت، زراعت کی طرف



کم عرب مائل تھے۔ یہی وجہ تھی پوس ایجنٹ کے بعد عرب کافی پریشان ہوئے۔ سابقہ حیدرآباد کے اضلاع کی سبانی بنیاد کی تقسیم کے بعد عرب منتشر ہو گئے۔ کافی عرصہ گزرنے کے بعد نوجوان یمنی نژاد عرب ممالک خلیج، یمن اور سعودیہ سفر کے بغرض معاش بعض کو خاندانوں کی پنیوں سے روزگار ملا۔ بعض اپنی خودی کی کوشش سے روزگار حاصل لے۔

یہ نوجوان بچے اپنے اپنے خاندانوں کی مدد کرنے لگے اس سے چند لوگوں کے معاشی مسائل کچھ حد تک سمجھ گئے۔ لیکن اب بھی مجموعی اعتبار سے ان لوگوں کے حالات بھی خاطر خواہ نہیں ہیں اکثریت طبقہ ابھی بھی معاشی مسائل پریشان ہے۔

اگر یہ لوگ دینی تعلیم عربی تعلیم عصری تعلیم اور فنی تعلیم کی طرف توجہ دیں تو کسی حد تک معاشی مسائل پر غالب آسکتے ہیں

ہو نہار طالب علموں کے لئے سرمایہ کی کمی کا سوال بھی ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں اگر سماجی کمٹیاں متحد ہو کر کام کریں۔ تو انشاء اللہ اس کا بھی کوئی حل نکل سکتا ہے۔

اسلام کی تبلیغ :- عربوں نے تبلیغ اسلام کے لئے بھی بہت

کام کے ہیں۔ خاص کر سادات جو عراق سے آئے۔ اور حضرموت (جنوبی یمن) سے آئے۔ انہوں نے سندھ۔ گجرات۔ حیدر آباد۔ کیرالہ۔ کلکتہ اور برما۔ سری لنکا کے کئی علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لیے کام کیا۔

سورت میں محمد بن عبداللہ العیدروس۔ دکن میں سید جعفر الصادق بن علی زین العابدین اور تنگ آباد، مہاراشٹر میں السید ابوبکر بن احمد بن حسین بن عبداللہ بن الشیخ کالی کٹ میں سید مجاہد بن عبدالرحمن بن الزاھر مقیم رہے اور بعد میں سری لنکا بھی گئے۔ انہوں نے بعد میں کلکتہ میں بھی قیام فرمایا۔ کلکتہ میں السید عبداللہ بن علوی بن حسن بن علی بن احمد بن صالح آئے۔ بڑے عالم تھے۔ تبلیغ فرمائے۔ برما کے کئی شاگرد آپ کے پاس موجود تھے۔ غیر سادات جو یمنی نثراد سے تھے تبلیغ اسلام کے لیے کام کئے۔

جمہوریہ الیمن میں پیڑوں کا نکلنا۔ اب چونکہ شمالی یمن اور

جنوبی یمن ایک ہو گیا ہے۔ اب موجودہ نام جمہوریہ الیمن بن گیا ہے

وہاں پر پٹرول بھی کافی نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ بموجب اخبار

الایام مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۳ء مور نق ۹ صفر ۱۴۱۴ھ یمن

میں کافی پٹرول نکل چکا ہے۔ اور پائپ لائن کا کام بھی مکمل

ہو چکا ہے۔ اس کا افتتاح ۲۶ ستمبر اور ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو

سرکاری طور پر کیا گیا۔ انٹرنیشنل بینک بھی یمن کو تعاون کے لیے

تیار ہو چکا ہے۔ جب سے یمن ایک ہو گیا ہے۔ یعنی عوام کو زیادہ

توقعات ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہندوستان کے یمنی نژاد و تعلیم

یافتہ اور فنی تعلیم یافتہ باشندوں کے لیے بھی آئندہ توقعات

بڑھ جائیں گے۔

بہ

## شجرہ اعلیٰ حضرت

نظام کا اس لیے واضح کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ عرب اصفیٰ ہی

بادشاہوں کے بہت قریب رہے۔

# شجرہ نسب اعلیٰ حضرت نظام

عابد قلی خان

فیروز جنگ

نظام الملک آصف جاہ اول ۱۷۱۲ تا ۱۷۸۷ء

غازی الدین ۱۷۲۸ تا ۱۷۵۰ء ناصر جنگ دوم صلابت جنگ نظام علی خان بسات جنگ دخت مظفر جنگ دوم ۱۷۵۰ء

سکندر جاہ ۱۸۰۳ تا ۱۸۲۹ء

ناصر الدولہ ۱۸۲۹ تا ۱۸۵۷ء

افضل الدولہ ۱۸۵۷ تا ۱۸۶۹ء

میر محبوب علی خان آصف جاہ ۱۸۶۹ تا ۱۹۱۱ء

میر عثمان علی خان آصف جاہ ۱۹۱۱ تا ۱۹۶۷ء

چندولال صدر المہام ۱۸۳۲ تا ۱۸۴۳ء

۱۰ شعبان ۱۲۵۹ھ میں ناصر الدولہ نے چندولال کو معزول کر دیا انکی جگہ ان کے برادر بنی راجہ رام بخشی بہادر صدر المہام ہوئے۔ چندولال راجہ ٹوڈر مل (اکبر کے نورتن میں سے تھے) کی فیملی سے تھے۔ کشن پرشاد۔ ۱۹۰۱ تا ۱۹۱۲ء ان کے جانے کے بعد سالار جنگ سوم وزیر اعظم بنے۔ ۱۹۱۴ء میں سالار جنگ سوم نے استعفیٰ دے دیا۔

## سالار جنگ اول ۱۸۲۹ء تا ۱۸۸۳ء :-

ان کا نام تراب علی خاں تھا۔ اور فیملی ادیس قرنی مدینہ منورہ سے بتائی گئی۔ ان کے جد اعلیٰ پہلے بیجاپور آئے تھے۔ اور علی عادل شاہ کا زمانہ تھا۔ علی عادل شاہی حکومت نے اس خاندان کی بہت عزت کی۔ اور اچھے عہدوں پر مامور کیا۔ سالار جنگ اول ۱۸۵۳ء میں ریاست حیدر آباد دکن کے وزیر اعظم ہوئے۔

ان کے جاگیرات۔ کپل۔ یلبرگہ۔ کوڑنگل۔ کوئی کسٹہ اجنتہ تھے۔ ان سے پہلے ریاست حیدر آباد کے وزیر اعظم نواب سراج الملک (سالار جنگ اول کے چچا) تھے۔ یہ زمانہ ناصر الدولہ آصف جاہ کا تھا۔ ان کے زمانہ میں عرب کے نامور جمعہ دار عبداللہ بن علی عولقی المخاطب مقدم جنگ اور عمر بن عوض القیسی المخاطب شمشیر الدولہ دونوں موجود تھے۔

سالار جنگ اول کے جاگیرات کے محلات اور خزانوں پر عرب گارڈ مامور کئے گئے تھے۔ گجرات۔ مرہٹو اٹھ۔ اور دہلی کی رانی کے پاس جتنے بھی عرب دکن آئے۔

ان کے لافنے میں سالار جنگ اول کا بڑا تعاون رہا۔ عرب کے معاملات جو بھی ہوتے۔ وہ ان دونوں جمعداروں کے تعاون سے ہوتے۔

افضل الدولہ آصف جاہ کے ۲۶ فروری ۱۸۶۹ء کو انتقال ہوا۔ اس وقت محبوب علی خاں آصف جاہ کی عمر چار سال چار ماہ تھی۔ ان کی دیکھ رکھ کے لیے سالار جنگ اول نے عبداللہ بن علی عولقی جمعدار کو نگرانی کے لیے مامور کیا تھا۔ سالار جنگ اول کے وفات کے بعد مہاراجہ ترن تدر پر شاد بہادر ان کی جگہ منصرم کام انجام دئے۔

## سالار جنگ دوم ۱۸۶۱ء تا ۱۸۸۹ء

ان کا نام لائق علی خان تھا۔ ۱۸۸۴ء میں یہ ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم بنے۔ انہوں نے بھی جاگیرات پر حملات اور خزانوں پر عرب گارڈ رکھے۔ عربوں کے کردار اور شجاعت اور ایمانداری سے وہ خوش تھے

## سالار جنگ سوم ۱۸۸۹ء تا ۱۹۲۹ء

ان کا نام یوسف علی خان تھا۔ ۹۱۲ء میں بیہ ریاست  
 حیدرآباد کے وزیر اعظم بنے۔ جب کہ کشن پرشاد اپنے عہدے  
 سے ہٹ گئے تھے۔ ان کے زمانہ میں بھی جاگیرات کے محلات  
 اور خزانوں پر عرب گارڈ مامور کئے گئے تھے۔ دیوان دیوڑھی  
 حیدرآباد میں مسجد کے سامنے ایک دو بڑے صال عرب  
 گارڈ کے رہنے کیلئے دئے گئے تھے۔ سالار جنگ سوم بھی عرب  
 کی شجاعت، کردار، ایمانداری سے بہت متاثر ہوئے تھے اور  
 عربوں کو بہت پسند کرتے تھے۔

## جمعیت نظام محبوب کا قیام

سالار جنگ اول

نے آصف جاہ سے

تجویر پیش کی تھی۔ کہ عرب کی ایک باقاعدہ بٹالین بنائی جائے۔  
 آصف جاہ نے قبول فرمایا۔ اور اسے الملک کی سرپرستی  
 میں یہ طے پایا کہ ایک ہزار عرب کی بٹالین باقاعدہ بنائی جائے۔  
 سالار جنگ دوم نے بھی عرب بٹالین کی تجویز کی اور آصف جاہ  
 نے قبول فرمایا۔ اسے الملک کی نگرانی میں عرب بٹالین باقاعدہ  
 بنائی گئی۔ اور فنکال میسر میں اس کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا۔

عوض بن سعید ابی الیل جو آفریکن کیو لری میں لفٹنٹ تھے۔  
 یہہ بٹالین ان کے سپرد کر دی گئی۔ گو لکندہ بٹالین کی فوجی تربیت  
 دینے کے بعد جب وہ بٹالین بالکل باقاعدہ ہو گئی۔ اس کے بعد میرم  
 لائن (جمعیت نظام محبوب) کو باقاعدہ بنا کر فوجی ٹریننگ دی گئی۔  
 ۱۳۵۲ء میں یہ جمعیت بالکل باقاعدہ بنائی گئی۔

اکثر یمنی عرب میں جد اعلیٰ ایک اور قبیلے متفرق ہیں  
 اور بعض کے جد اعلیٰ ایک ہی ہے  
بارکس حیدر آباد آندھرا پریش میں مقیم یمنی نژاد قبائل

العطاس (سید) : النقیب : العمودی : العامری : الکادی  
 بن شیخ ابو بکر (سید) : الکشری : البکری : البحر (سید)  
 العیدروس : الکاف (سید) : البار (سید) : الحامد (سید)  
 السقاف (سید) : الجفزی (سید) : الماس : بن اسحاق (شیخ)  
 بارشید (برشید) : بن علی جابر : بن بربک : بحدیل : بلیمات  
 یابلیل : بحدیل : بو عشی : بفلح : بو فطیم (سید) : بن رضوان  
 دبارضوان : بترلواس (بارلواس) : بارزلیق : بارمادہ



بلقیع : بابرکات : توفیق : تمیمی : باتیس : بن ثابت  
 با جابر : با جمال : جابر : جعیدی : با جماع : جندی (سید)  
 بن جمیل اللیل (سید) : با جویر : با جوع : بن حید : جهمان  
 با حطاب : با حذق : با حثوان : با حمید : بن حیدره :  
 با حمید الهیج : بن حریر : با حردان : بن جنید : حموی :  
 با حمیدان : حامی (با حمام) : بن حاجب : بن خلیفه : خلاق  
 خولانی : خلیدی : بلخیر : بالیجر : با خریصه : خرصان  
 یادیان : دینی : بادعام : بادحاح : بن دعار : بارمیم  
 رمضان (جمیل) : بارجع : رفاعی (سید) : باربود : باربر  
 رشیدی : بارزلیقه : برزق : بارقبه : زبیدی : زرملی  
 زملی : بن زیاد : بن زاکن : با سلوم : با سعید : با سلیمان  
 با سودان : با سلامه : با سبعین : با سدید : سعدی : با سالم  
 با ششمی : با سلاسل : با سدیدان : شاکر : با شرا حیل  
 بن شجیل : بن شملان : شرعی : با شعیب : با شاذی  
 بن شعیب (سید) : یاجیران : شبی : شرفی : بن شعیب  
 (جابری) : با صره (سید) : صاعری (دهغری) : با صلیب  
 حضرت با صره : یاجیران : ابوالیل - ابوقاسم

بالحق یازمهر - سبح ۹۹ بن سیدرات منجمید

بن صدیق : باسبیت : صوبان : بن صغیر : بن اضوی :  
ظریبی : بن ذیاب : بن طالب : باطویل : باطاهر  
باطویخته (عمودی) : باضرین : باعثمان : عسکری : عیسری  
عثمان : بن عقیف : باعوم : باعقیل : باعقیل (سید)  
بن عقیل (سید) : عوسنی : باعمرن : عفار : بن عبد العزیز  
عکبری : بن عبری : باعیاش : بلجید : عبادی : باعلی  
باغرام : بن عباد : بن الردع : باعمر : عولقی : بن عثمان  
باعبود : باعمر : عیس (ابیس) : البحر : بن عوض  
باعلی : باغیره : غنّامی : بافضل : بافقره : بافتح : بن فضل  
بافرج : قندوان : بن قماش : بن قردان : قندوس : باقریب  
بن قناب : قرموشی : قشّمی : باکون : باکرشوم : باکلک :  
بن کرطوس : باکرع : کرامه : باکودح : باکلیب : بارکیس :  
باصقع : لرضی : بلوعیل : بالندق : بالحول : بالحدی  
بلمشر : بلجزم : بلقیه (بالفقیه) : بلحی : بلضراف (بالضراف)  
لبیدی : بامعود : مستجری : بن مخری : بامعلم : بن مناشن  
مرحان : بامطرف : بن ماضی : بن معمر : بن مریطان

عماری، جاساد، بادلیف، باعاجی، خلیقی، حسان، بن حمیل، محمدری، بن سبیح  
 بن محفوظ، بن محمادی، بن مرشد، بن مقبیل (سید)، ملاحتی  
 بن مفتاح، بن باسق، بن با مقداد، بن مجید، (جعیدی)، بن مصلی  
 باحمروس، بن باسدوس، بن با معروف، بن با منیف، بن مکارم  
 بن مقلح، بن بانعمان، بن بنعمی، بن بالقیب، بن تهبان، بن نصر  
 بانافع، بن بالنعیم، بن باهارون (سید)، بن صلابی، بن علقمور  
 بن دهلان (جابر)، باهرمز، بن باوزیر، بن بیرش، بن بمانی  
 بالعیثوت، بن بایزید، بن یزید، بن بایمین، بن یافعی، بن عیسان، عبداللہ  
حیدر آباد، آندھرا پردیش شھر میں مقیم مہنی تراش قابل

با محرقہ، بلطراف، با خستوش، با بیہم، العامری، باکول  
 رمضان - جمیل :- بن شملان :- بن طاہر :- حمیدان  
 لمدی :- بن منیف :- خدی :- بن مصغر :- بن دوہل :- شیبی  
 عمودی :- بن مرشد :- بن محفوظ :- بایزید :- با حکم :- سعیدی  
 باجر احمی :- بن سواد :- مدیحج (سید) :- العیدروس (سید)  
 الکاف (سید) :- بن زین (سید) :- مولفی :- باحمیدح :-  
 بطاطی :- مصلی :- بن مریطان :- لرفنی :- بقلع :- باسیت  
 مشجری :- بن محمدری :- بن مخاشن :- باقتیان :- باصلیب

باحمید :- باخطیب :- بن مرّی :- کیشری :- زبیدی :- بالرواس  
 بامسدوس :- باجابر :- خولانی :- باشمیل :- باحذق :- کرببی  
 بن حویل :- یزیدی :- عثمان :- بلخثر :- بن حنّہ :- باخریصہ  
 بعتی :- بن حلیس :- سعدی :- بن حمزہ :- یافعی :- بلعیش  
 باحاتم :- بلعلہ :- بن بریک :- بادعام :- بن شعبان :- باکلکا  
 بن سواد :- بن سند :- کرامہ :- بن کلیب :- بن جزدان  
 باطوق :- باصفاری :- باقر حسین :- باقریہ :- باکیان  
 باجویرث :- بن صدیق :- باکرمان :- بن قمرہ :- باسلم  
 مسنون :- زرطی :- زلی :- بادقیل :- حموی :- بلشرم  
 بن شریشر :- صاعری :- بن منیف :- باجلد :- بن سیف  
 خمر :- القعیل :- الحسین بن الشّیخ البکر (سید) - مولی الدیلة (سید)  
 قنح (قرح) :- بن رضوان :- حداد :- کومان :- دینانی  
 باغبار :- باحمام :- بارزقان :- باجماح :- بن مطهر  
 فداعق (سید) :- بالفقیہ (سید) :- بن جلّ اللیل (سید) :- الجفزی  
 (سید) :- الحماد (سید) :- البار (سید) :- عبادی :- بن شیب  
 (سید) :- جابری :- باسعید :- بالکودح :- باصفار :- باصغر  
 صرصره (دافعی) - مکتب :- باغزال :- باشاذی :- یافعی :- ارمه اوز - عم - غازی

با حیشان - معیت عسکری - بانقیب - البوقاسم - با قتل قتل  
 یامعاس :- با مدعس :- با نخیر :- با حمز :- بن عطیف  
 دوسری :- با عشر :- با زرارہ :- با مخرمہ :- با حارث  
 بلعیش :- با سالم :- رفاعی (سید) :- با یدیری :-  
 بن معد :- با فلح :- بن داود :- بن طیران (بن محفوظ)  
 بن قعوش (بن محفوظ) :- باداود :- با حمام :- باقر بن :- با حلاج  
 با جویر :- با عباد :- با شعیب :- بن شہاب :- النخلی - بن عبد

## ضلع مجبورنگر آندھرا پردیش میں مقیم بمبئی تہذیب و قبائل

جابری :- با مجبور :- یا فعی :- الحامد (سید) :- باناب  
 با متحد دم :- زبیدی :- کلدی :- بن یمن :- با مدوس  
 بن غانم الحکم (بن بلال) :- با طاران :- بن فضل  
 بلحق :- العبو ثانی :- الکشری :- بانواس :- بن حویل  
 با مکبوس :- بن محفوظ :- حبیب الحبشی (سید) :-  
 با شویعر :- بن ماضی :- با وزیر :- بن شیخ علی صرہرہ  
 با حشوان :- العامری :- با حمید :- بن یمانی :- با حویل  
 بن عقیف :- با حیل :- با حسن :- با وطیش  
 با بدر :- بن زاکن :- با سبیت :- با الشرف :- با مجمر  
 عمودی :- با عمران :- با ضاوی :- با حیدر

تعلقه و تیرنی ضلع محبوبنکر آندھرا پردیش مقیم قبائل

بطاطی :- باخمیس :- باشعیب :- ذبیانی

تعلقه آتماکو ضلع محبوبنکر آندھرا پردیش

با عثمان :- بن غانم الحکم (بن ہلال)

تعلقہ کشکی اضلع محبوبنکر آندھرا پردیش :-

بن صدیق :- با عثمان :-

تعلقہ کلوا کرنی ضلع محبوبنکر :-

باشا ذی :- بن محفوظ :- کیشری :-

بن جلیس :-

تعلقہ ناگر کرنول محبوبنکر تعلقہ گدوال

بادزیر :- پامیف :- باحسین

کلمہ آندھرا پردیش بن محفوظ

۲۴  
 ضلع عادل آباد، آندھرا پردیش، کاغذنگر، آصف آباد  
 انور، لکشمی پٹ، نرمل، بختہ، پوتھ، سندھو، چتور،  
 عجم پال، مدھول میں مہم یعنی نثر ادقبائل :-

بلصقع الحجابری :- بن حمید :- بن قناب :- بشارتی :- بامیف  
 بن قنصان :- باحیدرہ :- باہشیم - یافعی :- باکر شوم :-  
 بلبود :- باجابر :- بن ماضی :- باحثوان :- بن مجلد  
 بکران :- باسلوم :- جعیدی :- بن عفیف :- بن سیف  
 باسبارہ :- عمودی :- بن بریک :- بلجناک :- تیسی :-  
 باقریبہ :- عولقی :- بن مریطان :- ستران :- حداد :- فرارہ  
 بن یحیی :- بن محفوظ :- حضرمی :- باسر :- بن ناجی :-  
 بن مقدش :- بابرک :- بریمول :- بن عبداد :- الکشری  
 بن عبد العزیز :- البکری :- لہجی :- دوری :- جابری :-

ضلع عثمان آباد مہاراشٹر میں مہم یعنی نثر ادقبائل

باہارون (سید) :- حبیب مقبل (سید) :- بن شیخ ابو بکر (سید) :-  
 (آلہ گورنر) ضلع سندھ :- ماضی :- بن علی (سید) :- مہاراشٹر :- مہاراشٹر :- مہاراشٹر :-





## ضلع پر بھنی مہاراشٹر میں مقیم بھنی نثر ادقبائل

الیافعی :- بن شملان :- باعمر :- باوزیر :- باموسی  
جیب الجیلانی :- عولقی :- قرصان :- بن طاہر :- الہجی  
باحداد :- لرضی :- باثواب :- عمودی :- ہرہرہ یافعی  
بن عبد العزیز :-

## تعلقہ یا تری ضلع پر بھنی مہاراشٹر :-

بن محفوظ :- بن کلیب :- بن حویل :- بن جندان :- باختوش شیخ موسیٰ  
تعلقہ یا لم ضلع پر بھنی مہاراشٹر :- سید الجیلانی  
بن وصلان

## تعلقہ جتور ضلع پر بھنی مہاراشٹر :-

باوزیر :-

## تعلقہ بسمت ضلع پر بھنی مہاراشٹر :-

عمودی

الیافعی :- تیمی :- قطن :- حبیل :- لحدی :- بن مران

قرصان :- العامری :-

ضلع اورنگ آباد ہمارا شہر اجالہ معہ تعلقہ جات  
میں مقیم یہی نثر ادقبا ئل :- بن حشرش (نہدی)  
بن ثابت (نہدی)

بن طیب (نہدی) :- بن حلویل (نہدی) :- بن جندان (نہدی)  
بامسدوس (دینی) :- باکرشوم (دینی) :- باقہ دوم (دینی)  
باموکرہ (مشجری) :- بن عیفان (نہدی) :- باشمیل (دینی)

بو قدیم (دینی) :- الکثیری :- الجابری :- المسحیدی :- التیمی  
بن ماضی :- بامدرک :- باضروس :- باشمول :- بلحمر  
باعوبث :- باکروم :- باطوق :- باحکم :- بل فحور :- بابری  
بن غبری :- عامری :- بن صلابی (جعیدی) :- بن مبارک

بن مرضاح :- (جعیدی) :- بن حمد بن علی (جعیدی) :- بن شمال

(جعیدی) :- بن حبیش بن مرضاح (جعیدی) :- الہندی بن

مرضاح (جعیدی) :- بن جمیل بن مرضاح (جعیدی) :-

بن کریشان (جعیدی) :- بن حمید (جعیدی) :- بن مسلم

(جعیدی) :- بن الشیبہ (جعیدی) :- بلخزم (جعیدی) :-

الصقره (جعیدی)، بن علی بن مرصاح (جعیدی)، بن صلح  
 (جعیدی)، بن خشر (جعیدی)، بن حیدره، بن سمیدع  
 صاعری، بن حمود، یافعی، بارشید، حموی،  
 شیخ عمودی، باقیس، باسمیح، بن محنا (نخدی)،  
 باشیب، بن بل لیث، بن قربان (بن یلیث)، باذیر  
 حنتوش، بامسق، بادله، باصمد، باجعمان  
 القشبی، باقرنون، شیخ باحد، بن هرهره یافعی،  
 باحصمی، باعشن، سید الحداد، القطایمی، بن طیب  
 بن اسحاق، بن محفوظ، سید بن الشیخ البکر (الحامد)،  
 سید العطاس، سید العیدروس، سید البکری (الحامد)  
 یا معروف، باعمر، عیسری، باکودح، باحشوان،  
 بادعام، باشماخ، باصولان، بامنقا، شیخ باقادر  
 بالحرک، باسعد، سید الجیلانی، باریم، سید الشهاب  
 بادریک، بل کلویلخ، باجوا، باجعیم، بافضل  
 سید بن جبل اللیل، باسحل، باحمیده،

# ۱۰۹ ضلع نظام آباد آندھر پردیش میں مقیم مہنی نژاد قبائل

بن منیف :- بازھر :- باحریش :- بن عبد العزیز الکیشی  
بررواس :- الجیلانی (سید) :- مشجری :- بن چند  
شماہی :- ابو الثانی :- بررضوان :- باحویرث :- جعیدی  
حمدان :- غام بن نمین :- باضی (بااضی) :- باحول :- بالنعم  
یافعی :- بن سمیدع :- باداؤنی :- باحطاب :- عمودی :- جابری  
الکاف (سید) :- باشفرہ :- بازراہ :- حضرمی :- باخذق  
بلصق جعیدی :- نھدی :- بالھس :- باعمر :- متھرس  
مھدی :- بامھدی :- بالشدق :-

تعلقہ بودھن ضلع نظام آباد :- بابکیہ  
بازراہ :- الجیلانی

تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد :- یافعی :- بکران  
بھجی :- حضرمی :-

تعلقہ بالنسوارہ ضلع نظام آباد :- جابری :- یافعی  
بن منیف :- بھجی

# ضلع کریم نگر آندھرا پردیش میں مقیم بمبئی نژاد قبائل

جابرہ :۔ یافعی :۔ محمودی :۔ مخدی :۔ خمبشی :۔ بلجبات  
 باجمال :۔ عبادی :۔ بررداس :۔ الکشری :۔ بارلود :۔ شمتوط  
 حسان :۔ جمیدی :۔ باوزیر :۔ صعری :۔ باصلیب :۔

# ضلع راجپور کرناٹک میں مقیم بمبئی نژاد قبائل

بن محفوظ :۔ الجیلانی :۔ خلاقی :۔ بن خلیفہ :۔ بالحول :۔ باشمیل  
 باموکرہ :۔ حیقی :۔ الکشری :۔ بن حمید :۔ باعثمان :۔  
 باتیس :۔ مجلد :۔ بن یمانی :۔

# تعلقہ گنگاوتی ضلع راجپور کرناٹک :۔ باحویرث بایزید :۔

# تعلقہ چھاوئی ضلع راجپور کرناٹک :۔ بن محفوظ :۔

# تعلقہ سند نور ضلع راجپور کرناٹک :۔ بن یمانی :۔ تانڈور :۔ بن صیط (سید)۔ بن الشیخ ابوبکر بن سالم (سید)

تعلقہ دیو درگ ضلع راچپور کرناٹک :-  
باخطیب العمودی

تعلقہ کشمیری ضلع راچپور کرناٹک :-  
باعثمان :-

ضلع گلبرگہ کرناٹک میں مقیم بمبئی نثر ادقباٹل :-

یاغنی :- باالفقیہہ (سید)

تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ :- عولقی :- الهاجری :-  
بن حشرش :- بانافع :-

بن نغمہ :- باقریبہ :-

موضع گمٹکال تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ

الحامہ (سید) :- بھدی :- بن سیف :- مرفاشی :- صعری

باشراہیل :- العطاس (سید) :- بائمین :- بادزیر :-

ضلع میدک آندھرا پردیش :- کشمیری :- بن زیاد  
بابیطیل :- بارطیہ

بھدی :- الکشمیری :- الحبشی (سید)

باحویلہ :- باحوصل :-

ضلع و رنگل بہمنگڈہ، آندھرا پردیش :-

یو عشی، بارعام، محمود می

بن سلمان - الکثیری :- بن سمیدع :- بن خلیفہ :- حبیب ابستی

ضلع نلگنڈہ آندھرا پریش : - بن ذلیع : - بن مجید ع - بن فضل

[illegible]

جمہوریہ یمن :- شمالی یمن اور جنوبی دونوں کا ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء

کو ہو گیا :- اب یہہ دونوں ممالک ضم ہو جائے

کے بعد اس کا نام جمہوریہ الیمین رکھا گیا ہے۔ اس ملک کے صدر ہزیکیلی  
علی عبد اللہ صالح ہیں۔ اور نائب صدر ہزیکیلی علی سالم  
البیض ہیں اور وزیر اعظم ہزہانس حیدر البوکر العطاس ہیں  
باقی کے وزراء شمال اور جنوب ملا کر بنائے گئے ہیں۔

میں اس تاریخ میں مختصراً ان علاقوں کی تاریخ اور کچھ  
جغرافیہ بیان کرنے کی کوشش کیا ہوں تاکہ پڑھنے والوں کو  
یمن کے بھی حالات معلوم ہو سکے۔ آخر میں ان علاقوں کے  
نقشے بھی دکھائے ہیں۔ ان نقشوں کو دیکھنے سے مزید معلوم ہوتی

جمہوریہ الیمین کی آبادی :- اس کی آبادی ۱۰,۸۶۴,۴۴۸ ہے۔

ہے۔ خلیج کی جنگ (عراق اور

اتحادیوں کے درمیان ۱۶ جنوری ۱۹۹۱ء کو ہوئی۔ اتحادیوں میں  
بڑے ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دوسرے ممالک تھے  
کے بعد بہت سے یمنی سعودی عرب اور خلیج سے واپس آ گئے ہیں  
شاہد اب اس آبادی میں کچھ اضافہ ہوا ہوگا۔ واپسی کی وجہ  
جمہوریہ الیمین نے عراق کی تائید کی تھی۔

جمہوریہ الیمین کا رقبہ :- شمالی یمن جنوبی یمن

3,360,870 + 200,000

جمہوریتہ رقبہ مربع کیلومیٹر ہے

3,560,870

ایر لائن :- اس وقت گورنمنٹ کے تحت دو ایر لائن چل رہی ہیں

(۱) یمن پرویز (۲) الیمین پرویز پہلے شمالی یمن

کی ایر لائن تھی۔ اور الیمین جنوبی یمن کی ایر لائن تھی۔

پٹرول کی پیداوار :- اس کا ذکر ابتداء میں کیا جا چکا

ہے۔ عرب یمن کے معاشی حالات

ٹھیک ہو رہے ہیں۔ کافی تعداد میں پٹرول نکل رہا ہے۔



جمہوریہ الیمن میں مذہب اور زبان :- مذہب اسلام ہے۔

زبان عربی ہے۔

کرنسی :- فی الوقت شمالی یمنی ریال اور جنوبی دینار (شائد)  
دونوں ایک ساتھ رائج ہیں۔ شاید بعد میں ایک کرنسی ہو جائے۔

شمالی یمن :- جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 2۵۰,۰۰۰ مربع کیلو میٹر ہے۔ اس کے شمال اور مشرق میں سعودی عربیہ ہے اس کے مغرب میں بحرہ احمر ہے۔ جنوب کا حصہ بحرہ عرب تک جا کر ملتا ہے۔ 2۵° (دیس ڈگری) عرض البلد سے جنوب کی طرف بحرہ عرب تک اس کی وسعت ہے۔ بحرہ احمر سے مشرق کی طرف ریگستان ریع الخالی تک ہے۔ طبعی اعتبار سے شمالی یمن کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) نشیبی زمین جو بحرہ احمر سے لگی ہے مغرب کی طرف

(۲) سلسلہ کوہ اور درمیانی پہاڑیوں کی بلندی

(۳) درمیانی پہاڑ کے فاصلے

(۴) نیم ریگستانی سطح مرتفع

## شمالی تاریخی پس منظر اس میں یمن میں سبائ کی حکومت تھی۔

(10<sup>th</sup> to 2 century B.C) اس زمانہ میں یمن کا صدر مقام مارب تھا۔ دوسری صدی بی، سی (2 century B.C) سے چھٹی

صدی (2 century B.C. to 6 century A.D) یمن پر حبشہ کی حکومت رہی۔ حبشہ کی حکومت 525 A.D. میں ختم ہو گئی۔

حبشہ (Ethiopian) کہ سچن یمن پر حکومت کے۔ یہہ 575 A.D. تک حکومت کیے اس کے بعد ایرانیوں (ساسانی شہنشاہ) نے حکومت کی۔ قرون وسطیٰ گیارہ سے بارہ صدی میں یمن کی

تاریخ میں کچھ الجھن ہے۔ اس دوران میں مقامی امام مقابلے پر آگئے۔ فاطمین مصر نے اسماعیل پہاڑیوں پر رہنے والوں کو گیارہویں صدی میں مدد کئے۔ صلاح الدین نے ۱۱73 میں یمن کو اپنی ریاست میں ضم کر لیا۔

خاندان Rasulid نے ۱۲۳۰ سے پندرہویں صدی

(1230 to 15th century) میں پر حکومت کئے اور ان کے زمانے میں بین کا صدر مقام زاید تھا۔ ۱۵۱۶ء میں مصر کے مملوک نے بین کو مصر سے جوڑ لیا۔ تھوڑے دن بعد ترکیوں نے مصر کے مملوک پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح سے بین پر ترکیوں کا قبضہ رہا۔

نیریدی امام قاسم دی گریٹ 1620 - 1597ء میں کے اندرونی حصوں پر اپنا مقام بنالیا۔ ترکی میں کے ساحلی علاقوں پر قابض رہے انیسویں صدی (19th century) و صاب نے بین پر قبضہ کر لیا۔ 1818ء میں ابراہیم شاہ ولد محمد علی والی مصر نے و صاب کو ہٹا دیا۔

1840ء تک مصری فوج میں پر قابض رہی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد امام یحییٰ کا ظہور بحیثیت حکمران ہوا۔ امام یحییٰ کی حکومت میں قوم کو پسند نہیں آئی۔ جنوری 1948ء میں انقلاب ناکام ہو گیا۔ ۷ افروری 1948ء دوبارہ انقلاب آیا اور امام یحییٰ کی شہادت واقع ہوئی امام یحییٰ کا بیٹا امام احمد تخت نشین ہوا۔ یہ چند قبائل کو ملا کر حکومت چلانے میں کامیاب ہوا۔ اس کی حکومت کو ۲۲ اپریل 1948ء میں انگریزوں نے تسلیم کر لیا۔

امام احمد نے اپنے بیٹے البدر کو نائب وزیر اعظم وزیر داخلہ  
فوج کا کمانڈر اور وزیر دفاع بنایا۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء کو امام احمد  
کا انتقال ہو گیا۔ امام محمد البدر حکمران بن گیا۔ ۲۵ ستمبر  
۱۹۶۲ء کو پھر انقلاب آیا۔ امام البدر فرار ہو گیا۔ ۲۶ ستمبر  
۱۹۶۲ء سے قومی حکومت بن گئی۔ البدر شمالی علاقہ میں جا کر  
چند قبائل سے دوبارہ مدد حاصل کر کے حکومت حاصل کرنے  
کی بہت کوشش کی لیکن ناکام ہو گیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو  
N.O. میں یمن کی عوامی حکومت کو سیٹ مل گئی۔

پہلے قومی حکومت کے صدر عبداللہ سلال کو منتخب کیا گیا  
عبداللہ سلال کی حکومت عرصہ تک چلی۔ اُس زمانہ میں مصر  
میں جمال عبدالناصر صدر تھے۔ عبداللہ سلال کو جمال الناصر  
سے کافی فوجی مدد ملی۔ مصری فوج شمالی یمن میں عرصہ تک  
مقیم رہی۔ شمالی یمن اور سعودی عربیہ دونوں میں عرصہ تک  
جنگ ہوتی رہی۔ عبداللہ سلال کا مطالبہ تھا کہ نجران، جنیہ ان  
عبسیر دیہہ علاقے سعودیہ کے جنوب میں واقع ہیں اور سعودیہ کے  
تحت ہیں، کے علاقہ شمالی یمن کی ملکیت میں یمن کے حوالے

کر دیا جائے۔ آخر کار ملک فیصل بن عبد العزیز السعودیہ اور مصر کے جمال عبدالناصر کے درمیان معاہدہ ہوا۔

اس کے بعد مصری فوج یمن سے واپس چلی گئی۔ شمالی یمن میں اندرونی انقلاب آیا۔ عبداللہ سلال عراق منتقل ہو گئے، العریانی کو بحیثیت صدر منتخب کیا گیا۔ دوبارہ اور ایک انقلاب آیا۔ العریانی کو ہٹا دیا گیا۔ العینی کو صدر جمہوریہ یمن منتخب کیا گیا۔ ایچے کعب علی عبداللہ صالح کو صدر منتخب کیا گیا یہ ابھی موجود ہیں۔

**سیدنا حاتم کی درگاہ:** صنعا سے حدیدہ کے درمیان پہاڑوں کی گھاٹیاں ہیں۔

ایک پہاڑ پر سیدنا حاتم کی درگاہ ہے۔ اور بڑے خوبصورت مقام پر ہے فرقہ بواہیر یہاں پر بڑے عقیدے سے زیارت کے لئے آتے ہیں۔ کافی تعداد میں بواہیر بغرض زیارت آتے ہیں۔

صنعا میں ان بواہیر کے اپنے رباط ہیں۔ جہاں پر یہ بواہیر آکر مقام کرتے ہیں۔

**شمالی یمن کی آبادی:** شمالی یمن کی آبادی 173,274,9 ہے۔ زبان عربی اور مذہب

اسلام ہے۔ شمالی یمن میں صنعا کے اطراف و اکناف کافی  
نریدی باشندے آباد ہیں۔ اور حکومت میں ان کے زیادہ  
اثرات ہیں۔

شمالی صدر :- ۷ ارجوائی ۱۹۷۸ء سے اب تک ہزار یکسینی  
علی عبداللہ صالح صدر مملکت ہیں۔

شمالی یمن عام پیداوار :- گھیوں - مکئی - باجرا  
تل - ترکاری - بارلی - کھجور

تباکو - کپاس - کافی - انگور - جانوروں کا چارہ

مولشی :- اونٹ، گائے، بیل، مینڈے، بکری، اور پولٹری فارم  
بھی ہیں۔ چھلی و کھلی کافی ہے۔ جو سمندر سے پکڑی

جاتی ہے۔ انڈے، چمڑے، دودھ کی بھی کافی پیداوار ہے

صنعتی پیداوار :- صنعتی پیداوار بھی کافی ہے۔ کئی انڈسٹریز  
بھی کام کر رہی ہیں۔

یمن کا صدر مقام :- صدر مقام صنعا ہے۔ یہ سمندر  
سے اونچا ہی پر ہے۔ آکسیجن کی کمی رہتی  
ہے۔ وہاں زیادہ رستی ہے۔ بارش بھی ہوتی ہے۔ صنعا میں ایئر پورٹ

ہے۔ ضغاء میں سابقہ امام کا پرانا قلعہ ہے۔

**یمین کی سمندری بندرگاہ** یمن کی بڑا سمندری بندرگاہ  
حدیدہ ہے۔ یہ بحرہ احمر پر  
 ہے۔ یہاں پر گرمی بڑی شدید ہوتی ہے۔

**یمین کے مشہور مقامات** : تعزہ - اب - صعہ -  
 بیضاہ - ماربہ - جوف

تعزہ یمن کے جنوب میں ہے۔ اس شہر کے اطراف پہاڑ ہیں۔  
 دن میں گرمی زیادہ رہتی ہے۔ راتوں میں ٹھنڈ محسوس ہوتی ہے۔  
 یہاں پر بارش بھی ہوتی ہے۔ یہ شہر جنوب یمن کے قریب ہے۔

**سٹرکیں** : ضغاء سے حدیدہ سڑک ہے۔ حدیدہ سے تعزہ  
 سڑک ہے۔ تعزہ سے ضغاء سڑک ہے۔ اچھے

وسیع سڑکیں ہیں۔ ضغاء سے حدیدہ جاتے وقت کافی دور تک  
 گھاٹیاں ہیں۔ روڈ پھاڑوں پر سے گزرتی ہے۔ حدیدہ کے قریب  
 سڑکیں صاف ہیں۔ ضغاء سے تعزہ کے لیے بھی سڑک گھاٹیوں  
 سے گزرتی ہے

**تعلیم** : عام تعلیم کے علاوہ زرعی اور فنی اسکول بھی

کھل چکے ہیں۔ تقریباً ہر علاقہ میں اسکول کھل چکے ہیں۔

صوبے جات (محافظات) بہ دس صوبے (دس محافظے)  
بنائے گئے ہیں۔

۱۱، صنعا (۲)، زمار (۳)، اب (۴)، تعمود (۵)، الحدیدہ (۶)، المحویت  
(۷)، حجة (۸)، صعده (۹)، مارب (۱۰)، البیضاء

شمالی یمن کی وادیاں۔ شمالی یمن میں بڑے خوبصورت وادیاں  
ہیں۔ ان میں وادی بناء اور

وادی نادرہ بہت خوبصورت ہیں۔ وادی نادرہ میں ہمیشہ پانی بہتا  
رہتا ہے۔ اور وادی کے دونوں طرف نیچے سے اوپر تک بڑے اچھے  
خوبصورت جنگلے دو درجہ تین درجہ تک بنے ہوئے ہیں۔ اس وادی  
میں میوہ جات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس وادی نادرہ میں جانے کے  
بعد ایسا محسوس ہوتا ہے جیسا کہ ہم ہندوستان کے کشمیر میں  
آگے ہیں۔ شمالی یمن میں اخروٹ کے درخت بہت ہیں۔ شمالی یمن  
کے بادام بہت لذیذ ہوتے ہیں۔

امریکہ اور انگلینڈ۔ بہت سے شمالی یمنی باشندے امریکہ  
اور انگلینڈ میں رہتے ہیں۔ اور اکثر



چھوٹی تجارت کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ بہت ہی شریف واقع ہوئے ہیں۔  
 سال، دو سال، یا تین سال بعد وہ اپنے وطن واپس آتے ہیں۔  
 پھر چلے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کئی سالوں پہلے چند شمالی کمپنی  
 آکر آباد ہو گئے۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی کافی کمپنی جا کر  
 آباد ہو گئے ہیں۔ سعودیہ میں بھی کافی کمپنی تھے۔

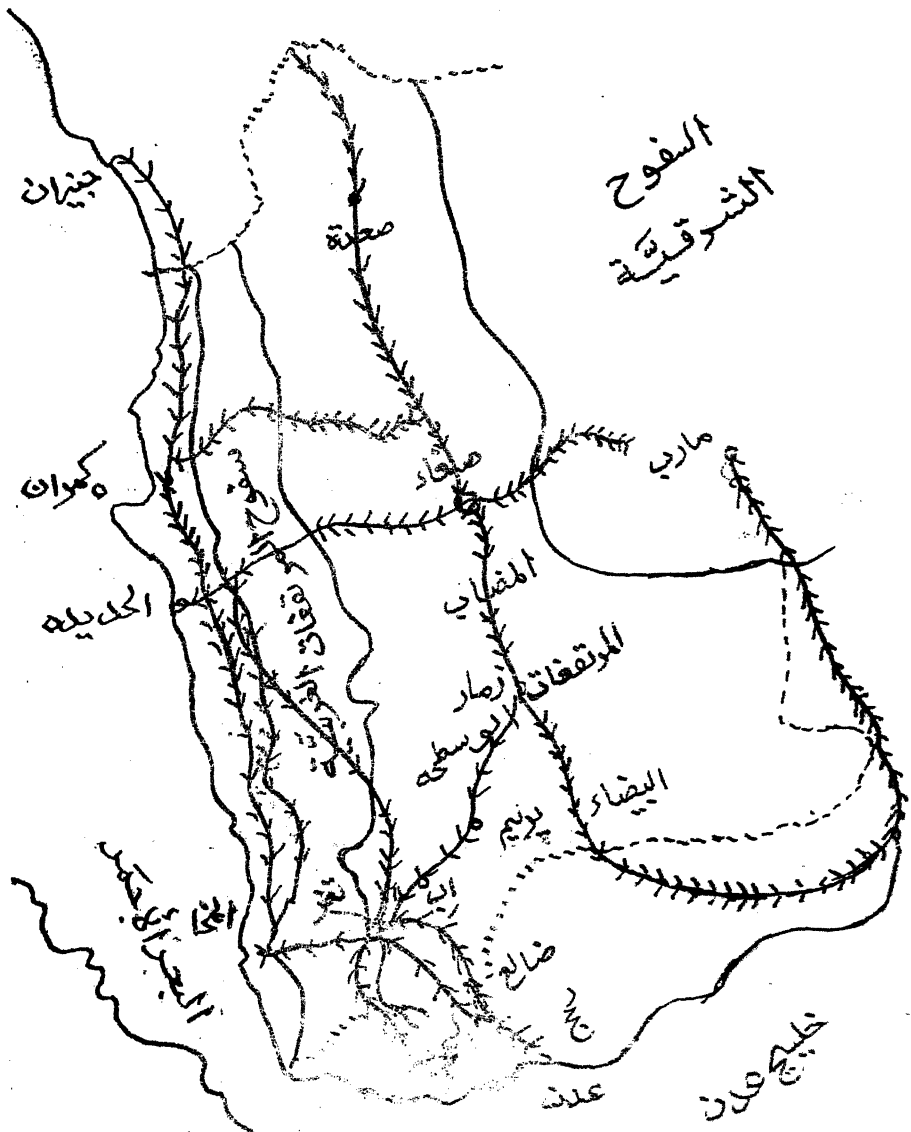
عمارتیں اور تاریخی اشیاء۔ صنعاء میں خوبصورت عمارتیں  
 ہیں۔ مدارس اور دواخانے ہیں۔

یمن کے بنک کے علاوہ کافی بیرونی بنک بھی کام کر رہے ہیں۔ پرانی عمارتیں  
 تاریخی بہت ہیں۔ صنعاء میں ایک پرانا قلعہ ہے۔ جس کو سابق حکمران  
 امام استعمال کرتے تھے۔ اور یہاں پر پرانے تاریخی چیزیں مثلاً  
 ہندوق۔ تلوار۔ خنجر۔ جنبہ اور کئی چیزیں دستیاب ہوتے ہیں۔  
 یہاں پر اکثر سیاح ضرور آتے ہیں۔ یمن کے کئی مشہور ہیں۔ ان  
 میں عقیق عام طور پر دستیاب ہوتا ہے۔

کرہنسی۔ شمالی یمن میں یمنی ریال رائج تھے۔ ابھی بھی رائج  
 ہے۔

# نقشه شمالی مین

سرایین



جنوبی یمن : طبعی اعتبار سے مغرب میں باب المندب اور بحرہ احمر ہے۔ جنوب میں بحرہ عرب ہے

مشرق میں۔ نطفار (عمان کا علاقہ ہے) شمال میں الریح النہالی اور سعودی عرب یہ ہے شمال مغرب میں شمال یمن کا علاقہ ہے

تاریخی پس منظر : قدیم تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ جنوبی یمن کے باشندے سام بن نوح

کے اولاد میں سے ہیں۔ (بموجب تاریخ الحضرمی۔ مصنف سعید بن عوض پاؤزیر) یہ علاقہ قوم عاد سے جانا گیا ہے۔

ہود علیہ السلام بھی یہاں ہی پیدا ہوئے۔ اور ان کی قبر بھی حضرت موت میں ہی ہے۔ عاد بن اؤس بن ارم بن سام بن نوح عاد کے دولہ کے تھے۔ (بیضاوی نے لکھا ہے) ایک کا نام تھا۔

شدید دوسرے کا نام تھا شداد یہ دونوں ملکہ شہنشاہیت کرتے تھے۔ شدید مر گیا۔ شداد اکیلا حکمران ہو گیا۔

ہود علیہ السلام نے دعوت حق دی اور فرمایا جو بھی ایمان لایگا جنتی ہوگا۔ شداد نے کہا کیوں دینا میں میں خود جنت نہ بنالوں۔ شداد نے سونا چاندی سیرے جواہرات مشک و

عبر کثیر تعداد میں جمع کیا اور وادی القریٰ میں ایک دلکش باغ تعمیر کر دیا۔ اپنی بنائی ہوئی عِجّت نہیں دیکھنے سے پہلے حکم اللہ تعالیٰ ملک الموت نے شداد کی روح قبض کر لی۔ قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی حق کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ ان کی دعوت حق کا مذاق اڑایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہود علیہ السلام کی دعاء سے ایسی آندھی آئی جیسے بہتے ہوئے۔ آگ تھی۔ انسان اور حیوان تک ریت کی اڑتی ہوئی چنگاریوں کے نیچے دب گئے۔ عاد کی قوم کی کوہی نشانی باقی نہ رہی۔ ان کی تعمیر ان کا تمدن سبز وادیاں صحرا میں تبدیل ہو گئیں۔

شعیب علیہ السلام کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی قبر وادی بن علی کے کافی دور شمال میں جہاں کوہ آبادی نہیں ہے۔ دن کی قبر واقع ہے (اللہ بہتر جانتا ہے)

قدیم تہا یخوں میں حضرموت کی قوم کو قوم عاد اور قوم ثمود سے جانا گیا ہے۔ شمالی یمن میں سبا اور حمیر حکومت کا دور شروع ہوا۔ یہ دونوں حکومتوں میں جنوبی یمن کے تقریباً تمام سرحدیں ان کی حکومت کے تحت رہے۔ اور حضرموت میں بھی ان کے

اثرات رہے۔ اس کے بعد مُعینین کی حکومت چلی یہہ مارب سے حضرموت کی طرف رُخ کئے۔ یہہ تجارت میں بڑی جہالت رکھتے تھے۔ یہہ لُبَّان کی تجارت کیا کرتے تھے۔ ظفار دیہہ آج عمان حکومت میں ہے، میں زراعت کیا کرتے تھے۔ اپنے تجارتی قافلوں کی حفاظت کے لیے چوکیاں ہر راستے پر بنوائے تھے۔ ان چوکیوں میں نگر ان کا مقرر تھے۔ جو قافلوں کا ٹکرائی کرتے تھے۔ خیال ہے کہ ان کے آثار جوف میں موجود ہیں۔ مُعینین کا اہم شہر براقتش بتایا گیا ہے۔ تیسری میلاد صدی میں رحیمہ اور سباء میں جنگ ہوئی۔ رحیمہ غالب رہے۔ انہوں نے ظفار کو اپنا صد مقام بنایا۔ وادی بیحان پر قبائیل کی حکومت تھی۔

وادی عَمرہ اور شبوۃ پر حضرمین کی حکومت تھی۔ قدیم زمانہ میں شبوۃ ہی صدر مقام تھا۔ یہاں پنخور جس کا دھنڑاں خوشبودار ہوتا ہے، منڈی تھی۔ شبوۃ سے پنخور شمال میں زمار صغاء اور صعدہ ہوتے ہوئے مصر اور یونان بھیجا جاتا تھا۔ پنخور آفریقہ اور ہندوستان کے ساحل بھیجا اور فروخت کیا جاتا تھا۔ اس لیے بعض اوقات حضرموت کو بلدا لُبَّان کہا گیا ہے۔

چوتھی میلاد صدی میں ششمیہ پھر بحش کا وجود ہوا۔ اس کو  
ملک کا خطاب دیا گیا۔ یہ دولتہ جمہیرہ کا ہیرو مانا گیا ہے اس  
نے سب منطقوں کو ملا کر ایک حکومت کر دیا تھا۔ لوگ اس کے  
نام سے گھبراتے تھے۔

حضرموت کا اصل نام حاضرمیت بتایا گیا ہے۔ جو بعد میں  
حضرموت کی بوٹی میں عام ہو گیا۔ حضرموت میں ادلیا واکرم بھی  
پیدا ہوئے۔ جسے سید الحداد اور شیخ سعید بن عیسیٰ۔ ان کے  
علاوہ اور بھی ادلیا کرام گذرے ہیں۔ بقول مصنف سعید بن عوف بن وزیر  
جنوبی یمن کے باشندے عدنان اور قحطان کی قوم سے بتائے گئے ہیں

## جنوبی یمن میں سلاطین کا ظہور: پہلی جنگ عظیم کے کچھ قبل

یا بعد جنوبی یمن میں سلاطین اور شیوخ کا ظہور ہوا۔ بعد میں ان  
سلاطین کو برٹش حکومت سے مدد ملنے لگی۔ ۱۹۳۸ء  
میں سلاطین اور برٹش حکومت میں کچھ معاہدے ہوئے۔ اس  
طرح برٹش حکومت سلاطین کی محافظ بن گئی۔ یہ سلسلہ  
کئی سالوں تک چلتا رہا۔ عدن کا پورا علاقہ برٹش کالونی بن گیا۔

عدن بین القوامی تجارتی منڈی بن گیا۔ اور نامور بندرگاہ  
 میں شمار ہونے لگا۔ حضرموت میں خاندان الکثیر سی اور خاندان القیطی  
 حکمران بن گئے۔ ان کے آپسی اختلافات بھی کافی دین تک چلتے  
 رہے۔ ۱۹۶۴ء کے بعد برٹش حکومت نے جنوبی یمن کے سب سلاطین  
 کو ملا کر اتحاد جنوب العرب Federation of South Arabia  
 بنایا۔ عدن میں ایک ہی بلڈنگ میں تین ٹریشیر  
 Treasuries بنائے۔ ایک اسٹیٹ عدن کے لیے دوسری اتحاد جنوب العرب  
 کے لیے تیسری حای کیشن کے لیے۔

## جنوبی یمن کی شہریت

برٹش کے دور میں جنوبی یمن کی  
 شہریت کے لیے ایک بورڈ بنایا  
 گیا۔ ان کی تصدیق کے بعد وہاں کے وطنیوں کو جنوبی یمن سے  
 سرٹیفکیٹ اجراء کئے جانے لگے۔ شمالی یمنی جو وہاں آباد تھے۔  
 ان کو بڑا قے (شناختی کارڈ) اجراء کے جانے لگے۔ قوم آزادی  
 کی طرف مائل تھی اس لیے یہ سلسلہ زیادہ کامیاب نہ ہو سکا۔  
 سلاطین القعطیہ کو نظام آصف جاہ حیدر آباد دکن ہندوستان  
 سے کافی مدد ملی۔ القیطی خاندان اور الکثیر خاندان کا ذکر

ابتدا میں کیا جا چکا ہے ۔

۱۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں جنوب یمن میں برٹش کے خلاف قوم نے آواز اٹھائی اور آزادی طلب کی ۔ پہلی قوم کی آواز جبال رد فان سے شروع ہوئی ۔ یہ سلسلہ چار سال تک چلتا رہا ۔

## انقلابی پارٹیاں ۔ صدور کی تبدیلیاں ۔

۳۰ نومبر ۱۹۶۶ء آزادی کے بعد دو مقامی پارٹیاں جبهة القومیہ اور جبهة التحریر (دونوں آزادی کے لیے برٹش حکومت سے لڑے) دونوں کافی خانہ جنگیاں ہوئیں ۔ سب سے بڑی خانہ جنگی شیخ عثمان اور منصورہ (یہ علاقہ عدن سے تقریباً چار کلو میٹر پر ہیں) میں ہوئی ۔ اس میں دونوں پارٹیوں کے کافی نمبر ہلاک ہو گئے ۔ اور درمیان میں عوام بھی ۔ اس خانہ جنگی میں جبهة القومیہ کا پلڈا بھاری رہا اور جبهة التحریر کمزور پڑ گئی ۔ سب سے پہلے قحطان الشعیبی جنوبی یمن کے صدر منتخب ہوئے ۔ ان کا دور زیادہ سے زیادہ دو سال رہا ان کے بعد سالمین ربیعہ جنوبی یمن کے صدر منتخب ہوئے ۔ ان کے زمانہ میں پارٹی سوشلزم کی طرف راغب ہوئی ۔



بینک۔ عوام کے مکانات ہر ایک آئنا شہ حکومت نے قومیا لیا۔  
 عوام کا سفر ممنوع قرار دیا گیا۔ خصوصاً نوجوان طبقہ کے لئے۔  
 مجبوراً کسی کو سفر کرنا ہوتا تو پہلے مقر (مقامی پارٹی کا آفس) سے  
 اجازت لینا پڑتا۔ پھر وزارت خارجہ سے اجازت لینا پڑتا۔  
 اس کے بعد پاسپورٹ آفس میں شخصی زمانت داخل کر کے  
 اجازت لینا پڑتا۔

سالمین ربیعہ کی حکومت تقریباً چھ سال چلی۔ پھر اندرونی  
 انقلاب آیا۔ سالمین ربیعہ کو ہلاک کر دیا گیا۔ سالمین ربیعہ  
 کے بعد علی ناصر محمد صدر منتخب ہوئے۔ سالمین ربیعہ کے  
 ہی دور میں جنوبی یمن کا نام جمہوریۃ الیمینۃ الدیمقراطیۃ الشعیۃ  
 رکھا گیا۔ علی ناصر محمد کی حکومت ۱۳ جنوری ۱۹۸۶ء تک رہی۔

۱۳ جنوری ۱۹۸۶ء بروز پیر جنوبی یمن میں بڑا انقلاب آیا۔ بہت  
 سوشلسٹ پارٹی کے انقلابی لیڈر س قتل کر دیئے گئے۔ پارٹی  
 کے اہم انقلابی لیڈر اور بانی آزاد ی عبد الفتاح اسماعیل کو  
 بھی ہلاک کر دیا گیا۔ ان کے بہت سے انقلابی ساتھی۔

علی احمد ناصر خنتر۔ صالح ایم قاسم۔ علی سائی حادی۔ قاسم الزمری

محمود عبد اللہ عثیش سعید سالم القیسہ - محمد ثابت صوفین  
 ڈاکٹر طاہر عبد حسین - ڈاکٹر مملوک عبد اللہ علی سعد مشنی  
 ڈاکٹر حمید احمد سعید - ڈاکٹر اے ملک محمد علی - احمد محمد حاجب  
 ڈاکٹر محمد سالم علی - میڈم حسنہ سعید بھی اس انقلاب  
 میں ہلاک کر دیئے گئے۔ انقلاب کے لانے میں علی ناصر محمد کا زیادہ  
 ہاتھ رہا۔ اس انقلاب کے بعد علی ناصر محمد نے بھی شمالی یمن کو  
 منتقل ہو گئے۔ ان کے بعد یمن شوشلسٹ پارٹی کے دوسرے  
 ممبر جناب علی سالم البیض کو جمہوریہ الیمن الدامقراطیہ الشعیبہ  
 صدر منتخب کیا گیا۔

یہ ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء تک بحیثیت صدر رہے۔ اسی تاریخ  
 میں شمالی یمن اور جنوبی یمن کا واحدہ ہو گیا۔ دونوں ملکوں کو  
 ملا کر اس کا نیا نام جمہوریہ الیمن رکھا گیا۔ اس وحدہ کے بعد  
 علی سالم البیض نائب صدر ہوئے۔ اور علی عبد اللہ صالح  
 صدر ہوئے۔ قاعدہ اور قوم کے مفاد میں علی سالم البیض  
 اسی صدارتی عہدے کی قسم بانی دی۔ اس وحدہ عرب  
 حکومتیں اور بین الاقوامی حکومتیں بہت غمخوش ہوئے۔

جنوبی یمن کی آزادی۔ جنوبی یمن برٹش حکومت کے زیر نگرانی  
تھا۔ عدن برٹش کالونی میں شمار

کیا جاتا تھا۔ ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء کو آزاد ہو گیا۔ اور قومی حکومت  
وجود میں آئی۔

جنوبی یمن کی آبادی۔ جنوبی یمن کی آبادی ۱۹۷۳ میں  
۵,۹۵,۲۷۵ تھی۔ ان میں

۷,۸۷,۵۱۶ مرد اور ۸,۰۳,۲۵۸ عورتیں تھیں۔ اب خلیج کی جنگ  
کے بعد جنوبی یمن اور شمالی یمن میں جو یمنی سعودی عربیہ میں مقیم تھے  
تجارت کرتے تھے۔ بہت سے واپس اپنے وطن آ گئے ہیں۔ ہو سکتا  
ہے کہ اب یمن کی آبادی میں اضافہ ہوا ہو۔

صدر۔ جنوبی یمن میں حمزا یکیلینی علی سالم البیض صدر  
تھے۔ اب یحییٰ سے شمال اور جنوب کا ۲۲ مئی ۱۹۹۰

میں وحدہ ہو گیا۔ جناب علی سالم البیض بحیثیت نائب  
صدر جمہوریہ الیمن ہیں۔

جنوبی یمن کی عام پیداوار۔ گیہوں۔ باجرو۔ تیل  
جوار۔ کپاس۔ کھجور۔

لوبا - پچھلی کمی پیداوار زیادہ ہے - اور استعمال بھی بہت کرتے ہیں - عود اور بنجور کی پیداوار بھی زیادہ ہے -

حضرموت کا شہد :- حضرت موت میں شہد کی مکھیوں کو پالا جاتا ہے - یہاں دُنیا کا سب

سے بہترین شہد دستیاب ہوتا ہے - شہد حضرت موت سے باہر کے ممالک بھیجا جاتا ہے -

مُر - صُبر - ورش :- یہ تینوں حضرت موت میں تیار کئے جاتے ہیں - اور یونانی اعدا جوں میں کام لیا جاتا ہے -

مولشی :- اونٹ - گائے - بیل - مینڈے - بکرے پائے جاتے ہیں -

صنعتی پیداوار :- صنعتی پیداوار بھی کافی ہے - کئی انڈسٹریز کام کر رہے ہیں -

جنوبی مین کا صدر مقام :- جنوبی مین کا صدر مقام عدن تھا اور سمندری بندر گاہ عدن کے مین خاص کر کریٹر اس کے اطراف پھاڑ ہیں گرمی کافی ہوتی ہے

جنوبی یمن کے مشہور مقامات :- عدن - مملکہ  
شحر - تریح - سیدون

بحان - حج - قطن - شبوہ - جبار - زنجبار ہیں۔

جنوبی یمن کے جزیرے :- سقطرای - میون  
کمران -

جنوبی یمن کی سمندری بندرگاہ :- عدن  
بڑی سمندری

بندرگاہ ہے۔ دوسری چھوٹی بندرگاہ مملکہ ہے۔

جنوبی یمن کی سڑکیں :- جنوبی یمن کی ایک بڑی  
سڑک عدن سے مملکہ تک

ہے جو آزادی کے بعد بنائی گئی۔ دوسرے سڑکیں عدن سے

پورے چھ صوبے تک ہیں عدن کی سڑکیں بڑی خوب صورت ہیں  
برٹش کے زمانے میں بنائے گئے تھے۔

صوبے جات :- (المحافظات) جنوبی یمن کے چار  
چھ صوبے ہیں۔ نمود کا علاقہ علیحدہ

ہے۔ ہر صوبے میں مدیر ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱- صوبہ نمبر ۱ :- (المحافظة الأولى) مديرية (۱)، عدن (۲)، الشعب (۳) الجذر -

۲- صوبہ نمبر ۲ :- (المحافظة الثانية) مديرية (۱)، الجنوبيه (الحوطة) (۲)، الشرقية (الحلین)، (۳)، الشمالیه (الضالع) -

۳- صوبہ نمبر ۳ :- (المحافظة الثالثة) المديرية (۱)، الجنوبيه (جعار)، (۲)، الشمالیه (لودر - زاره)، (۳)، الغربیه (لبيعوس)، (۴)، الشرقيه (مودیه)

۴- صوبہ نمبر ۴ :- (المحافظة الرابعة) المديرية (۱)، الشمالیه (بیمان)، (۲)، الوسطی (عنتی)، (۳)، الجنوبيه (معیفه)، (۴)، الشرقيه (عرما)

۵- صوبہ نمبر ۵ :- (المحافظة الخامسة) المديرية (۱)، الجنوبيه (مکتلہ)، (۲)، الغربیه (حریضه)، (۳)، الشمالیه (سیئون)، (۴)، الوسطی (القطن)، (۵)، الشرقيه (الشحر)، (۶)، الشوره (یعبث) -

۶- صوبہ نمبر ۶ :- (المحافظة السادسة) المديرية (۱)، الجنوبيه (قشن)، (۲)، الشرقيه (جوف)، (۳)، الغربیه (دیحوت)، (۴)، الوسطی (الغیضه)، (۵)، مدیریہ الشمود - مدیریہ (۱) شمود (۲) حذر (۳) رماہ

شبیوت -  
جنوبی یمن کی وادیاں :- وادی (۱) تن صوبہ ۲ میں ہے

وادی احور وادی بناء صوبہ نمبر ۳ میں وادی جردان وادی  
مرخہ صوبہ نمبر ۴ میں ہے

وادی حجر۔ وادی حضر موت وادی دوعن وادی عمہ  
وادی عدم وادی سر صوبہ نمبر ۵ میں ہیں۔

وادی جزع اور وادی مسیلہ یہ دونوں صوبہ نمبر ۶ میں ہیں

کرنسی :- جنوبی یمن میں دیناراج تھے۔  
اب بھی راج ہے۔

امریکہ، انگلینڈ، یورپ، انڈونیشیا، افریقہ، جاوا  
سمائر ہندوستان، سعودیہ۔ ان سب ممالک  
یہیں جنوبی یمن کے

باشندے آباد ہو گئے ہیں۔ امریکہ اور انگلینڈ میں اب بھی  
چھوٹی تجارت کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے وطن آتے

ہیں۔ یورپ، انڈونیشیا، جاوا، اسرائیل، ہندوستان، سعودی عرب

افریقہ میں کافی عرب کئی سال پہلے جا کر آباد ہو گئے۔ اب بھی  
ان کی نسل من علاقوں میں موجود ہے۔

حماد تیں :- عدن کی عمارتیں زیادہ تر برٹش کے دور میں

تعمیر ہوئے ۔ مکانات ۔ سڑکیں ۔ مدرسے ۔ دواخانے  
اسکول سب پلاننگ سے بنے ہوئے ہیں ۔ جنوبی یمن کے شہر میں حضرت  
میں سیون اور تہیم بڑے خوبصورت شہر ہیں ۔ منگہ (حضرموت) میں  
کافی بلند عمارتیں ہیں ۔ دوعن کی وادی بھی خوبصورت ہے ۔ بعض شہروں  
کے مکانات کی تعمیر بڑی خوبصورت ہے ۔ کئی درجے کے مکانات ہیں ۔  
بلند عمارتوں کو دیکھ کر بعض وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی یورپ  
یا امریکہ کے ممالک میں آگئے ہیں ۔ بڑی تنظیم سے تعمیر کی گئی ہیں ۔

جنوبی یمن میں کسانوں کی تعداد صوبے واری

## کنسانوں کی اوسط

صوبہ کا ..... ۱۰۱

صوبہ کراچی ۲۷۸۲

صوبہ یسٹ۔۔۔۔۔۱۲۱۴۶

صوبہ کراچی۔۔۔۔۔۳۴۵

صوبہ کے ----- ۱۵۷۴

صوبہ ی ۶ ————— ۲۶۰



المملكة العربية السعودية

جمهورية اليمن

قطار

داسفرضية علي  
خليج القضا  
داسفرضية

داسفرضية

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

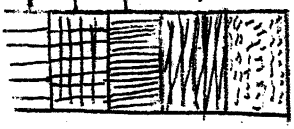
وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين



صحاري

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

وادي حمرين

۱۔ صوفیوں کی تقسیم جنوبی مکین

المملكة العربية السعودية

مذیبه سحر

25

ظفر

عمر - ۶۹

139

5/15/54

بسم الله الرحمن الرحيم

حق

[illegible]

1511

五

١٢١٥

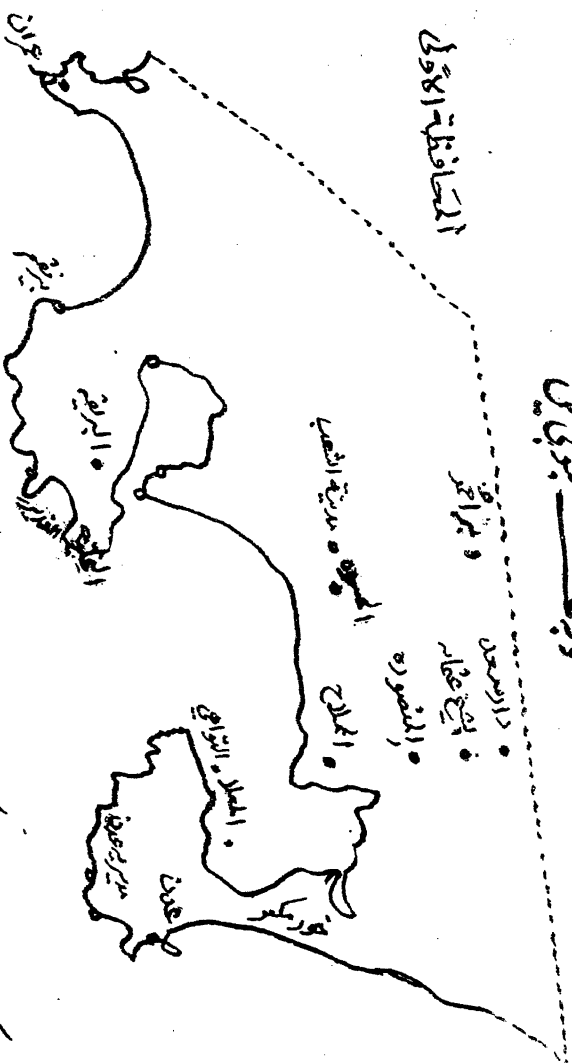
الحمد لله

١٥٢

عبد الكوري

الاصحاح

## صوبہ ۱۔ جنوبی کن



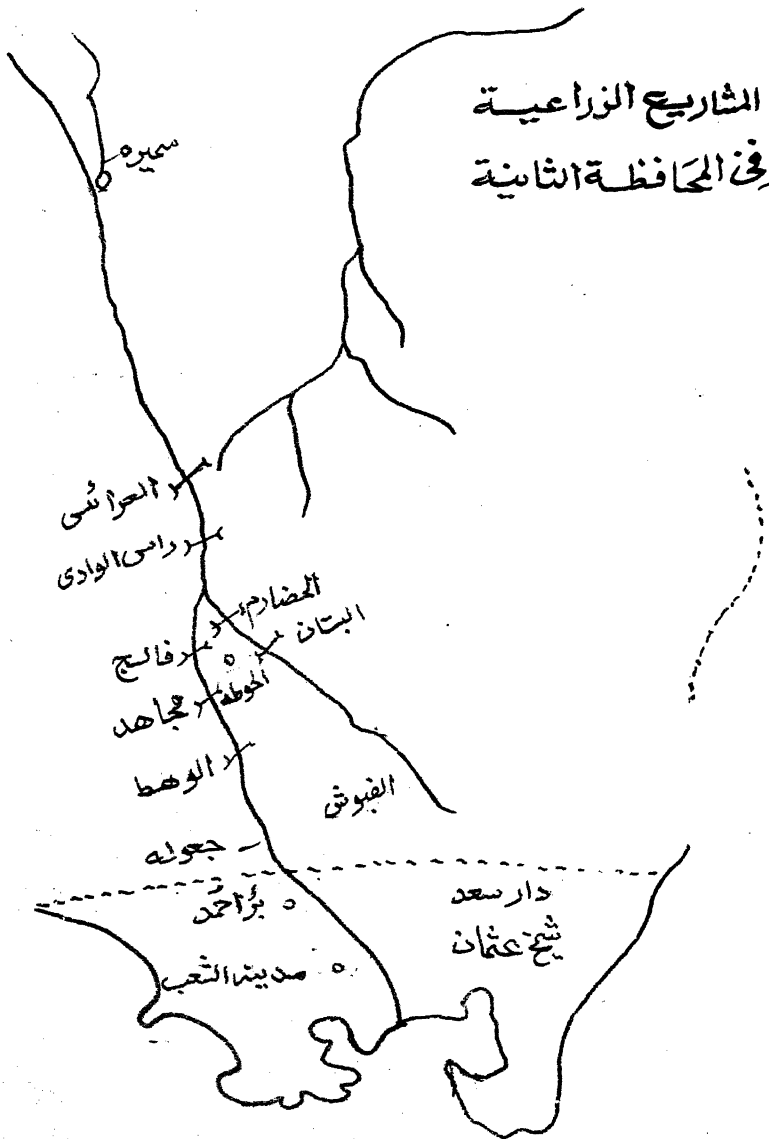
۱۰

صوبہ ۱۔ یہی ملک تیار کیا جاتا ہے۔ دھاگے بنائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے وکٹاب ہیں سگریٹ اور میا جس کے کارخانے ہیں  
 المومیم کا کارخانہ ہے۔ پٹرول صاف کرنے کی رفرنری ہے میرمنی شریکات میں پٹرول کے دوپہی عدنی بن الاقوامی ایئر لائنیں۔ کریٹر۔ معل  
 تواریخ۔ نو وکسر ان مقامات پر مستحکم عمارتیں ہیں زیادہ عمارتیں آتش کے دور میں پلائی بنائے گئے کافی اونچی عمارتیں ہیں۔ اسی صورت میں متعدد برقیہ ہیں اور انکے اور الشعب و ام الکھدر



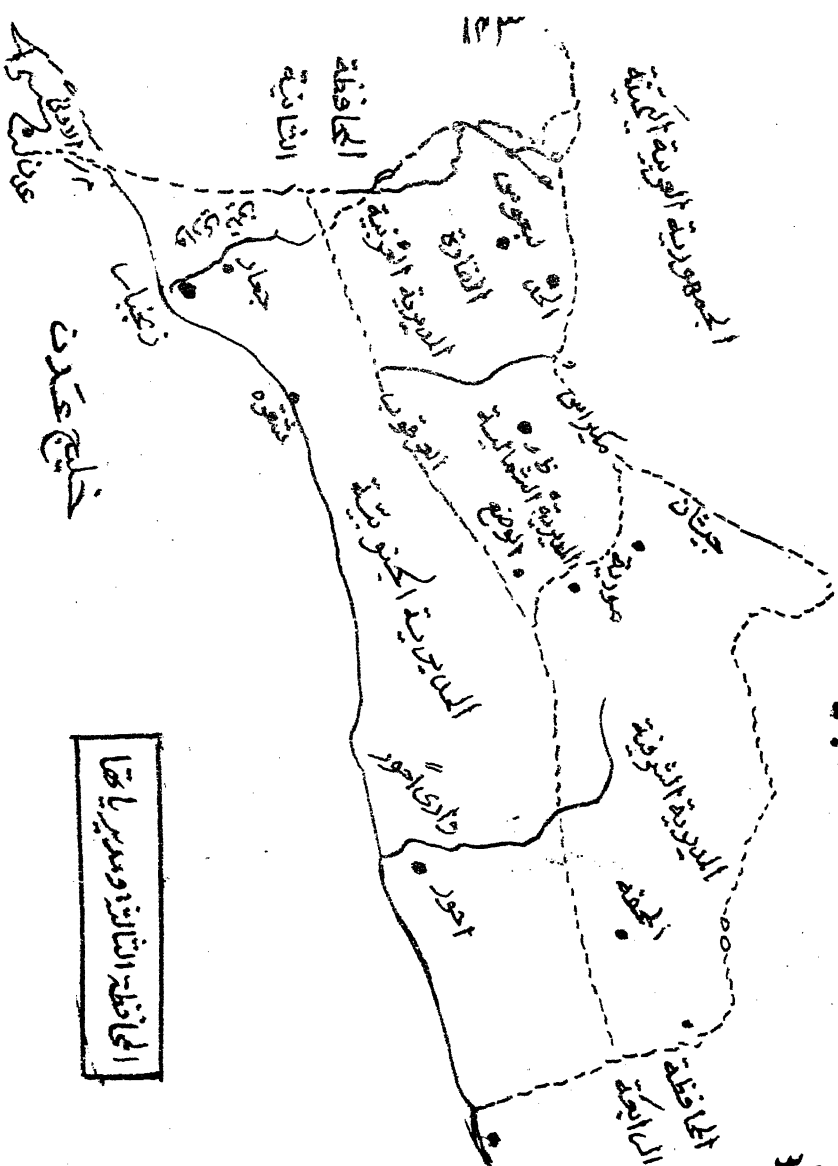
# صوبۂ زراعت

المشاريع الزراعية  
في المحافظة الثانية



# صوبہ سندھ جنوبی کونہ

صوبہ سندھ



المديرية الجنوبية  
الشمالية  
الغربية  
الشرقية

## المراكز

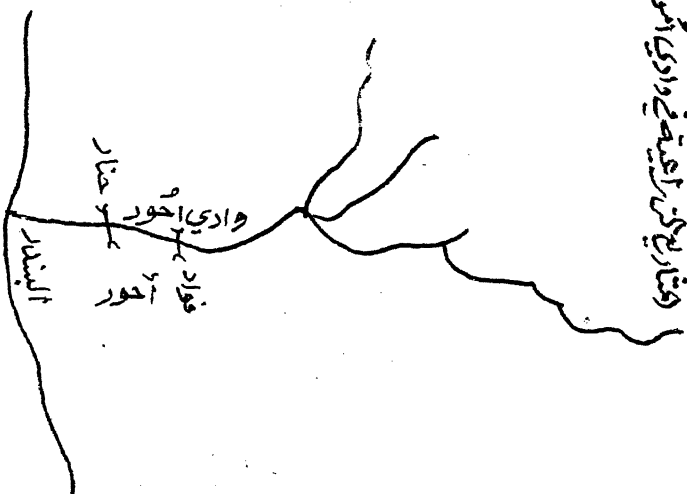
جھار - احور  
لودر - نزاره - الوضيع - ميكراس  
لبوس - القاره - الحد  
موديم - المنجھه - جشيان

الحافظة الثالثة ودمير ياها

## صوبہ یس وادی اُتو زراعت

ہتاریع کنڑیہ ختہ ختہ وادی اُتو زراعت

الکھ



## صوبہ یس وادی بنا وادی حسان - زراعت

ہتاریع الزراعتیہ ختہ وادی بنا وادی حسان

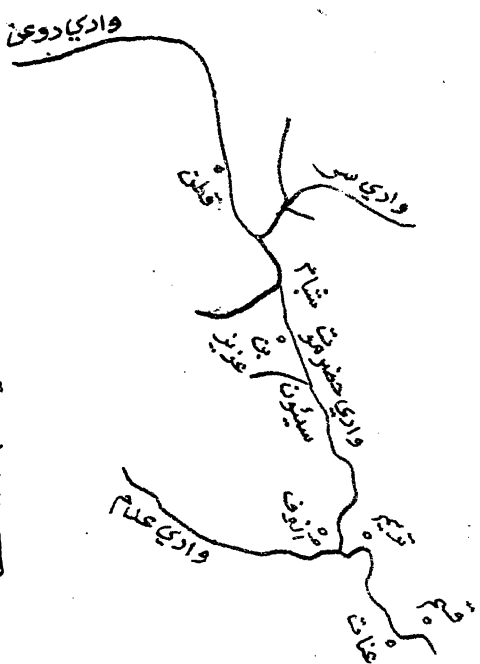
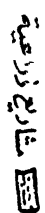








صوبہ سندھ وادی حضرت مہبت - وادی سمر - وادی عدم



124

مدیریت امور

در استصواب

محفوظاً

المحافظه الرابعه

وادی حجب

اذا كان

三

5

آری

اضفان

Hand

# صوبہ گل جنوبی کینی

خلفار

من پریٹ شہود

المن پریٹ اشرقیہ

المدنیہ الواسطیہ

دھقون جازب خوفی

رأس ضربة علی

نخل القفا

المکرم المریہ

صوبہ گل

مستقن حصون

جوف جازب

سیحوت عتاب - القلعہ

اشیقہ - یروب - المنہر

الحافظہ اسارہ ودرہ اقا

دس زلہ

ضبط

نخلون

حصون

قشین

عتاب سیحوت

الحافظہ  
الخاصہ

المدنیہ الغربیہ

وادی السیلہ

بروم

حضرموت اور یمن کے منطقوں اور وہاں کے مختلف قبیلوں کا اندراج کیا گیا ہے۔ یہ ریکارڈ جمعیت الیمنیہ بالہند کے آفس اور سمجھ بزرگوں سے دریافت کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔

## قبیلہ

## منطقہ

الحجرى	بلد الحوتہ
خلاقى	قطن الحصن
جابرى	قطن وادى عديہ
الشيبى	قطن قصيص
بن مناشن - بامعجر - الحدرد	قطن حورہ
سعيدى	قطن مشيخہ
معنب، الحمري، العكبرى، بن التروغ	قطن
باشراحيل، الرشيدى، الحاج، رمضان	
قنيطى - الحدادى	
النقيب، البكرى، المتحارش	
حضرى، بامطرف، بافضل، رشيدى بن عفيف	
لرضى، المصلى، بن زياد، بن على جابر، عھدى	
با عمرو البار	دوعن قريبه
باوزير	دوعن - حورہ
باخريصہ - عمودى	دوعن المعس
باعثمان، باشميل	دوعن وادى ليسر
بن مصفر	دوعن وادى ليسر اسمہ
	وادى العين

دوعن ريدة الدين  
دوعن، وادي ليسر  
دوعن ناربه  
دوعن بلد صيف  
دوعن

يادر، ديني، الجيلاني، باكرشوم  
الصعيري، باسبع  
بن صدوق، بن اضموني  
باسميح  
يارزقان، عمودي، باعوم، باسويد، باموسي  
باغفيل، باسعد، بالصقع عمودي، باحطاب  
بايونس، باحافق، بن ماضي، بالبوذ

سيعم  
باشا ذي الكشيري  
قندوان، بوفطيم بن الشيخ ابوبكر، شبيسي  
عمشان  
بريدان، باناب، بن عبداللہ، بامدحج  
بن حاجب، الجفري

خرصان  
ياقعي، بن زياد  
فتح دقرخ باسلوم، بن شملان، باحارث  
بن ماضي، بن طيب، بن خليفه، باعثمان  
جعبيدي، بن سفاح  
بايزيد، قودر  
بن مريطان الجعبيدي، بوحديل، باوزير  
بالصقع، باسليمان، قندروان

تضبع  
سيون  
سيون تاربه  
سيون - قارة عبد العزيز  
سيون

سيون قارة عبد العزيز  
ميل يافعه  
ادي عمد

ادي عمد قرن بن عدوان  
ادي عمد جميله  
ادي عمد قرن بن عدوان تبرعه

بن سویدان	وادی عمر ترل
الحامد (سید)	وادی عمر بد عنق
بن شملان	وادی عمر بلد حبیب
بلصقع	وادی عمر تبرمه
باتیس	وادی عمر شرفی باتیس
باکرمان	وادی عمر خربت باکرمان
بالشرف	وادی عمر شرف بالشرف
مشایخ - بن الرائی	وادی عمر شعب
بن شملان	وادی عمر قحان
بلموق (سویدان) بن ذیاب	وادی عمر جستره
المنصور سده - بن سمیدع	وادی عمر صواء (چهار زیر) باتیس
باتیس	وادی عمر باتیس
جعیدی	وادی عمر قرن
با محمد	وادی عمر بلد با محمد
بن خلیفه - بلجدم	وادی عمر نعیر
باجابر	وادی عمر هندل
بن طیب - با صلیب	وادی عمر حاره با صلیب
قنق (قرخ)، با سلوم، بن شملان، با حارث	وادی عمر
بن ماضی، بن طیب، با وزیر، نهدی	
بو عسکر، بن خلیفه، با عثمان	
بن مجیدع الجعیدی	وادی عمر قرن المال
جعیدی	وادی جعده
با حفیظ - حریرک - با شولام	وادی حوطه

وادی عمد مجمل	یا عمران
وادی عمد حنکت با صلیب	یا صلیب، یا الحول
وادی عمد دعاس	یا موکرة، یا عقیل، یا عیاش، یا مدرک
وادی عمد بلد رحب	یا حداد
وادی عمد حاط العمودی شایخ	شیخ عمر با قاور
وادی عمد رباط باکوبین	باکوبین، با دقل، یا عثمان، یا بنیل، یا حجاج
وادی عمد البط ملسوت	با مقداد
وادی عمد خوب	با سبیت
وادی عمد مخد ف	جعیدی (بن محمد بن علی)
وادی عمد بلد المرحب	با کونج، بن حاجب
وادی عمد درویشات	بلحیات
وادی عمد شعبه پانجر	باقت دوان - عمودی
الحوط	بالعشوت، رمضان
خولان	خولانی
شرع	شرعی
ریة الدین لحاف	با سمید
غیل با وزیر	با وزیر
عوالق	بن جمیل عولقی
منجا (شمالی یمن)	منجی وی
نصاب	عولقی
شمریه سوط علی	بن سمیدع
مروص العنه	الحوشتانی
حور ررحا - ار -	حور ررحا - ار -

رمضان ، شاکر

بن یمانی

یا مطرق

العکبری

عویسی

بن خلیفه

وبیر

الاصبحی

یر و اس

یر و اس

بن صدیق ، سعدی ، یاحشوان ، بارشید

جابری ، بن مطهر ، یاسبان ، السعدی

وهطلان ، بن سیف ، یا حکم

یا قریبه

البار

بوحدیل

بن هطلانی

باناب المشجری

دینی

نخدی

یا حامد

بالصق

شیبام

صنعاء

تلخوضیه

مکة

مسدوده

وادی سنته

شمر علی ناجی

مشبر

حزمه

وادی بن علی دحقه

وادی بن علی

الغویره ریدة الدین

الغریبه

یلد نفحول

تقون

حوط باحفضی صریک

ریدة عتوت

قاره آل ثابت

مدوده

علط



بلد تطوع رخمیه  
المجترین

باحتره دستید  
بن محفوظ، شعیب، عمودی، الجولجی  
رفائی -

جعبیتہ  
وادی شحوح  
عنق

باوزیر  
الشبیبی  
مجلد

قاعۃ المتظفر  
حریضہ

بنی سعید

العطاس، بایمین، بن عثمان  
یا الصقع، باسلامہ  
بن عجلان، باوزیر، الحضری، صران

وادی العین  
سقتہ بالمحمد

یا قندوان  
العمودی

بن الشیخ ابوبکر، الکاف، یاغزال  
المشجری

محمیہ  
عینات  
حول

العیدروس، باحثوان  
الحامد (سید)، بامعین، باناب، یا عقیل  
یا فقی، بن سلمان، یا ماس، حبیب، مقبیل  
العمودی

بور  
قیدون

الحامد، بن شجل، بادعام، بن ذیاب  
بن فصل، بلشر، بن سمیدع، قرقوی، بن الزروع  
بن قناب، بقلع، نخدی، یا مصیر  
بن حیدره، بن سعد، جمعی، بن جواد

وادی رخمیه

١٥٥ الحمضيار بن هبيل الليل

بلقهمه (سيّد) تميمي ، مكارم العامري

زيدي ، ذيلع ، قيدي ، سيّد باهارول

مولي الدويله قيدي

الكسادي ، بلعله ، بانض ، بن نعمان

جعيدي

باصد

ياحجاو

با عياش

قترح

عسكري

المنظف

يامزيت

الصعيري

بلغيث ، اليافعي

بن يمان

العامري

الكثري

البريك ، آل احمد (مشايخ)

قبائل العمر

بن حيد البريك ، بن حيدري ، بن عمر

الكرب ، المشايحة ، الصعيرة

بن الشيخ ابني بكر بن سالم الحامد - بن الشيخ ابني بكر

بن الماحنة

تريم

المكّله

الشحر

معب

دعاس مكّله

الديس الشرقية

ياقنه

تعر البيضاء

وادي الغرقه

وادي سر القوم

ياقع البعوس

تعر

تاريم

الغرقه

وادي عربه (شبهوة)

شبهوة (جرتة يادقن)

شبهوة (وادي دهر)

عينات

یافع العليا - يافع السفلى یہاں پیر یا قعی خاندان آباد ہیں

المعاليق العليا { یہاں پر عولقی خاندان آباد ہیں

المعاليق السفلى

الحج

بیجان

الضالع

عسیر

مسيله وادی عیدید

یہاں کے خاندان الحج کہلاتے ہیں

یہاں کے خاندان بیجانی کہلاتے ہیں

یہاں کے خاندان الضالعی کہلاتے ہیں

یہ خاندان عسیری کہلاتے ہیں۔

آل عبیدروس، آل الحضرمی، آل الحدرد

آل عبیدہ، آل بافوج، آل مطہر، آل محسن

آل باحین، آل باعبود، آل الحساوی

آل المشهور، آل الزاهر، آل بن قطبان

آل بن صمیط، آل الصلیبہ، آل خمد

آل الشاطر، آل قدرے، آل بارقیہ

آل باجابر، آل سعد، الفقہیہ، بافضل

آل شعیب، آل باحکم، آل الراقی، افضل

آل غندور، آل بافضل، آل مدح،

آل عرفان، الخطیبا، آل باغریب

آل باخمیہ، الفریط، آل باجمید

آل یاعیسیٰ، آل بامباح، آل باطفاری

آل باعمیر۔

الحسن، التمارہ، الصبات، البعیت

وادی جردان

الساد الحامد، المشانج، آل عبدالحق  
البريك، الياهم، آل بايوسف، نيمان  
آل خليفه، القرموشي  
آل خليفه، حمام، يام، دهم

بالعبيد

ديني

ديني

شمس

الحامد الشيخ ابو بكر بن علي

بن سلمان

بانقيب

با عوم

بن عيفان

بن سواد

بن عبد الباقي

بن حميس

بن سيف

بن خطاب

بن كنبوه

بن جعفر

عنق

الحازنه

معير

الضلاع

الجلين

جن (شمال يمين)

عنك وادي عم

قطن

بلد حول

عنك

وادي عمد تبرعه

خرابه

سهل فحسن بلدة تاربه

سهل القبلي تاربه

حراد تاربه

حراد تاربه

حراد تاربه

حيائب

العوالي

جنوبی یمن کے بڑے قبائل جن کے جدا علی ایک اور  
قبیلوں کے متفرق نام ہیں جتنے معلومات دستیاب  
ہوئے ان کا اندراج کیا گیا ہے

## جدا علی کے تحت متفرق قبیلوں کے نام

ساوات : العیدروس - العطاس - الکاف - السقاف  
الحضري - البار - بن جمیل اللیل - مولی الدویله  
الحبشي - البکري - الحامد - یاضره - مدیح  
بالفقیه - یوسفیم - یاصارون - بن زین  
خمر - فداق - ابن شعیب - اشراق  
الجبلاتی - بن الشهاب - العوید - المشهور  
بالعلوی - حداد - حداد - رفیع - جنیدی  
المهندوان - باعقیل - بن النیشخ ابی بکر بن سالم الحامد  
البحر بن سمیط - بن النیشخ ابی بکر بن سالم الحامد

تھدی : بن حجاج - بن ثابت - بن بدر - بن کویس  
بن الزروع - بن عزون - بن جدعان - بن حویل

بن عیین - بن طاهر - بن مینف - بن حترش  
 بن مریش - بن نهد - بن محمد - الشیبی  
 بن بشر - بن عبیری - بن شریشر - بن ذلیقان  
 شریمان - بن کلیب - بن حلویل

با وزیر : الغضینی - بن سهل - الحرف - بن جنید  
 آل عثمان - آل عبدالصمد - آل شیبہ  
 آل عبداللطیف - آل موطنی - آل مساجد -  
 آل بن عثمان - آل بن علوی - آل جراس  
 آل بکران

دینہ : بامدوس - باکرشوم - باقحوم - یاشمیل  
 بوتدیم - بامکبوس - بامجبور - بامقحف  
 باعمر - بافتیان - یابدر - باحسینی -  
 باحاجی - یاسواری - بافلوف - الحجری

حبیبی : بن صلابی - بن مرسلح - بن علی - بن شمالان  
 بن کریشان - بن حمید - بن مسلم - بن الشیبہ  
 بلجندم - الصقیر - بن سلوخم - بن حشر - بن نفع  
 بن عون - بن مریطان - بحاریل - بوتقاسم  
 (المرة)

بن احمد بن علی - بن عامر بن علی - بن عبد اللہ بن علی  
بن سلمان بن علی - بلحیاک - بن عمار - بن مجید

مشاجر : باموکرہ - باناب - باشویعر - بالقیب  
بازرارہ -

بن محفوظ : بن قعوش - بن مرشد - بن طیران - بن عمران  
بن رئیس - بایمانی - بن مسعد -

الکثیری : بن عباد - بن طالب - بن مصفر - عویٹی  
بن عبد العزیز - بن مرعی - برواس

یافعی : بن مصرعہ (بن الشیخ علی) یحمری - القعطبی

فردی - عقیف - البکری - خلاقی  
بن جرحوم - الموصطی - بن حمزہ - بلحاج  
عکری - بن عقیف - بوعشی - الباعباد  
نقیب -

لحم  
یہ قبیلہ ۱۰۰ سال میں حکمران رہا۔ یہ کہلان بن سبا سے ہے  
حدیث ترمذی میں ذکر ہے کہ سبا کے ۱۰ قبیلوں میں یہ ایک قبیلہ تھا  
سید مارب کا تالاب ٹوٹ جانے سے یہ قبیلہ عراق کی طرف منتقل ہو گیا  
اور حیسرہ پر ۱۰۰ سال حکمران رہا۔ حاکم نعمان بن منذر جو عمر بن خطابؓ  
کے دور میں شکست کھایا۔ یہ قبیلہ کے تمام افراد اسلام قبول کئے  
کچھ اسپین گئے اور کچھ حضرموت تار یہ میں مقیم ہو گئے۔

عوالق : سلیمانی - ذمّلتی - آل اسلم - باراسین  
نسین ( وادی جھرمہ ) + آل خلیفہ - الخلیفی  
الخریبی -

آل احمد : ( البریک وادی عرما العنکح ) آل عبدالرحیم  
آل علی بن احمد - آل طاہر - آل زید - بن حویف  
الفضل - آل باسیف - بن یزید - بامد حرج  
آل سالم بن عمر - آل لسود - آل عبدالقوی  
( بن بریک کے جد علی محمد بن بریک اور بن یوسف  
بن عمر تھے - )

العوام : بن عبدالباتی - بن خمیس - بن سیف - بن خطاب  
بن کبویہ - بن جعفر

مشایخ : باطویل - بارقیہ - باخطیب - باطویحہ - باعسی  
بن عثمان - باحسین - باعمر - زبیدی - بایزید  
بن طاہر - بن مطہر - بامداعس - بانوسی - بن طیب  
باقادر - بارزقان - بن المشیخ عمر - باجماع  
بارقیہ - باغبار

الجابری : آل عطیف - آل عبودان - آل لمھی - آل حفصہ  
آل منیف - آل وھالین - آل قطیان  
( جابر بن علی ) - آل تحسینز - آل تماش